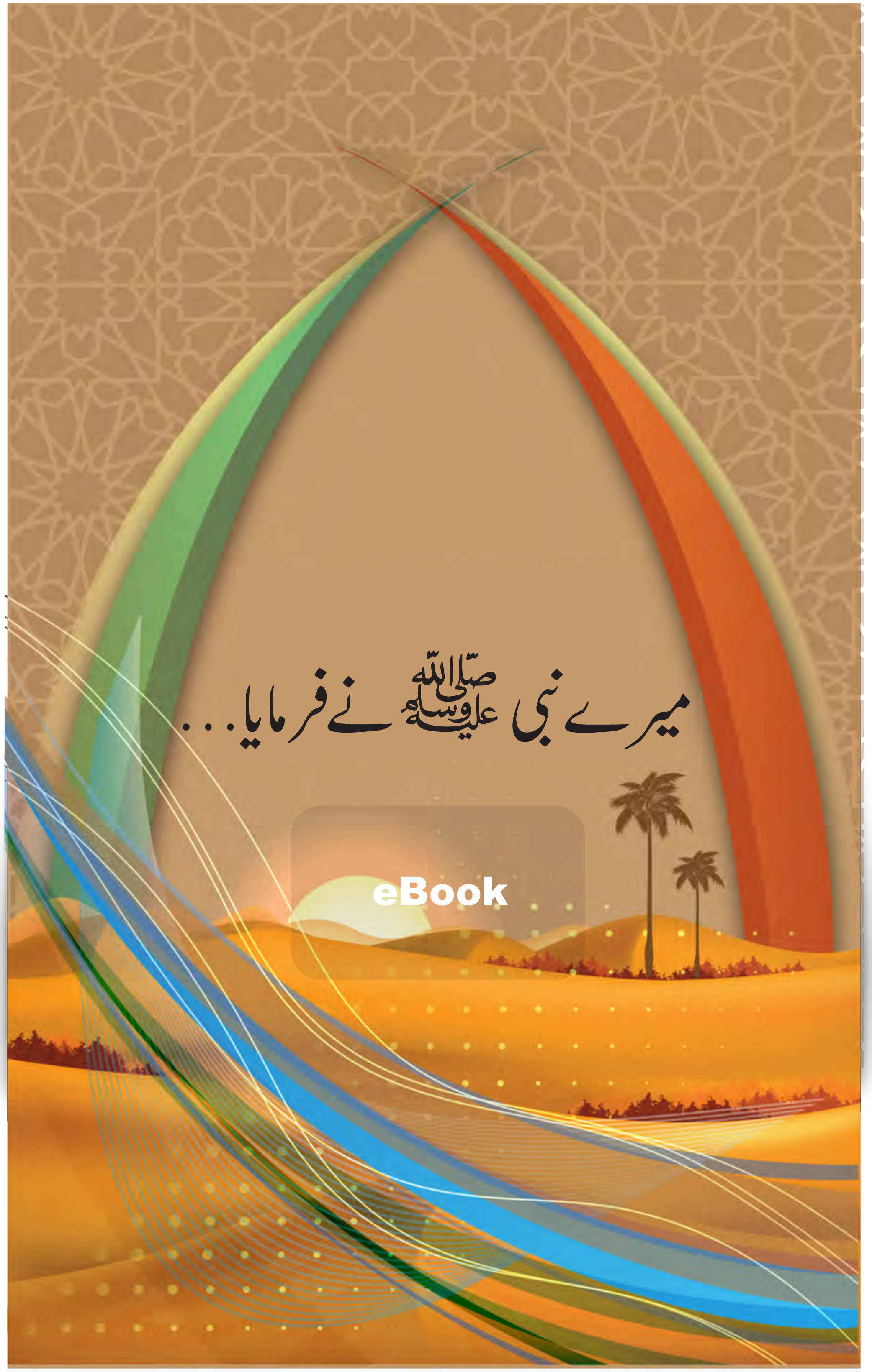
میرے نبی ﷺ نے فرمایا...
eBook

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے نبی ﷺ نے فرمایا...

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میرے نبی ﷺ نے فرمایا۔۔۔

تالیف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تحقیقی ٹیم ہمارے بچے

ناشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ الھدیٰ پبلی کیشنز، اسلام آباد

ایڈیشن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اول

تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ISBN۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قیمت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تاریخ اشاعت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ملنے کے پتے

اسلام آباد: 7اے کے بروہی روڈ، H-11/4، اسلام آباد، پاکستان

فون: +92-51-4436140-3, +92-51-4866125-9

Email: Salesoffice.isb@alhudapk.com

www.alhudapk.com, www.farhathashmi.com

کراچی: 30اے سندھی مسلم کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی، پاکستان۔

فون: +92-21-34528547, +92-51-4434615

امریکہ: PO Box 2256,Keller, TX 762 44

Ph: (817)-285-9450 (480)-234-8918

Email: alhudaonlinebooks@ymail.com

کینیڈا: 5671 McAdam Rd, Mississauga Ontario, L4Z IN9 Canada

Ph: (905)-624-2030 (647)-869-6679

www.alhudainstitute.ca

تعارف

الحمداللہ! یہ حدیث کی کتاب بچوں کے لیے مرتب کی گئی ہے کہ بچوں کو نہ صرف حدیث سے متعارف کروایا جائے بلکہ ان کی عمر کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ان کو حدیث فہم کے ساتھ یاد بھی کروائی جائے۔

اس کی تیاری کے لیے ڈاکٹر فرحت ہاشمی کی آڈیو ''قال رسول اللہ ﷺ'' ضرور سنی جائے تا کہ استاد کے اپنے ذہن میں تمام نکات واضح ہوں۔

اس کورس کو مندرجہ ذیل جگہوں پر پڑھایا جا سکتا ہے:

- سکول اسمبلی پروگرام
- سکول اصلاحی پروگرام
- سمر کورس یا شارٹ کورس
- منارالاسلام کی کلاس کا حصہ

اگر بچوں کو حدیث کی یہ کتاب بھی دے دی جائے تو ان کو یاد کرنے میں مزید مدد مل سکتی ہے۔

والسلام

ڈاکٹر کنول قیصر

سبق نمبر 1 تعارفِ حدیث

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔

بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

بچو! آپ کو معلوم ہے کہ قرآن مجید رسول اللہ ﷺ کے دل پر نازل ہوا تھا۔ پھر بعد میں رسول اللہ ﷺ کی رہنمائی میں صحابہ کرام نے اس کو جمع کیا اور لکھا۔

> اگر بچے اس سے زیادہ تفصیل جانتے ہوں تو ان سے ایک خلاصہ کی شکل میں مزید پوچھیں۔

بچو! رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو چیزوں کے بارے میں بتایا کہ جو انہیں پکڑے گا وہ ہر گمراہی سے بچ سکے گا۔ وہ کیا ہیں؟ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ جب تک تم ان کو مضبوطی سے پکڑے رکھو گے، ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ یعنی اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت۔'' (مستدرک حاکم 318)

یعنی قرآن مجید اور حدیث۔ اگر ہم قرآن مجید کو پڑھیں، پھر حدیث کے مطابق کام کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں گمراہ ہونے سے بچا لے گا۔ ہم سیدھے راستے پر ہی رہیں گے جو ہمیں جنت کی طرف لے کر جاتا ہے۔

بچو! اس کلاس میں ہم ہر مرتبہ ایک حدیث یاد کیا کریں گے۔ اس کا مطلب بھی دیکھیں گے اور یہ بھی سمجھیں گے کہ اس پر عمل کیسے کرنا ہے۔

بچو! حدیث کسے کہتے ہیں؟ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں)

> استاد بورڈ پر حدیث کی اقسام لکھ کر بچوں کو سمجھائے۔

رسول اللہ ﷺ نے جو بات کہی، اس کو حدیث کہتے ہیں۔ کوئی مثال دیں؟

(بچوں کو بولنے دیں)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔'' (صحیح بخاری:135)

بچوں سے مزید مثالیں لیں۔

رسول اللہ ﷺ نے جو کیا، اس کو بھی حدیث کہتے ہیں۔کوئی مثال دیں؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔

رسول اللہ ﷺ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔(جامع الترمذی:745)

بچوں سے مزید مثالیں لیں۔

کبھی ایسا بھی ہوا کہ صحابہ کرام نے کچھ کہا یا کیا تو رسول اللہ ﷺ نے یا تو صحابہ کو وہ کام کرنے دیا یا روکا، اس کو بھی حدیث کہتے
ہیں۔کوئی مثال دیں؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔

ایک دن رسول اللہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ''یہ کیا ہے؟'' انھوں نے کہا: ''یہ میری گڑیاں ہیں۔'' رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''ان کے درمیان کیا چیز ہے؟''
فرمایا: ''گھوڑا۔''

رسول اللہ ﷺ نے پھر پوچھا: ''اس گھوڑے کے اوپر کیا ہے؟'' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''پَر ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑا اور اس کے پَر!''

عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ''کیا آپ نے نہیں سنا؟ سیّدنا سلیمان علیہ السلام کے گھوڑے پَر والے تھے۔''

رسول اللہ ﷺ یہ سن کر ہنس پڑے۔(سنن ابی داوٗد:4932)

اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بچے کھلونوں سے کھیل سکتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ

تابعین کہتے ہیں۔

بچوں کے ساتھ ایک بار فلو چارٹ کی شکل میں دہرائی کریں:

رسول اللہ ﷺ ۔۔۔صحابی ۔۔۔تابعی ۔۔۔تبع تابعی ۔۔۔ہم

- یوں بچو! یہ احادیث اتنے لوگوں کی محنت سے ہم تک پہنچی ہیں۔ اب ہم بھی ان کو یاد کر کے اپنے بعد میں آنے والے لوگوں کو سکھائیں گے۔ ان شاء اللہ!
- بچو! اس وقت ہمارے پاس احادیث کی کتابوں کا خزانہ موجود ہے۔

استاد بچوں کو قرآن مجید کے ساتھ کسی حدیث کی کتاب کو اٹھا کر دکھائے تا کہ ان میں احادیث کو پڑھنے کا شوق پیدا ہو۔

- آپ میں سے کسی کو رسول اللہ ﷺ کے الفاظ میں کوئی حدیث یاد ہے تو سنائے۔

استاد بچوں سے عربی میں احادیث سنے اور شاباش بھی دے۔

- تو ہمیں بھی محنت سے احادیث کو یاد کرنا ہے جس طرح صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ سے اور پھر تابعین اور تبع تابعین نے بعد میں یاد کیں اور اس کے مطابق کام بھی کیے۔
- سلام پر کلاس کا اختتام۔

سبق نمبر 2 حدیث 1

📄 سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔

بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

پچھلی کلاس کی دہرائی: حدیث کسے کہتے ہیں؟ اس میں کیا کیا شامل ہے؟ رسول اللہ ﷺ سے حدیث ہم تک کیسے پہنچی؟

📄 بچو! آج ہم پہلی حدیث یاد کریں گے جو حدیث رسول اللہ ﷺ سے سیّدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے سنی تھی۔

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَ أَمْوَالِكُمْ، وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ [رواہ مسلم، حدیث نمبر: 2564]

سیّدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور اموال کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمھارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے۔

استاد ایک بار بچوں کو پوری حدیث عربی میں سند اور متن کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔

📄 بچو! آپ کو معلوم ہے نا کہ صحابہ کرام کو احادیث اس لیے جلدی یاد ہو جاتی تھیں کہ وہ خاموشی سے سنا کرتے تھے۔ تو چلیں، ایک بار اس طرح سنتے ہیں۔

استاد دوبارہ پڑھ کر سنائے۔ یاد کرانے کا طریقہ:

1۔بچوں کو دو بار دہرا کر یاد کرائیں۔

2۔پھر ان سے کہیں سند والا حصہ دہرائیں۔ایک بار پھر دہرائی کرائیں۔

شاباش دے کر پھر دہرائیں۔

3۔اب ان کے ساتھ متن کو دہرائیں۔

بچو!اس کا مطلب کیا ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں پھر مطلب بتائیں)

بچو!اللہ تعالی ہماری شکلوں کو نہیں دیکھتا۔اس کا مطلب ہے کہ اگر میرا دل چاہے کہ میری شکل بہت پیاری ہو جائے۔جیسی مجھے اچھی لگتی ہے، ویسی ہو جائے۔جب میں سکول جاتی ہوں تو میرا دل چاہتا ہے کہ میری دوست کی بھی اچھی شکل ہو اور میری استاد بھی بہت پیاری ہوں۔جس کی شکل مجھے اچھی نہ لگے، اس سے دوستی کرنے کو میرا دل نہیں چاہتا۔اگر میں ہر وقت اپنی شکل کو میک اپ سے اچھا بنانے کی کوشش کرتی رہوں تو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

شکل کا فتنہ لڑکیوں کے لیے زیادہ ہوتا ہے۔ جہاں ان کو اپنے نقوش اور رنگت کی فکر ہوتی ہے، اس کے ساتھ ساتھ ہر وقت بننے سنورنے اور ایسے لوگوں کے ساتھ رہنے کا شوق بھی ہوتا ہے جو خود خوبصورت ہوں۔

اگر ہم نے کسی کو صرف شکل کی وجہ سے دوست بنایا، کسی سے صرف اس لیے دوستی نہ کی کہ اس کی شکل اچھی نہیں تو یہ چیز اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔اس کا نہ ثواب ہے اور نہ ہی دنیا و آخرت میں کچھ حاصل ہوگا۔

بچوں کے ساتھ ایک بار حدیث کے الفاظ پھر دہرائیں۔

بچو! چلیں شکل کو تو چھوڑ دیتے ہیں۔لیکن اگر دل چاہے کہ ہمارے پاس بہت بڑا

گھر ہو، خوب پیسے ہوں، سب سے زیادہ کھلونے ہوں۔ یا ہمارا دوست بہت امیر ہو۔اس کے پاس بہت زیادہ چیزیں ہوں تو ہم اس سے دوستی کریں گے۔ بچو! کیا اس کا فائدہ ہوگا؟ (بچوں کو بولنے دیں) نہیں، اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا بھی فائدہ نہ ہوگا۔

حدیث کے الفاظ ایک بار پھر دہرائیں۔

- ہماری صورت اور مال کا فائدہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کیوں نہ ہوگا؟ کیونکہ یہ دونوں چیزیں تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں خود دی ہیں۔اسے ہماری ہر طرح کی شکل پسند ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خود بنایا ہے اور بنانے کے بعد جتنا چاہا، ہمیں مال بھی دیا۔

مال کا فتنہ اکثر اوقات لڑکوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ان کو ہر وقت اور ہر چیز میں کثرت کی تمنا ہوتی ہے۔

- اللہ تعالیٰ تو دل دیکھتا ہے کہ ہر وقت ہمارے دل میں کیا ہے۔اب اگر دل میں غصہ ہو اور وہ بھی بھائی یا بہن پر کہ اس نے ہمارا کھلونا لے لیا تو یہ دل اللہ تعالیٰ کو تو اچھا نہیں لگے گا۔ ایسی گندی باتیں اگر دل میں ہوئیں تو وہ دل اللہ تعالیٰ کو کیسے دکھائیں گے؟

دل میں پائے جانے والے مختلف منفی جذبات کا ذکر کریں اور بچوں سے ڈسکس کریں۔

- ہمیں تو ہر وقت دیکھتے رہنا ہے کہ میرا دل کیسا ہے۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کو جا کر کہیں کہ میری شکل کتنی اچھی ہے اور میرے پاس اتنی چیزیں ہیں اور ہم امید رکھیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں بھی یہ سب دے گا کیونکہ اس نے مجھے دنیا میں بھی یہ سب دیا تھا۔لیکن اگر میرے دل میں غصہ ہے اور پھر میں نے اس غصے میں عمل بھی

غلط کیا کہ بہن/ بھائی کو مارا یا گالی دی تو اللہ تعالیٰ ہماری طرف بالکل نہیں دیکھے گا۔

چند مثبت مثالوں سے مزید واضح کریں۔

بچو! اگر ہمیں کسی کی مدد کا خیال نہ آیا، رسول اللہ ﷺ کی سنت کے بارے میں عمل کا نہ سوچا اور کام بھی غلط کیے۔ قرآن مجید بھی نہ پڑھا تو جنت میں نہیں جا سکیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس حدیث میں کتنی اہم بات بتا دی۔ اس لیے ہم یہ حدیث ضرور یاد کریں گے تاکہ ہم ہر وقت یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہمیں دو چیزوں کا فائدہ ہوگا:

1۔ ہمارے دل میں جو اچھی باتیں ہوں گی۔

2۔ ہم نے جو اچھے کام کیے ہوں گے۔

اس حدیث کو پڑھتے وقت ہم یہ بھی یاد رکھیں کہ اگر قلب (دل) اور عمل اچھا نہ ہوا تو صورت اور مال کا فائدہ نہیں ہوگا۔

سمجھانے کے بعد بچوں کے ساتھ حدیث کو پھر دہرائیں۔ حدیث کو مزید پختہ کرنے کا طریقہ:

1 ۔ بچوں کے دو گروپ بنائیں پھر ان کا آپس میں مقابلہ کروائیں۔
2 ۔ ایک گروپ پڑھے اور دوسرا سنے اور پھر دوسرا گروپ دہرائے۔
3 ۔ سب بچوں کو کھڑا کر کے ایک بار پھر دہرائیں۔
4 ۔ آنکھیں بند کر کے دہرائیں۔

دل میں کیا رکھنا ہے اور کیا نہیں رکھنا؟ عمل کون سے کرنے ہیں؟ (بچوں سے مثالیں لیں) تو اب ہمیں ہر دن اپنے آپ کو بتانا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے پیارا بنایا ہے اور الحمد للہ جو چاہا دیا، اب میں نے اپنے دل اور عمل کو بہت اچھا بنانا ہے کیونکہ ان کو اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے۔

سبق نمبر 3 حدیث 2

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔

بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

پچھلے سبق کی دہرائی کریں اور بچوں سے حدیث سنیں۔ آخر میں 'رواہ مسلم' کی طرف اشارہ کر کے پوچھیں کہ یہ کیا لکھا ہے؟ ان کو بتائیں کہ یہ حدیث کی کتاب کا نام ہے۔ اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ یہ حدیث اس کتاب یعنی مسلم سے لی گئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جب آپ کسی کو حدیث سنائیں اور کوئی آپ سے کہے کہ مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ یہ حدیث ہے اور کہاں سے لی گئی ہے تو آپ اس کتاب کا نام لے لیں گے جیسے 'رواہ مسلم'۔

بچو! آج ہم دوسری حدیث یاد کریں گے۔ یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے سنی تھی۔

بچو! آپ میں سے کسی نے کسی پھل کا درخت دیکھا ہے؟ کس پھل کا؟ (بچوں کو بولنے دیں) بچو! میرے ہاتھ میں مختلف پھلوں کے بیج ہیں۔ یہ سب ایک جیسے لگ رہے ہیں، لیکن جو بیج میرے دائیں ہاتھ میں ہے اگر آپ اس کو زمین میں لگائیں گے اور پانی دیں گے، پھر اس کا خیال رکھیں گے تو جو پودا بنے گا، وہ بہت خوبصورت ہوگا۔ اور جب وہ اور بڑا ہوگا تو اس پر پھول لگیں گے۔ اس کا سایہ بھی ہوگا اور اس پر اتنے مزے کا پھل بھی آئے گا۔ مثلاً اگر یہ بیج مالٹے کے ہوں اور جب اس کا بڑا سا درخت ہو جائے، پھر اس پر اتنے پیارے پیارے مالٹے لگیں اور ہم مزے لے لے کر وہ کھائیں۔

بچو! یہ جو دوسرا بیج ہے یہ خراب ہے۔ اس کو آپ پانی بھی دیں، اس کا خیال بھی

رکھیں تو یہ لگ تو جائے گا اور بڑا بھی ہو جائے گا لیکن ٹیڑھا سا اور اس کے پتے بھی ایسے چھوٹے چھوٹے ہوں گے اور پھل یا تو لگے گا ہی نہیں یا پھر بہت کڑوا ہوگا، کھانے کو جی بھی نہیں چاہے گا۔

استاد ان دو درختوں کا موازنہ کرتے ہوئے اپنے چہرے کے تاثرات کا بھی استعمال کرے مثلاً اچھے درخت کا ذکر کرتے وقت بہت مسکرا کر اور مزے لے کر بتائے اور خراب بیج کے متعلق بتاتے ہوئے شکل بناتے ہوئے اس کے کڑوے پن کا اظہار کرے۔ اس کے علاوہ ایک ایک تازہ اور ایک گلا سڑا پھل رکھ کر بھی بات سمجھائی جا سکتی ہے۔ موسمی پھل کی مثال دے کر سمجھائیں۔

بچو! چلیں اب ہم حدیث پڑھتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ : **مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ رَاءَ ى رَاءَ ى اللَّهُ بِهِ**

[رواہ مسلم، حدیث نمبر : 2986]

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو شہرت کا طالب ہو اللہ تعالیٰ (اس کی بدنیتی قیامت کے دن) سب کو سنا دے گا۔ جو کوئی لوگوں کو دکھانے کے لئے کام کرے (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ اس کو بھی (سب لوگوں کو) دکھلا دے گا۔

حدیث کو بورڈ پر لکھیں۔ پھر ایک ایک لفظ کو پڑھیں اور بچوں کو ترجمہ کرنے کا موقع دیں۔

بچو! ہمیں آج کی حدیث سے ایک بہت اہم بات پتہ چل رہی ہے۔ جیسے یہ بیج ہیں کہ اگر اچھے والا بیج لو گے، اس کو لگاؤ گے تو اچھا درخت اور اچھا پھل ہوگا۔ اسی

طرح جو بات آپ سوچتے ہیں، جو آپ کے دل میں ہے، وہ بیج کی طرح ہے۔ اچھی بات سوچی تو اچھا کام کریں گے۔ اور اگر بری بات سوچی، جیسا کہ خراب بیج تھا تو کیسا کام کریں گے؟ اچھا یا برا؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔

اچھے بیج اور اچھی سوچ کا تعلق بچوں کو اچھی طرح سمجھائیں کہ یہی اس سبق کا بنیادی موضوع ہے۔

- اگر ہم نے اس دنیا میں اچھی بات سوچی تا کہ ہم اچھا عمل کر سکیں تو جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہمارا حساب لے گا تو دیکھے گا کہ کس نے اپنے دل میں اچھے بیج کی طرح اچھا خیال رکھا تھا۔ یوں جس کا خیال اچھا ہو گا تو بہترین درخت کی طرح اس کے سارے کام بھی اچھے ہوں گے۔ اس کی کتاب میں اچھی باتیں ہوں گی اور اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو کر اسے جنت میں بھیج دے گا۔
- بچو! جو اپنے دل میں برا خیال رکھے گا تو اس کے ساتھ کیا ہو گا؟ وہ جب مرے گا تو اس سے بہت گندی بدبو آئے گی اور اللہ تعالیٰ کے پاس جانے سے پہلے ہی فرشتے کہیں گے کہ اوہ! اتنی گندی بو آ رہی ہے، یہ کون مرا ہے؟ یہ گندی روح کس کی ہے کیونکہ اس کے دل میں برے خیال تھے اور یہ برے کام سوچتا رہتا تھا، کوئی اچھا کام نہیں کرتا تھا۔ جب ایسا انسان اللہ تعالیٰ کے پاس جائے گا اور اس کا حساب ہو گا تو دیکھے گا کہ جیسے گندے بیج سے گندے پودے نکلتے ہیں، کڑوے پھل لگتے ہیں اسی طرح اس کا کوئی کام درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو جنت میں نہیں بھیجے گا۔
- اچھا اب ہم حدیث پڑھ کر معلوم کریں گے کہ کون سے اچھے خیالات ہم نے اپنے دل میں رکھنے ہیں۔

استاد ایک بار بچوں کو پوری حدیث عربی سند اور متن کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔

اس حدیث سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس کی نیت جیسی ہو گی ویسے ہی وہ اللہ تعالیٰ

کے پاس جائے گا۔ جو ہمارے دل میں سوچ یا خیال ہوتا ہے اچھا ہو یا برا، اس کو ہم نیت کہتے ہیں۔ اچھی نیت کیا ہے؟ آپ کو اذان کی آواز آئی اور آپ نے فوراً جا کر وضو کیا اور نیت کر لی ہے کہ نماز ابھی فوراً پڑھنی ہے اور وہ کس کی طرح پڑھنی ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔

جی! رسول اللہ ﷺ کی طرح۔ پھر آپ نے جائے نماز بچھائی اور چاہے کوئی کھیل رہا ہے، کوئی تنگ کر رہا ہے لیکن آپ نے نماز پڑھ لی۔ تو یہ نماز اچھی نیت کے ساتھ ہوئی یا بری کے ساتھ؟ اچھی نیت کا فائدہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والا کام کر لیا۔

بری نیت کیا ہوگی؟ آپ کو اذان کی آواز آئی اور آپ نے سوچا: ابھی پڑھ لوں گا، ابھی بہت وقت ہے، ابھی تو میں کھیل رہا ہوں۔ نماز ذرا آرام سے پڑھوں گا۔ امی نے آواز دی کہ نماز پڑھ لی تو کہا کہ ابھی پڑھتا ہوں نا، بس تھوڑا سا کھیل لوں اتنا مزہ آ رہا ہے۔ پھر گیم کھیلنے کے بعد بھوک لگ گئی، کھانا کھایا تو اتنی دیر میں نماز کا وقت نکل گیا۔ رات کو امی نے پوچھا تو کہا: کوئی بات نہیں، کل سے پڑھ لوں گا۔ کیسی نیت تھی؟ اچھی یا بری؟ کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ دل نہیں چاہ رہا مگر صرف امی کو دکھانے کے لیے نماز پڑھ لی۔ تو بچو! یہ عمل کیسا ہوگا؟

اب میں آپ کو اور مثالیں دیتی ہوں۔ آپ کو غور سے سننا ہے اور یہ بتانا ہے کہ ان میں نیت اچھی تھی یا بری؟

1۔ میں نے اپنے ایک دوست سے اس کا کھلونا مانگا، اس نے انکار کر دیا۔ اگلی دفعہ وہ میرے پاس آیا اور کہا مجھے اپنے ساتھ کھیلنے دو تو مجھے تو یاد تھا کہ اس نے پچھلی بار میرے ساتھ کیا کیا تھا۔ اس نے مجھ سے کھلونا شیئر نہیں کیا تھا۔ میں نے کہا ''ہاں ہاں ابھی تمہاری باری آجائے گی''، لیکن میں نے دل میں سوچا کہ میں بھی بدلہ لوں گا اور اس کی باری نہیں آنے دوں گا۔ اچھا جی، یہ اچھی نیت ہے یا بری؟ (بچوں کو بتانے

دیں)۔ایسی نیت کے ساتھ جب اللہ تعالیٰ کے پاس جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کو تو معلوم ہوگا کہ اس کی نیت اچھی نہیں تھی، اگر ہم کہیں گے بھی کہ میں نے اس کو کہا تھا نا کہ میں اس کے ساتھ کھیلوں گا۔وہ دوست بھی یہی سمجھا تھا۔وہاں کہا جائے گا''تم نے منہ سے تو کہا تھا لیکن دل میں بری نیت رکھی تھی''۔ بچو! ذرا سوچیں کہ وہاں سب لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ ہماری نیت خراب تھی۔تو ایسا کرنے سے نقصان کس کا ہوا؟

2۔ اچھا مجھے امی نے کچھ پیسے دیئے اور کہا کہ اس سے میں اپنے لیے کوئی اچھی سی چیز لے لوں۔میں نے نیت کر لی کہ اس سے میں اپنے لیے تو کوئی اچھی سی چیز لوں گی لیکن ساتھ میں کسی اور کے لیے بھی کچھ لے لوں گی جیسے امی یا ابو کے لیے کوئی تحفہ یا کسی غریب کو اس میں سے تھوڑے سے پیسے دوں گی۔پھر جب میں کھلونا لینے گئی تو میں نے سوچا کہ اگر میں یہ سارے پیسے اپنے اوپر خرچ کر دوں تو اس کے تین کھلونے آئیں گے۔میرا خیال ہے کہ کسی غریب کی مدد پھر کبھی کر لوں گی اور آج اپنے لیے کھلونے لے لیتی ہوں۔پھر ایک دم مجھے یاد آیا کہ میں نے تو نیت کی تھی کہ مجھے کسی کی مدد کرنی ہے ان پیسوں سے۔اب تو مجھے یہ ضرور کرنا ہے۔پھر میں نے وہ پیسے نکالے، اس سے ایک کھلونا لیا اور باقی پیسے صدقہ کیے۔اچھی نیت ہے یا بری؟

📄 بچو! نیت کا مطلب صرف یہ نہیں کہ دل میں اچھی بات سوچیں اور کام جیسا دل چاہے، کریں۔جب ہم اچھی سوچ اور نیت رکھتے ہیں تو کام بھی ویسا ہی ہوتا ہے۔ جب تک اچھا کام نہیں کریں گے اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی فائدہ نہ ہوگا۔اس لیے جب بھی ہم اچھی بات سوچیں تو اس پر عمل بھی کریں۔

استاد اس بات کا دھیان رکھے کہ بچے اچھی نیت کے بعد اس پر عمل کرنے کی اہمیت سے بھی آگاہ ہوں۔ صرف اچھی نیت رکھ لینا اور عمل کے وقت پیچھے ہٹ جانا درست نہیں۔

چلیں بچو! اب اس حدیث کو یاد کرتے ہیں تاکہ ہم ہر وقت یاد رکھیں کہ ہمیں اپنی نیت پر نظر رکھنا ہے۔

سبق کے اختتام پر بچوں کے ساتھ بار بار حدیث دہرائیں تاکہ ان کو یاد ہو جائے۔

سبق نمبر 4 حدیث 3

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔

بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

پچھلے سبق کی دہرائی کریں اور بچوں سے حدیث سنیں۔ اگلی حدیث پہلے سے ہی بورڈ پر لکھ دیں۔

بچو! آج ہم ایک اور حدیث یاد کریں گے۔ یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سنی تھی۔

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ:

الْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَأَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیفِ،

[رواہ مسلم، حدیث نمبر : 2664]

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، طاقتور مومن کمزور مومن سے زیادہ بہتر اور اللہ کو زیادہ محبوب ہے۔

سبق کے شروع میں بچوں کے ساتھ حدیث بار بار دہرائیں۔ حدیث کے اہم الفاظ کی وضاحت بورڈ پر لکھی ہوئی حدیث کی مدد سے کریں تاکہ بچوں کو حدیث کا مفہوم سمجھ آجائے۔

بچو! یہ کیا لکھا ہے؟ ('المؤمن' لفظ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) مومن کسے کہتے ہیں؟ جس کے دل میں ایمان ہوتا ہے یعنی جو اللہ تعالیٰ کی بات مانتا ہے۔

'القوی' کون ہوتا ہے؟ (قوی لفظ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) جی! جو طاقت ور ہوتا ہے۔

' خیر ' کسے کہتے ہیں؟ (بورڈ پر لکھے لفظ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھیں) ہر اچھی چیز کو خیر کہتے ہیں۔ یہاں پر

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا ہے کہ جو مومن طاقت ور ہے، وہ بہت اچھا ہے۔ یہ کیا لکھا ہوا ہے؟ 'اَحَبُّ '۔ حُبّ کسے کہتے ہیں؟ جی کسی سے محبت کرنا۔ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ اس سے محبت کرتا ہے جو مومن قوی ہوگا اور وہی بہترین ہوگا۔

- بچو! اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ مومن کن کن چیزوں سے قوی ہوگا؟ آپ میں سے کون کون مومن بننا چاہتا ہے؟ (ہاتھ کھڑا کریں) سب بننا چاہتے ہیں نا؟ کیوں بننا چاہتے ہیں؟ (بچوں کو جواب دینے دیں) تاکہ "اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ" یعنی اللہ تعالیٰ ہم سے محبت کرے۔
- میرے پاس ایک لسٹ ہے چند کاموں کی۔ اب میں آپ سے پوچھوں گی کہ کون کون سے کام کر کے مومن قوی ہوتا ہے؟

> جس سبق میں بچوں کی شمولیت زیادہ ہو اس میں ان کو شروع سے کنٹرول کرنا ضروری ہے ورنہ وہ اپنی توجہ ادھر ادھر لگا دیں گے۔ سبق کے ابتداء سے ہی ان سب کو نظم وضبط میں لے آئیں۔ ان کو حدیث کی کلاس میں بیٹھنے کے آداب بتائیں کہ حدیث کی کلاس میں نہ ہنستے ہیں، نہ باتیں کرتے ہیں اور خاموش ہو کر بیٹھتے ہیں۔

1۔ ویڈیو گیمز: اس سے ہم قوی ہوں گے یا کمزور؟ اگر ہم چھٹیوں میں یا فارغ اوقات میں ویڈیو گیمز زیادہ کھیلیں تو ہم کمزور مومن بنیں گے یا قوی؟ جب ہمارا دل چاہے گا ویڈیو گیمز کھیلنے کو پھر ہم کیا کریں گے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔

- اعوذ باللہ پڑھیں گے کیونکہ شیطان ہمیں کمزور کرنا چاہتا ہے۔
- صبر کریں گے۔

• کسی اور کام میں دل لگائیں گے جس سے ہم قوی مومن بن سکیں۔

ذرا حدیث پڑھیں تا کہ میں کچھ اور پوچھوں۔(بچے یک زبان ہو کر حدیث پڑھیں)۔

ہر بار نیا کام پوچھنے سے پہلے اس سوال کی دہرائی کراتے جائیں کہ اس کو کرنے سے مومن قوی بنے گا یا نہیں؟ تا کہ بچوں کو ان اعمال کا مومن کے قوی ہونے سے تعلق سمجھ میں آ جائے۔

2۔ورزش: اب آپ مجھے بتایئے کہ ورزش کرنے سے مومن قوی بنے گا یا نہیں ؟

کس وقت ورزش کریں گے؟

• صبح اور شام۔

• جب بھی وقت ملے۔

3 ۔قرآن مجید کی تلاوت: کیا ایسا کرنے سے ہم قوی مومن بن سکتے ہیں؟ کب پڑھیں گے؟ ہر روز۔ چھٹیوں میں پڑھیں گے یا قرآن مجید کی بھی چھٹی کر لیں گے؟ جی تب بھی پڑھیں گے اور جب کوئی پوچھے گا تو کیا بتائیں گے؟ (استاد حدیث کی طرف اشارہ کرے) یہ حدیث سنائیں گے اور بتائیں گے کہ میں قوی مومن بننا چاہتا ہوں اس لیے قرآن مجید پڑھ رہا ہوں۔ یہ کرنے سے اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرے گا اور جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرے گا وہ کہاں جائے گا؟ جی جنت میں۔

بچوں کی سبق میں توجہ بڑھانے کے لیے استاد، دو گروپ بنا کر ان کو ہر ایک عمل کی مثال دے کر پوچھیں کہ اس سے کیسا مومن بنیں گے۔

4۔اپنے کمرے کی صفائی: اچھا اس سوال کا جواب لڑکے دیں گے۔ اپنے کمرے میں کیا کیا صاف کریں گے تو قوی مومن بنیں گے؟

• اپنا بستر۔ کل جب اٹھیں گے تو امی کے آنے سے پہلے اپنا بستر ٹھیک کرنا

ہے۔امی سوچ رہی ہوں گی کہ اب میں بچوں کا کمرہ صاف کرتی ہوں اور جب وہ کمرے میں آکر دیکھیں گی کہ پہلے ہی سے سب سیٹ ہے۔تو ہم انہیں بتائیں گے کہ ہم نے یہ کیوں کیا؟ کیا بننا ہے ہمیں؟ قوی مومن۔

اس سوال کا جواب لڑکوں نے دیا تو اب لڑکے حدیث سنائیں۔

ہرسوال کے بعد مختلف انداز سے حدیث کی دہرائی کروائیں۔اس طرح بچوں کو حدیث آسانی سے یاد ہوجائے گی۔

5۔مارکیٹ سے چپس کا پیکٹ لے کر کھانا: اب لڑکیوں کی باری ہے اور ان کے لیے تو مشکل سا سوال ہے،چلیں میں پوچھتی ہوں۔اچھا اب آپ مجھے بتایئے کہ مارکیٹ میں جو چپس کے پیکٹ ملتے ہیں وہ اگر ہم کھائیں گے تو کیا قوی مومن بنیں گے؟ کیوں نہیں؟ کیا وہ کھانا منع ہے؟ اس سے طاقت نہیں آئے گی کیونکہ وہ صحت مند غذا نہیں ہے۔لیکن ہماری تو پاکٹ منی جمع ہوگئی ہے اور دل بھی بہت چاہ رہا ہے تو کیا کریں گے؟ جی ہم یہ کریں گے کہ گھر سے نکلتے ہوئے پیٹ بھر کر کھانا کھائیں گے تاکہ ایسی چیزیں کھانے کا جی ہی نہ چاہے۔

ان مثالوں کے ذریعے بچوں کے ذہن کو کھولنا ہے کہ وہ خود سے صحیح فیصلے کر سکیں۔اس لیے ان سوالوں کے جواب میں بچوں کو بولنے کا موقع دیں اور انہی کے جوابات کو ڈسکس کریں۔

6۔استاد کی بات سننا: اب لڑکوں کی باری ہے۔آپ کو مجھے بتانا ہے کہ یہ کام کرنے سے مومن قوی بنے گا یا نہیں؟ استاد کی بات کیسے سنیں گے؟ استاد بات کر رہا ہو تو ادھر ادھر دیکھیں گے؟ نہیں۔استاد کہے: بیٹھو، تو بیٹھ جائیں گے؟ جی۔استاد بول رہا ہو تو بولیں گے؟ نہیں۔

7۔مفید کتابیں پڑھنے سے: اب لڑکیوں کی باری ہے۔آپ نے مجھے بتانا ہے کہ یہ

کام کرنے سے مومن قوی بنے گا یا نہیں؟ جی جب ہمارا کوئی بھی برا کام کرنے کو جی چاہے مثلاً فلم دیکھنا، ویڈیو گیمز کھیلنا، تو ہم فوراً رک کر سوچیں گے کہ اگر میں نے یہ کام کیا تو قوی مومن بنوں گا یا کمزور مومن؟ کمزور مومن۔ لیکن مفید کتابیں پڑھنے سے میں قوی مومن بن سکتا ہوں۔ تو میں نے پھر کون سا کام کرنا ہے؟ وہ کام کرنا ہے جو مجھے قوی مومن بنائے۔ اب لڑکیاں حدیث سنائیں۔

سبق کے دوران اگر ایسا محسوس ہو کہ بچے بہت شور کر رہے ہیں تو یاد دہانی کرائیں کہ جو کلاس میں سیدھے ہو کر نہیں بیٹھے گا، شور کرے گا تو وہ قوی مومن نہیں بن سکتا۔ جن کاموں کی مثال دی جا رہی ہے، ان کو دکھانے سے بھی بچے سبق کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔

8۔غصہ کرنا: اب لڑکے مجھے بتائیں گے کہ غصہ کرنے سے ہم قوی مومن بنیں گے یا نہیں؟ جی اس سے کمزور مومن بنیں گے۔ ایسا کیوں؟ جب ہمیں غصہ آتا ہے تو ہم کیا کرتے ہیں؟ (بچوں کو جواب دینے دیں) ہم غصے میں مارتے، لڑتے اور گالی بھی دیتے ہیں۔ یہ سب کرنے سے مومن قوی بنے گا یا کمزور؟ اچھا پھر جب ہمیں غصہ آئے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

- اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا چاہیے۔ (صحیح مسلم 2610)
- خاموش ہو جانا چاہیے۔ (صحیح الادب المفرد 996)
- کھڑے ہوں تو بیٹھ جائیں، بیٹھے ہوں تو لیٹ جائیں یعنی جگہ بدل لیں۔ (سنن ابی داؤد 4782)

اگر لڑائی کرنے کے بعد یاد آئے کہ غلط کام کیا تو پھر کیا کرنا ہے؟ معافی مانگ لیں اور فیصلہ کریں کہ آئندہ غلط کام نہیں کرنا۔

9۔ دودھ پینا: کون کون دودھ پیتا ہے؟ سچ سچ بتانا ہے؟ اچھا دودھ پینے سے قوی

مومن کیسے بنیں گے؟

- ہڈیاں مضبوط ہوں گی، جسمانی طاقت ملے گی۔
- قرآن مجید اور نماز پڑھنے کا جی چاہے گا۔
- دودھ میں برکت بھی ہوتی ہے۔

چونکہ دودھ تو رسول اللہ ﷺ کو پسند تھا (صحیح بخاری 5610) اور جب ہم سنت کے مطابق کوئی کام کریں گے تو ضرور قوی ہوں گے۔

10: چاکلیٹ: اب لڑکیاں مجھے بتائیں گی کہ یہ کھائیں گے تو قوی بنیں گے یا نہیں؟ نہیں! کیوں؟ کیونکہ یہ کھانے سے دانت خراب ہو جاتے ہیں اور یہ صحت مند غذا نہیں۔

📄 اب آپ جواب کے لیے بولیں گے نہیں بلکہ ہاتھ کھڑا کریں گے کہ وہ کام مومن کو قوی کرنے والا ہے یا نہیں۔ لیکن بولنا بالکل نہیں ہے اور جو بھی بولے گا، اس کے پوائنٹ کٹ جائیں گے۔

وقت کی مناسبت سے مزید کاموں کو بھی ڈسکس کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً نماز، صدقہ، شیئرنگ، قیلولہ کرنا (بچوں کو قیلولہ کا مطلب بھی بتائیں)، صبح دیر تک سوئے رہنا، شہد اور کھجور کا استعمال۔

📄 بچو! اب ہم کوئی ایسا کام نہیں کریں گے جو ہمیں کمزور مومن بنا دے۔ کیوں؟ کیونکہ ایسا کرنے سے نہ صرف ہم کمزور مومن ہو جائیں گے بلکہ پھر اللہ تعالیٰ بھی ہم سے محبت نہیں کرے گا۔ تو پھر ہمارا کوئی بھی ایسا کام کرنے کو دل چاہے جو غلط ہو تو ہم کیا کریں گے؟ ہم باہر جا کر آسمان، درختوں اور پودوں کو دیکھیں گے اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں سوچیں گے اور اس طرح ہم اور زیادہ قوی مومن ہوں گے اور بور بھی نہیں ہوں گے۔

📄 اب مزہ تو تب آئے گا جب آپ یہ سارے کام کریں گے اور اگلی کلاس میں سب آپ کو طاقتور دکھائی دیں گے۔ چلیں ایک بار ہم سب مل کر یہ حدیث پڑھتے ہیں۔

سبق نمبر 5 حدیث 4

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔

بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

پچھلے سبق کی دہرائی کریں اور بچوں سے حدیث سنیں۔اگلی حدیث پچھلی کے ساتھ پہلے سے ہی وائٹ بورڈ پر لکھ دیں۔پچھلی احادیث کی دہرائی کرواتے وقت یہ خیال رکھیں کہ جو غلطیاں بچے کر رہے ہوں ان کی اصلاح کروانی ہے۔

اچھا آج ہم اگلی حدیث پڑھنے سے پہلے ایک کام کریں گے۔ہم اب تک بہت سی احادیث پڑھ چکے ہیں۔ جب ہم حدیث پڑھتے ہیں تو ہم سے چھوٹی چھوٹی غلطیاں ہو جاتی ہیں، آج ہم ان کی اصلاح کریں گے پھر اگلی حدیث پڑھیں گے۔

پچھلی حدیث میں یہ دو الفاظ تھے: **اموالکم** اور **اعمالکم**۔ یہ دونوں الگ الگ الفاظ ہیں، ان دونوں الفاظ کو اپنی جگہ ادا کرنا ہے۔ اچھا حدیث میں پہلے کون سا لفظ آتا ہے؟ **اموالکم** اور بعد میں **اعمالکم**۔ اب مل کر سب میرے ساتھ حدیث پڑھیں۔

وائٹ بورڈ پر یہ الفاظ لکھ کر بچوں کو سمجھائیں۔ایک بار الفاظ کی درستگی کے ساتھ حدیث لڑکیوں کو پڑھائیں اور دوسری بار لڑکوں کو۔

بچو! یہ بھی یاد رکھیں کہ حدیث میں ہم 'ابی هريرة' بولتے ہیں، جب کہ ان کا نام ہم اپنی کتابوں میں ابو هريره رضی اللہ عنہ پڑھتے اور لکھتے ہیں۔ تو آپ نے یاد رکھنا ہے کہ عربی میں حدیث پڑھتے وقت ''ابی هريرة'' آجایا کرتا ہے مگر اردو میں ایسا نہیں ہوتا

آج تھوڑا سا مقابلہ کرتے ہیں۔ اب ہاتھ نہیں کھڑا کرنا ، میں جس سے

پوچھوں گی وہی سنائے گا۔

اس طرح وقت کی مناسبت سے چند بچوں سے حدیث سن لیں۔ اگر کوئی بچہ نہ سنا پائے تو مسکراتے ہوئے اس کو کہیں کہ وہ بورڈ سے پڑھ کر سنا دے یا استاد اس کے ساتھ ساتھ پڑھے۔ بچے کی حوصلہ افزائی کریں اور ایسے بچوں کے دوستوں کو ان کے ساتھ کلاس کے آخر میں تین بار حدیث دہرانے کا کہیں۔

بچو! آج ہم اگلی حدیث یاد کریں گے۔

یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سنی تھی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **اِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبْرُ: بَطَرُ الْحَقِّ وَ غَمْطُ النَّاسِ**

[رواه مسلم، حديث نمبر:91]

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے۔ تکبر: حق کو ٹھکرانا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔

بچوں کے ساتھ حدیث بار بار دہرائیں۔ کچھ بچے بہت چیخ چیخ کر حدیث پڑھتے ہیں، ان کو بتایا جائے کہ حدیث کو یوں چیخ کر نہیں پڑھتے۔

ایک آدمی نے کہا انسان پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اور جوتے اچھے ہوں۔ بچو! جیسے ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہم پیارے پیارے لگیں۔ جی چاہتا ہے نا بچو؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے یہ بات کہی۔ (حدیث کے الفاظ پڑھیں۔)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو خود بہت جمیل ، بہت خوبصورت ہے اور اللہ تعالیٰ کو کیا پسند ہے؟ یحب الجمال ۔ اللہ تعالیٰ کو تو خوبصورت چیزیں بہت پسند ہیں ۔ (مسلم:91)

بچو! اس حدیث سے ہمیں یہ پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ کیا ہے؟ جمیل ۔ بہت خوبصورت ۔ کسی نے بھی اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا لیکن ہمیں اس حدیث سے اور اللہ تعالیٰ کے ناموں سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب سے خوبصورت ہے۔

اس لیے اگر کوئی خوبصورت ہے اور اسے لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیارا بنایا ہے اور وہ اس پر الحمد للہ کہتا ہے تو اس میں کوئی غلط بات نہیں ۔ اگر کوئی اچھے اچھے کپڑے پہنے، اچھے گھر میں رہے، اس کے پاس پیسے ہوں وہ ان سے صدقہ کرے تو کیا ہے؟ (حدیث پڑھیں) ۔ چلیں اب ہم چند مثالوں سے بات کو سمجھتے ہیں ۔

اللہ تعالیٰ تو بہت خوبصورت ہے اور اللہ تعالیٰ جیسی کوئی چیز بھی نہیں ۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے اس کو بھی خوبصورت کام کرنے چاہیں؟ اس کے پاس اگر پیسے ہیں تو ان سے اپنے لیے بھی اچھی اچھی چیزیں لے اور دوسروں کی بھی مدد کرے ۔ اور ایسا کام کس نے کیا تھا؟ سیّدۃ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس ڈھیر سارے پیسے تھے، وہ بزنس کرتی تھیں ۔ آپ ﷺ کو انہوں نے ایک مرتبہ اپنا مال دیا کہ قافلہ کے ساتھ شام کی جانب تجارت کے لیے لے جائیں ۔ آپ ﷺ نے جس ایمان داری سے ان کے مال سے تجارت کی اور واپسی پر دگنا منافع انہیں دیا تو انہیں آپ ﷺ کی سیرت میں امانت وسچائی بہت پسند آئی ۔ نیز ان کے غلام میسرہ نے بھی انہیں بتایا کہ آپ ﷺ کا اخلاق سفر میں کتنا عمدہ تھا ۔ تو آپ ﷺ کے بلند اخلاق کو پسند کرتے ہوئے سیّدۃ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے شادی کر لی اور آپ ﷺ کو اپنا سارا مال و دولت دے دیا ۔ آپ ﷺ نے اس سے اچھے اچھے کام کیے، ضرورت مندوں کی مدد کی

اپنے گھر میں سیّدۃ خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے کام خود کرتیں تھیں۔ان کے اس خوبصورت عمل پر اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جنت میں موتیوں کا محل دیا۔

(مفہوم صحیح بخاری 3820)

بچو! ذرا دیکھیں تو کہ اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے تو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اتنا جمیل بنایا ہے۔سیب، انار، پودے، پھول اور آسمان وغیرہ۔دیکھیں ہر چیز اللہ تعالیٰ نے کتنی پیاری بنائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو خوبصورت چیزیں اور خوبصورت کام بہت پسند ہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ کو دو چیزیں پسند نہیں ہیں۔جس میں یہ ہوں گی تو اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں نہیں بھیجے گا۔

چلیں اب ایک واقعہ میں دیکھتے ہیں کہ تکبر کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرعون کے بارے میں سنا ہے؟ فرعون کو اللہ تعالیٰ نے ویسا ہی بنایا تھا جیسے تمام انسان ہیں۔وہ کیا کہتا تھا؟ میں سب سے طاقتور ہوں۔تم لوگ مجھے خدا بناؤ۔وہ تکبر کرتا تھا۔

بچے کہانی کے دوران اگر بار بار ہاتھ کھڑا کریں تو ان کو بتائیں کہ میں ابھی آپ کو کچھ بتا رہی ہوں اس لیے ابھی کوئی ہاتھ کھڑا نہ کرے۔بار بار کہانی روکنے سے کہانی کا ربط خراب ہوگا۔

بچو! یہ تکبر کیا ہوتا ہے؟

فرعون کہتا تھا میرے پاس بہت سارا پیسہ (دولت) ہے۔باقی سب لوگوں کو غلام بنا کر رکھتا تھا اور ان سے کام کرواتا تھا اور ان پر ظلم وتشدد کرتا کیونکہ خود کو بہت بڑا سمجھتا تھا اور کہتا تھا ''اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی'' [سورۃ النازعات:24]

تکبر یہ ہوتا ہے کہ آپ کہیں: میں سب سے اچھا ہوں اور باقی سب مجھ سے کم ہیں۔فرعون اپنے آپ کو بہت اچھا سمجھتا تھا۔وہ تکبر کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے فرعون کے ساتھ کیا کیا؟ اس کو پانی میں ڈبو دیا۔اور جب وہ ڈوبنے لگا تو اس نے کہا: ''اب

میں مانتا ہوں موسیٰ علیہ السلام کے رب کو"۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اب، اور تحقیق پہلے تو نافرمان تھا، اور فساد کرنے والوں میں سے تھا۔ (سورۃ یونس 90,91)

- اس حدیث سے ہمیں کیا پتہ چلتا ہے؟ اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور اس کی بنائی ہر چیز بھی بہت خوبصورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کو کام بھی بہت خوبصورت پسند ہیں۔ خوبصورت اعمال ہی جنت میں لے جاسکیں گے۔ جو فرعون کی طرح تکبر کرے گا، اس کو کوئی چیز حاصل نہیں ہوگی۔

تکبر کا یہ مفہوم بچوں کو اچھی طرح سمجھانا اس سبق کا بنیادی مقصد ہے۔ اس نکتہ کو تب تک دہرائیں جب تک بچے سمجھ نہ جائیں۔

- اور اسی طرح جو دکھاوا کرے گا کہ میں ایسا کام کروں کہ لوگ سمجھیں میں بہت اچھا ہوں لیکن اس کی نیت اچھی نہ ہو، وہ اللہ تعالیٰ کے لیے نہیں کر رہا بلکہ وہ لوگوں کو دکھانے کے لیے کر رہا ہے تو اس کو بھی اللہ تعالیٰ جنت میں نہیں بھیجے گا۔

- لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو دکھاوا تو نہیں کرتے مگر دوسروں کو اچھا کام کرتا دیکھ کر وہ خود بھی اچھا کام کرتے ہیں اور دوسروں کے لیے بھی اچھا سوچتے ہیں۔

- آپ نے عمر رضی اللہ عنہ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام سنا ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ دیکھتے تھے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اتنے اچھے کام کرتے ہیں اور وہ تمام کام کر کے جنت میں آگے نکل جائیں گے۔ اب عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کی طرح جمیل ہونا چاہتے تھے وہ بالکل بھی دکھاوا نہیں کرتے تھے، لیکن وہ اچھے کام کرنے کے موقع ڈھونڈتے رہتے اور جب ابوبکر رضی اللہ عنہ زیادہ اچھا کام کر لیتے تو عمر رضی اللہ عنہ سوچتے اب یہ جنت میں پھر مجھ سے آگے نکل جائیں گے۔ وہ دونوں آپس میں بہت اچھے دوست تھے، بہت پیار کرتے ایک دوسرے سے۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ اس موقع پر میرے پاس مال بھی تھا۔ چنانچہ میں نے (دل میں) کہا: اگر میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سبقت لینا چاہوں تو آج لے سکتا ہوں۔ چنانچہ میں اپنا آدھا مال (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) لے آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے اپنے گھر والوں کے لیے کیا باقی چھوڑا ہے؟ میں نے کہا: اسی قدر (چھوڑ آیا ہوں) اور پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا سارا مال (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) لے آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم نے اپنے گھر والوں کے لیے کیا باقی چھوڑا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے ان کے لیے اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑا ہے۔ تب مجھے کہنا پڑا، میں کسی چیز میں کبھی بھی ان سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ (سنن ابی داؤد 1678)

> یہ حدیث بچوں کو بہت اچھے طریقے سے سنائیں کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آپس کے گہرے قلبی تعلق کو بھی جان سکیں اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی تڑپ کا بھی اندازہ کر سکیں۔

اچھا بچو اس حدیث سے ہمیں کیا پتہ چلا کہ ہمیں کیا کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کو کیا پسند ہے؟ اللہ تعالیٰ کو خوبصورتی پسند ہے۔ اللہ تعالیٰ کو کیا نہیں پسند؟ تکبر اور دکھاوا۔ جب ہم کسی کو اچھا کام کرتے دیکھیں اور ویسا ہی خود بھی کرنا چاہیں تو یہ اچھی بات ہے۔ ہمیں کون سی چیز جنت میں لے جاتی ہے؟ جمیل ہونا۔ اگر ہم ہر کام میں جمیل ہوں گے، چلنے میں، بولنے میں، ہر کام میں جیسے حدیث میں ہے تو اللہ تعالیٰ ہم سے بہت خوش ہو گا۔ چلیں ایک بار حدیث پڑھیں۔

سبق نمبر 6 حدیث 5

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔

بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

پچھلے سبق کی دہرائی کریں اور بچوں سے حدیث سنیں۔

عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قال: ذَکَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: یَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْیَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :أَلَا تَسْمَعُونَ،؟ أَلَاتَسْمَعُونَ،

اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِیمَانِ، اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِیمَانِ

(المعجم الکبیر للطبرانی: 790)

سیّدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے ایک دن آپ ﷺ کے سامنے دنیا کا ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،کیاتم نہیں سنتے؟ کیاتم نہیں سنتے؟ بیشک سادگی ایمان کا جزو ہے ، بے شک سادگی ایمان کا جزو ہے۔

بچو! یہ ''البذاذة' کیا ہوتا ہے؟

(بچوں کو بولنے اور سوچنے کا موقع دیں)۔''البذاذة' کا مطلب ہے سادگی۔

بچوں سے حدیث کہلوالیں۔

رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں ہمیں بتایا کہ جس میں سادگی ہوگی اس میں ایمان ہوگا۔ بچو! ہم نے اپنی زندگی میں کیسے سادگی لانی ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔

جب بھی ہمارے پاس کوئی کرنے کا کام ہو تو ہم دیکھیں کہ اس میں سے کس میں

میرا پیسہ کم لگے گا، کس میں وقت کم ضائع ہوگا تا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے زیادہ اچھے کام کر سکیں۔ رسول اللہ ﷺ بھی ہر کام میں اس بات کا دھیان رکھتے تھے کہ یہ نہ ہو کوئی کام اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہو جائے۔

بچوں کو کچھ چیزیں دکھا دیں اور انہیں مختلف situations دیں کہ کون سی چیزیں لینی ہیں جس میں پیسے بھی کم لگے اور وقت بھی کم ضائع ہو۔

1۔ ایک بچے کا دل چاہ رہا تھا کہ اس کے پاس بہت پیارا سا پنسل باکس ہو۔ اس کے مختلف بٹن دبائیں تو طرح طرح کے خانے کھلیں۔ اس نے سوچا کہ اس میں تو بہت سے پیسے لگ جائیں گے۔ لیکن یہ تو سب بچوں کے پاس ہے۔ بس آج امی سے ضد کرنی ہے کہ لے کر دیں۔ پھر اس نے یہ حدیث سن لی۔ کون سی حدیث تھی؟

بچوں کو ایک مہنگا پنسل باکس دکھا کر سمجھائیں۔ بچوں سے حدیث کہلوا لیں

اس کا دل چاہ رہا تھا کہ پنسل باکس بھی بہت اچھے والا لے، لیکن اگر وہ یہ والا لے لیتا ہے تو کیا ہوگا؟ ایک تو اتنے سارے پیسے لگیں گے۔ پھر وہ مختلف بٹن دباتا رہے گا چیزیں ڈھونڈنے کے لیے۔ وقت ضائع ہوا۔ بار بار اس کو چھیڑنے سے یہ خراب بھی ہوسکتا ہے۔ اگر وہ سادہ سا پنسل باکس لے لے تو پیسے بھی بچ جائیں گے جن کو وہ صدقہ میں دے دے گا۔ اس سے اس کا ایمان بھی بڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کی زیادہ نیکیاں جمع ہوں گی اور وقت بھی ضائع نہیں ہوگا اور جلدی خراب بھی نہیں ہوگا۔

اس حدیث سے کیا پتا چلا کون سی چیز لینی چاہیے؟ سادہ۔ اس سے کیا ہوگا؟ ایمان بہتر رہے گا۔

2 ۔ایک لڑکی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو تو خوبصورتی پسند ہے تو میں خوبصورت سا ریشمی دوپٹہ لے کر نماز پڑھوں گی۔ اب جب اس نے نماز شروع کی تو دوپٹہ کبھی یہاں

گرے، کبھی وہاں۔ کبھی دوپٹہ نیچے، کبھی اوپر۔ اگر وہ سادہ دوپٹہ یا اسکارف لے کر اچھی طرح سے پہن کر پھر نماز پڑھے تو پھر یہ کیا ہوگا؟

بچوں سے حدیث کہلوالیں۔

کس چیز میں ایمان زیادہ محفوظ ہوگا؟ اگر ہم تھوڑے پیسوں کا لباس لے لیں تو پیسے بھی بچ جائیں گے تو وہ لباس پہننے میں بھی آسان رہے گا اور نماز بھی اچھی پڑھی جائے گی۔

بچوں سے حدیث کہلوالیں۔

3 ۔ بچو! کھانے میں بھی رسول اللہ ﷺ سادہ اور صحت مند کھانا پسند فرماتے تھے۔

استاد بچوں کو مالٹا، مالٹے کا مصنوعی جوس اور فانٹا دکھائیں۔ اوران سے پوچھیں کہ اگر آپ کے سامنے یہ چیزیں آئیں تو آپ کیا لیں گے؟

لوگوں کو تو سب سے اچھا یہ سوڈا لگتا ہے؟ نہیں۔ جوس؟ یہ تو مالٹے کا ہی بنا ہوتا ہے؟ یا مالٹا لیں گے؟ سادگی کیا ہے؟ مالٹے کا مصنوعی جوس یا قدرتی مالٹا؟

بچوں کو فانٹا کے نقصانات بتائیں کہ اس کے اندر بہت سے کیمیکل ہوتے ہیں، اور اگر اس قسم کی ڈرنک میں دانت ڈالیں تو سات دن میں خراب ہو جائے گا۔ اس سے جسم بھی خراب ہوتا ہے کسی کام کو بھی دل نہیں چاہتا۔ جو مالٹا کھائے گا۔ اس سے پیسے بھی بچیں گے اور جسم بھی تندرست ہوگا۔ اس سے ہم بیمار بھی نہیں ہوں گے۔ حدیث پڑھ لیں۔

اگر ہم قدرتی اور سادہ چیزیں کھائیں گے تو اس سے پیسے بچیں گے اور ہم صدقہ کر سکیں گے۔ ہماری صحت بہتر رہے گی تو ہم نماز اور عبادت اچھی طرح کر سکیں گے۔

📄 اس لیے ہر کام سے پہلے سوچنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے؟ کیونکہ جو رسول اللہ ﷺ جیسے کام کرے گا وہ جنت میں ان کے ساتھ ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ کو تو ہر کام میں آسانی اور سادگی پسند تھی۔ (مفہوم صحیح بخاری 6126)

4۔ اگر کوئی بچہ کھلونوں کی دکان پر جائے اور ایک کھلونا لینے کے بعد پھر امی کو تنگ کر تا رہے کہ وہ دوسرا بھی لینا ہے۔ اس کے بعد روزانہ تنگ کرے کہ اور بھی لے کر دیں اور اگر امی لے دیں تو کیا نقصان ہوگا؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ جی اس سے سادگی نہ رہے گی اور ایمان پر اثر پڑے گا۔

📄 تو پھر ہم نے اب کوئی بھی کام ایسا نہیں کرنا جس سے ہمارا اجر کم ہو، وقت ضائع ہو اور جس سے ہم نماز اچھی طرح نہ پڑھ سکیں۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے سادگی کو پسند فرمایا اور کہا ہے جو جتنا سادگی پسند ہوگا اس کے اندر کیا چیز زیادہ آئے گی؟ ایمان۔

بچوں سے حدیث کہلوالیں۔

📄 اب آپ نے گھر جا کر بتانا ہے کہ ہم نے ہر کام کو سادہ طرح سے کرنا ہے کہ یہ ایمان کا حصہ ہے۔

سبق نمبر 7 حدیث 6

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔

بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

پچھلے سبق کی دہرائی کریں اور بچوں سے حدیث سنیں۔اگلی حدیث وائٹ بورڈ پر لکھ دیں۔

بچو! چلیں سب ذرا مل کر مجھے یہ حدیث سنائیں۔

عَـنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ : **مَا كَانَ الْفُحْشُ فِی شَیْءٍ اِلَّا شَانَهُ، وَ مَا كَانَ الْحَيَاءُ فِی شَیْءٍ اِلَّا زَانَهُ** [رواه الترمذی، کتاب البر و الصلة:1974]

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،
جس چیز میں بھی بے حیائی ہوتی ہے اسے عیب دار بنا دیتی ہے اور حیاء جس چیز میں بھی ہو اسے زینت عطا کرتی ہے۔

کیا آپ کو سمجھ آئی ؟ اچھا مشکل لگ رہی ہے؟ یہ ذرا لمبی حدیث ہے نا! لیکن یہ بہت آسان ہے۔اگر ہم اس کو دو حصوں میں کر کے پڑھیں ۔اس میں دو الفاظ ہیں جن کو آپ نے یاد رکھنا ہے۔باقی سب الفاظ ایک جیسے ہیں۔

چلیں ہم دیکھتے ہیں کہ یہ دو اہم الفاظ کون سے ہیں:

1۔الفحش 2۔الحیاء

ان دونوں الفاظ کو بورڈ پر نشان (underline) کر کے بچوں کو دکھائیں۔

باقی آپ دیکھیں:

• ما کان   • فی شیء   ایک ہی جیسے ہیں

📄 پھر اس کے بعد دیکھیں یہاں پر کیا ہے؟

• الا شَانَہُ   • اِلازانہ   (استاد خود پڑھے)

اب ہم نے ان الفاظ کو بھی سمجھنا ہے۔

📄 بچو! فحش کیا ہوتا ہے؟ آپ نے کبھی یہ لفظ سنا ہے؟ (بچوں کو جواب دینے کا موقع دیں)۔ فحش کے بارے میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی بتایا اور یہ لفظ حدیث میں بھی آیا ہے۔ فحش، جو بہت شرم (Shame) والی بات ہوتی ہیں۔ ایسی شرم والی بات جو بہت گندی ہو، اس کو ہم فحش کہتے ہیں۔

📄 رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا کہ جس چیز میں فحش ہوگا، وہ اس چیز کو کیا بنا دے گا؟ شَانَہُ۔ (ایک بار پھر دہرالیں) یعنی خراب، گندا، ugly۔

📄 حیا کیا ہوتی ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ جب آپ کوئی بھی غلط کام کرنے لگیں تو آپ کہیں 'میں یہ نہیں کرسکتا' مثلاً آپ کو کسی پر غصہ آرہا ہے اور آپ اس کو گالی دینے لگیں اور آپ کو فوراً خیال آجائے کہ میں یہ نہیں بول سکتا، چاہے مجھے غصہ ہی کیوں نہ ہو۔ یوں آپ اپنے آپ کو غلط کام سے روک لیتے ہیں۔ یہ حیا ہوتی ہے

📄 بچو! جس چیز میں حیا ہوتی ہے وہ اس چیز کو کیا بنا دے گی۔ زَانَـــــــہُ۔ یہ کیا ہوتا ہے؟ زینت، یعنی اس کو خوبصورت بنا دے گی۔

📄 آپ کا دل چاہتا ہے کہ آپ بدصورت لگیں؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ ہم میں سے کسی کا دل نہیں چاہتا کہ ہم بدصورت لگیں۔ ہم سب چاہتے ہیں کہ ہم خوبصورت لگیں تو آج ہم وہ کام دیکھیں گے جو ہمیں حیا دے کر خوبصورت کرتے ہیں اور ہم وہ کام بھی دیکھیں گے، اگر ہم وہ کریں تو وہ فحش ہیں اور جو ہمیں بدصورت کردیں گے۔

بورڈ پر بچوں کے لیے ginger bread man بنائیں۔ایک طرف فحش اور دوسری طرف حیا لکھیں۔ پھر مثالوں کے ذریعے سمجھائیں۔

- ہمیں یہ تمام کام قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ کی سنت سے پتہ چلتے ہیں مسلمان کون سے کام کرے تو وہ اس کو بدصورت بنا دیں گے اور کن کاموں سے اس میں حیا آئے گی۔

- سب سے پہلے ہم اپنے جسم کے اعضاء کو دیکھ لیتے ہیں کہ وہ فحش اور حیا کے کون کون سے کام کر سکتے ہیں ؟ آنکھوں سے ہم کون سے ایسے کام کریں گے جو ہمیں بدصورت بنائیں گے یعنی فحش کام ہوں گے۔

ہر مثال کے ساتھ بچوں کو خود بولنے کا موقع دیں۔ان مثالوں کو مزید واضح بھی کریں۔

- **فلمیں دیکھنا:** کیا کوئی بھی فلم نہیں دیکھ سکتے ؟ ان میں سے کون سی فلمیں ہمیں بدصورت بناتی ہیں اور کون سی خوبصورت۔مثلاً جن میں لڑائی اور گالیاں ہوں۔جن میں ناچ گانا ہو۔جب سب دیکھیں تو پھر ہمارا بھی کبھی کبھار دیکھنے کو دل چاہنے لگتا ہے۔ تو ہم اپنے آپ کو کیسے روکیں؟(بچوں سے پوچھیں)۔

- بچو! یاد رکھنا ہے کہ اگر ہم نے کوئی بھی فحش کام کیا تو ہم بدصورت ہو جائیں گے۔ ہم خواہ خوب تیار ہو کر ہر جگہ جائیں اور سمجھیں کہ ہم بڑے اچھے لگ رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کو ہم کیسے لگ رہے ہوں گے؟

- اگر ہم ٹی وی کے سامنے بیٹھے ہیں اور ہماری امی آتی ہیں اور کہتی ہیں ''آپ کیا کر رہے ہیں؟'' اور ہم کہتے ہیں کہ ''یہ پروگرام ہمیں بہت پسند ہے۔'' اور امی کہیں

''ہوں! اس میں تو بہت سی فحش باتیں بھی نظر آ رہی ہیں'' اور ہم کہیں ''کوئی بات نہیں۔ میں نے وہ ریموٹ پکڑا ہوا ہے اور جب کوئی فحش بات نظر آئے گی تو میں اس کو آگے کر دوں گی۔'' لیکن بچو! کیا ایسا کرنے سے میں خوبصورت یعنی حیادار رہوں گی؟ اگر میں کوئی فحش آنے پر آنکھیں بند کرلوں؟ میں نے تو دیکھا ہی نہیں؟ کیا ایسا ممکن ہے؟ (بچوں کو ڈسکس کرنے دیں)۔ بچو! یاد رکھنا ہے کہ آگے کرنے سے ذرا پہلے تھوڑا سا فحش حصہ ہم ضرور دیکھ لیتے ہیں۔ (افسوس کا اظہار کریں)۔

🗎 آپ اپنے کمپیوٹر پر دیکھیں، گیمز پر یا ٹی وی پر۔ جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا کہ وہ بری اور فحش ہیں اس سے کیا ہو جائے گا؟ شَانَهُ، یعنی وہ ہمیں ugly، بدصورت کر دیں گی ۔ اگرچہ ہم نماز بھی پڑھیں، قرآن مجید کی تلاوت بھی کریں لیکن! اگر ہم نے اپنی آنکھوں سے فحش کام کر دیا تو اب کیا ہو جائے گا؟ ہماری ساری خوبصورتی ختم ہو جائے گی۔

اسی انداز میں بچوں سے مزید اعضاء پر بات کی جا سکتی ہے۔ استاد کی کوشش ہونی چاہیے کہ وہ بچوں سے مثالیں لے کر ان کے عملی پہلو سامنے رکھتے ہوئے ان سے بچنے کی تدابیر ڈسکس کرے۔

🗎 اچھا چلیں دیکھ لیتے ہیں کہ کون سا کام ہم آنکھوں سے کریں گے تو وہ ہمیں حیا دے گا اور خوبصورت بنائے گا۔ (بچوں سے پوچھیں)۔ مثلاً قرآن مجید پڑھنا۔ ہم نے آنکھوں سے دیکھا کہ کوئی گر گیا ہے، اس کو چوٹ لگی ہے ہم نے اس کو اٹھا لیا اور اس کی مدد کی ۔ اگر کوئی جھگڑا کرتا نظر آئے تو اس کو روکنا، جہاں نظر آئے کہ ضرورت ہے وہاں صدقہ دینا۔ وغیرہ۔

ایک بار بچوں کو حدیث کی دہرائی کرالیں۔

منہ سے ہم کون سے ایسے کام کرتے ہیں جو ہمیں خوبصورت یا بدصورت بنا دیں گے؟ جی! گالی دینا۔

جب بھی بچوں سے بار بار اور زیادہ مثالیں لی جائیں تو وہ پر جوش ہونے پر ڈسپلن سے ہٹ جاتے ہیں۔ ایسے موقع پر ان کو یاد کرائیں کہ جو آرام سے بیٹھے گا استاد صرف اس سے مثال پوچھے گی۔

اگر امی کہیں: یہ غلط کام نہیں کرنا تو اپنے منہ سے ان کو کہنا ''میں کروں گا آپ کیوں مجھے روکتی ہیں''۔ ''تو اس سے کیا ہو جائے گا''؟، ہم نے گالی تو نہیں دی۔ یا امی نے کہا ''!چلو اٹھو نماز پڑھ لو''، ہم نے جوب دیا ''مجھے نہیں پڑھنی ابھی، میرا دل نہیں چاہ رہا''۔

ابو نے کہا ''اچھا دیکھو بہن بھائی کے ساتھ شیئر کر لو''، میں نے کہا ''نہیں شیئر کرنا ،اس نے مجھے کیوں نہیں اپنی چیز دی، میں بھی نہیں دوں گا''۔ یہ سب کرنے سے کیا ہو جائے گا؟ جی ہم فحش ہو جائیں گے۔ ہم کیسے لگیں گے؟ بدصورت۔

اور منہ سے کیا ہو سکتا ہے؟ جی! کسی سے تکبر کے ساتھ بات کرنا (rudely)، اگر ہم سے کسی کو غلطی سے چوٹ لگ گئی تو ہم نے اس کو کہا ''پھر کیا ہو گیا؟'' بچو! یہ باتیں اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہیں۔ جی! کیونکہ یہ سب ہمیں فحش بنا دیتی ہیں اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم حیادار بنیں۔

جھوٹ بولنا ہمیں کیسا بنا دے گا؟ جی! بالکل بدصورت۔

منہ سے کون سا کام کریں گے جو ہمیں خوبصورت بنا دے؟

چونکہ اس سبق میں مثالیں بہت زیادہ ہیں تو ان بچوں کو بھی شامل کریں جو خاموش ہیں۔ اس کے لیے یہاں کہا جا سکتا ہے کہ اب میں جس سے پوچھوں گی وہ بتائے گا۔ یا یہ کہیں کہ جس بچے نے ہاتھ کھڑا کیا ہے وہ اپنے ساتھ والے ساتھی کے کان میں بتائے اور اس کا ساتھی جس کا ہاتھ کھڑا نہ تھا وہ مجھے بتائے۔

قرآن مجید پڑھنا۔ جی! حدیث پڑھنا۔ چلیں آپ بھی کچھ بتائیں:

- امی ابو کی بات ماننا
- دعا پڑھنا
- سچ بولنا
- ضد نہ کرنا
- تمیز و اخلاق سے بات کرنا

فیشن پر بھی بات کرتے ہیں۔ ہم کون سے کپڑے پہنیں گے، کون سا فیشن کریں گے جس سے ہم بدصورت یعنی فحش نہ لگیں۔ ہمارے اندر حیا ہو، جو دیکھے تو اس کو بھی معلوم ہو جائے کہ اس میں تو حیا ہے۔ پہلے لڑکیوں سے پوچھتے ہیں، کون بتائے گا؟

- شلوار قمیض پہننا

اگر کسی نے پینٹ پہن لی اور شرٹ پہن لی تو کیا وہ فحش ہو گا؟ یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ ہم جو بھی لباس پہنیں اس میں ہمارا جسم ڈھکا ہوا ہونا ضروری ہے۔ بچو! کون سے لباس ہیں جن میں ہمارا جسم پورا ڈھانپا ہوا ہو گا؟

استاد پہلے لڑکیوں سے اور پھر لڑکوں سے پوچھے۔ بچوں کو ستر ڈھانپنے کا تصور واضح کریں۔

جو بھی لباس ہم پہنیں اس میں ہمارا جسم ڈھکا ہونا چاہیے۔ چھوٹے بچے بھی کوشش کریں کہ لباس حیا دار پہنیں۔ جب لڑکیاں بڑی ہو جائیں پھر تو ان کو خاص احتیاط کرنی ہے۔

لڑکوں کے لباس پر بھی بات ہو کہ کیا پہننا فحش میں آئے گا۔ مثلاً چھوٹی نِکر وغیرہ۔

اچھا یہ بھی ذرا غور سے سنیں کہ اگر آپ نے بہت اچھا فیشن کیا، لیکن اس میں ایک چیز کی تو وہ آپ کو بدصورت بنا دے گی۔ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ جی! تکبر (show off) کرنا۔ یہ کیسے ہوتا ہے؟ اگر کسی نے اچھے کپڑے پہنے ہوں تو وہ

دوسرے کو کہے کہ میرے زیادہ اچھے ہیں، کوئی لڑکی اپنے بال سٹائل سے بنائے اور سمجھے کہ میرے جیسا تو کوئی نہیں ہے، اگر کسی لڑکے کے پاس خوبصورت ٹوپی ہے اور وہ سمجھے کہ میں یوں سب سے اچھا لگ رہا ہوں۔

بچوں کو حدیث کا مفہوم سمجھا کر چند بار حدیث پڑھوائیں تاکہ عربی میں بھی یاد ہو جائے۔

- چلیں سب مل کر حدیث پڑھیں اور ساتھ ساتھ سوچیں کہ میں کون سے ایسے کام کرتی ہوں جو مجھے فحش بنا رہے ہیں اور کون سے ایسے کام کرتی ہوں جو مجھے حیاء دار بنا رہے ہیں۔

حدیث کا آدھا حصہ لڑکوں سے سنیں اور آدھا لڑکیوں سے۔ لڑکے جب سنائیں تو ان سے 3 مثالیں لیں جو کام فحش ہیں اور ہم نے نہیں کرنے۔ پھر لڑکیوں کو پڑھوا کر تین مثالیں لیں جو حیادار بناتے ہیں۔

- سب مل کر ایک مرتبہ کھڑے ہو کر پڑھ لیں۔ کیونکہ ہماری کلاس کا وقت ختم ہو چکا ہے۔

سبق نمبر 8　　حدیث 7

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔

بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

بچوں کے ساتھ پچھلی حدیث دہرا لیں۔ باری باری لڑکے اور لڑکیوں میں سے ایک ایک بچے سے سن لیں۔ پھر آج کی حدیث کہلوائیں۔ بچوں سے پوچھ لیں کہ انہیں حدیث مشکل لگ رہی ہے کہ آسان۔ اگر بچے کہیں مشکل ہے تو ان سے کہیں کہ یہ تو بہت آسان ہے۔

عَنْ أَبِی هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: **الْمُؤْمِنُ مَألَفٌ، وَ لَا خَیْرَ فِیْمَنْ لَا یَأْلَفُ، وَ لَا یُؤْلَفُ**

[رواہ احمد، حدیث نمبر: 9198]

سیّدنا ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مومن (سراپا) الفت ہے اور اس میں کوئی خیر نہیں جو نہ خود کسی سے محبت کرتا ہے اور نہ کوئی اس سے محبت کرتا ہے۔

بچو! ہم حدیث کے دو الفاظ پر غور کریں گے۔ جی ہاں کیا کہا ہے نبی ﷺ نے؟

مومن۔ مألف۔

بچوں سے کہیں کہ وہ اندازے سے بتائیں کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ ان کو اس چیز کا احساس دلائیں کہ وہ کتنے نئے نئے الفاظ سیکھ رہے ہیں۔

جی اردو میں ایک لفظ ہوتا ہے ''الفت''۔ اس کا مطلب ہے: محبت love۔ یعنی مومن کے دل میں محبت ہوتی ہے۔

🗎 بچو! ہمارے دل میں درجہ بدرجہ کس کس سے محبت ہونی چاہیے؟ (بچوں سے ترتیب پر بات کریں)۔ پہلے اللہ تعالیٰ، پھر رسول اللہ ﷺ اور اس کے بعد والدین، خاندان اور پھر تمام مسلمان اور انسانیت۔

🗎 بچو! مومن کسی سے نفرت نہیں کرتا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے سب کو بنایا ہے۔ ہم کسی کی بری بات/عادت کو تو ناپسند کر سکتے ہیں لیکن اس سے نفرت نہیں کر سکتے۔

اگر بچے حدیث سنتے وقت ہلیں جلیں یا آپس میں باتیں کریں تو ان کو بتائیں کہ حدیث سننے کے لیے سب خاموشی کے ساتھ، احترام کے ساتھ بیٹھیں گے۔

🗎 پتا ہے بچو! جب اللہ تعالیٰ کسی سے محبت کرتا ہے تو کیا ہوتا ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔

🗎 جب اللہ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے کہ اللہ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ جبرائیل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر وہ تمام آسمان والوں میں آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے۔ تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر تمام آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اس کے بعد وہ زمین میں بھی مقبول و محبوب بن جاتا ہے۔

(صحیح بخاری 6040)

یوں جو ''مومن مألف'' ہوتا ہے نا، سب لوگ اس سے پیار کرتے ہیں۔ سب اس کو اچھا سمجھتے ہیں۔

🗎 بچو! کون کون ایسا بننا چاہتا ہے؟ (ہاتھ کھڑا کریں)۔ کون یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور جبرائیل اور فرشتے بھی اس سے پیار کریں؟ تو اس کے لیے ہمیں اپنے دل کو چیک کرنا ہوگا۔ اس میں کچھ چیزیں رکھنی ہیں اور کچھ نکال دینی ہیں۔

📄 ہمیں کیسے پتا چلے گا کہ کون سی چیزیں رکھنی ہیں اور کون سی نکال دینی ہیں؟ اب تک جو احادیث ہم نے پڑھی ہیں ہم ان کو دیکھ لیتے ہیں کہ ہم نے ان میں سے کون سی چیزیں کرنی ہیں۔

بچوں کے ساتھ اب تک پڑھائی جانے والی تمام احادیث اور ان میں سے حاصل کیے جانے والے اسباق کو دہرا لیں ۔بچوں سے پوچھیں کہ ان احادیث سے ہم نے کیا سیکھا تھا؟ ساتھ ہی ہر حدیث کے سبق کو ڈسکس کرنے کے بعد بچوں سے پوچھیں ہم نے کیسا مومن بننا ہے؟
المومن، مائ لف

📄 جی تو بچو! اگر ہمارے دل میں اتنی اچھی باتیں اور محبت ہو گی اور گندی اور نفرت کی باتوں کو ہم نہیں آنے دیں گے تو ہم کون سے مومن بن جائیں؟ مومن مائ لف۔

📄 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جنت میں نہیں داخل ہو سکو گے جب تک ایمان نہ لاؤ۔ اور تم ایمان نہیں لا سکتے جب تک کہ آپس میں محبت نہ کرو۔ کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو تمہارے درمیان محبت پیدا ہو؟ آپس میں سلام کو عام کرو''۔ (صحیح مسلم:54)

بچو جب رسول اللہ ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ بات بتا رہے تھے تو وہ غور سے سن رہے تھے، کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا دل چاہ رہا ہو گا کہ ہم جنت میں جائیں۔ تو محبت کیا ہوتی ہے؟ (بچوں سے مثالیں لیں) کسی کو دھوکا نہیں دینا، لڑائی نہیں کرنی، کسی کو ڈانٹنا نہیں، گالی نہیں دینی، غلط / گندے الفاظ نہیں بولنے۔

جی لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس وقت ایک اور کام بتایا کہ اگر تم لوگ وہ کام کرو گے تو تمہارا آپس میں بہت پیار ہو گا۔

اس موقع پر بچوں کو کھڑا کریں اور استاد خود پہلے دوسرے استاد یا کسی بچے کے ساتھ سلام کر کے بچوں کو دکھائے۔ مصافحہ کرنے میں گرم جوشی دکھائے اور پھر بچوں سے کہے کہ وہ بھی آپس میں لڑکے لڑکوں سے اور لڑکیاں لڑکیوں سے ہاتھ ملائیں۔ اس موقع پر بچے غیر سنجیدہ ہو سکتے ہیں استاد ان کو تنبیہ کرے کہ سنت مذاق نہیں ہے اور اس کام کو سنجیدگی سے کیا جائے۔

اچھا بچو! اچھی طرح مضبوطی سے پکڑ کر ہاتھ ملانا ہے۔ اس سے دل میں محبت محسوس ہوتی ہے۔

بچوں سے کہیں کہ وہ آج گھر جا کر سلام اور مصافحہ کریں گے۔

بچو! ہم نے ایک حدیث پڑھی تھی کہ ہم جیسے کام کریں گے ویسے اٹھائے جائیں گے۔ کسی کو یاد ہے وہ حدیث؟ کون سنائے گا؟ جی آپ کو یاد ہے اس میں، میں نے آپ کو دو بیج دکھائے تھے ایک اچھا بیج اور ایک گندا بیج تو اگر اچھا بیج ہو گا تو کیسا پودا نکلے گا؟ اچھا۔ تو ہم نے اپنے دل میں کیسے خیالات رکھنے ہیں؟ اچھے، پھر کام بھی اچھے ہوں گے۔ یوں ہم کون سے مومن بن جائیں گے؟ مومن مأ لف۔

اسی طرح ہم نے ایک حدیث پڑھی تھی کہ اللہ تعالیٰ ہماری شکلیں اور مال نہیں دیکھتا بلکہ کیا دیکھتا ہے؟ ہمارے اعمال۔ جی تو پھر ہم کیسے اعمال کریں گے؟ جن سے اللہ تعالیٰ ہم سے محبت کرے۔ وہ کون سے کام ہوں گے؟

بچوں کو بولنے کا موقع دیں اور ان کے جوابات کو دہرا لیں۔

اگر ہم اچھے کام کریں گے تو ہم کیسے مومن بن جائیں گے؟ ہم نے کون سا مومن بننا ہے؟ مومن مأ لف۔

سبق نمبر 9　　حدیث 8

- سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔ مسکرا کر بچوں سے حال پوچھیں۔

ایک یا دو بچوں سے پچھلی حدیث سن لیں۔ ان کو تلقین کریں کہ روزانہ رات کو سونے سے پہلے تین مرتبہ احادیث دہرا لیا کریں۔ بچوں کو آج کی حدیث کہلوا دیں۔ ان کو یک زبان ہو کر پڑھنے کی نصیحت کریں۔

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **لَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِیمَانُ فِی قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا** [رواه النسائی، کتاب الجهاد: 3111]

سیّدنا ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بخل اور ایمان کبھی کسی انسان کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

- جی تو بچو! اس حدیث کا مطلب دیکھتے ہیں۔ ''لا'' کا کیا مطلب ہے؟ نہیں۔
- **یجتمع** کبھی سنا ہے اردو میں؟

استاد یہ لفظ ''یجتمع'' بورڈ پر لکھے اور پھر ''ی'' اور ''ت'' کو مٹا دے پھر بچوں سے پوچھے اب کیا بنا؟

- 'جمع' اس کا کیا مطلب ہے؟ جی! جمع کرنا، collect کرنا۔ 'شح' کو بعد میں دیکھتے ہیں۔ 'ایمان' کا کیا مطلب ہے؟ جی! جو مسلمان ہے اس کے پاس ایمان ہے ''قلب'' کا مطلب ہے دل۔ عبدًا: person / انسان، ابدًا: کبھی بھی۔
- ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شح اور ایمان کبھی کسی انسان کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

ایک مرتبہ حدیث دہرالیں۔

📄 رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا کون سی دو چیزیں دل میں کبھی اکٹھی نہیں ہوسکتیں؟

جی ''شح'' اور ''ایمان''۔

📄 اس کا مطلب ہے کہ یہ جو ہمارا دل ہے اس میں ہم ایمان کو جگہ دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو اپنا رب بنا رہے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے لیے سارے کام کرتے ہیں تو اس کے اندر ایمان ہے اور اگر اس میں 'شح' آ گیا تو ایمان نہیں رہے گا۔

📄 تو ''شح'' اچھی چیز ہے یا بری چیز ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔

📄 جی! ''شح'' بری چیز ہے۔ یہ کنجوسی سے بھی بری چیز ہے۔ جس کے دل میں 'شح' آ گیا وہ کہے گا ساری اچھی چیزیں میں لے لوں، کسی کو بھی نہ دوں۔ ہر اچھی چیز کو اس کا دل چاہے گا کہ میں کر لوں اور بس مجھے ملے، کسی اور کا اس میں کوئی حصہ نہ ہو۔ وہ کسی کی پروا نہیں کرے گا۔

📄 جس کے دل میں 'شح' آ جائے وہ دل تنگ اور چھوٹا ہو جاتا ہے۔ دیکھنے میں نہیں لیکن اس کا دل تنگ ہوتا ہے کچھ بھی کسی سے شیئر کرنے سے اس کا دل تنگ ہوتا ہے۔

بچوں کو عملی مثالیں دیں۔

مثال نمبر 1:

ایک لڑکی ایسے بیٹھی ہوئی تھی کہ اس کے ساتھ کی جگہ خالی تھی۔ اس نے دیکھا کہ دور سے ایک اور لڑکی آ رہی ہے جو اسے بالکل اچھی نہیں لگتی تھی تو اس نے سوچا اگر وہ لڑکی میرے پاس بیٹھ گئی تو مجھے اس سے بات کرنی پڑے گی۔ مجھے تو اس سے بات کرنا بالکل بھی پسند نہیں ہے اور وہ اتنی آرام دہ جگہ پر کیوں بیٹھے۔ اس کا دل تنگ تھا نا بچو؟

اس نے اس جگہ پر جلدی سے اپنی کتابیں رکھ دیں تا کہ اسے لگے کہ اس کے پاس

تو کوئی جگہ نہیں ہے۔اس کے دل میں کیا ہے بچو؟ ''شح ''

مثال نمبر 2:

ایک بچہ بہت دیر سے جھولا لے رہا ہے اور ساتھ وہ یہ سوچ رہا ہے کہ میں تو کسی کو باری نہیں دوں گا۔ میں تو خود ہی مزے لوں گا۔تو اس کے دل میں کیا ہوگا؟ ''شح ''

بچوں سے ڈسکس کریں کہ اگر دل میں ''شح '' آجائے تو ایمان چلا جاتا ہے اور پھر ایمان کی کمی ہمارے عمل میں نظر آتی ہے۔

مثال نمبر 3:

ایک بچہ اپنے کمرے میں آیا تو اس نے دیکھا کہ اس کا پسندیدہ کھلونا ٹوٹا ہوا ہے۔اس کو پتہ چلا کہ یہ تو اس کے چھوٹے بہن / بھائی نے توڑا تھا۔اس کو بہت غصہ آیا۔اس کے بہن / بھائی نے سوری بھی کیا لیکن اس بچے نے تو پھر بھی اسے معاف نہیں کیا بلکہ سب کو (امی ابو، دوست) سب کو بتایا۔

اگر کوئی ایسا کرے تو اس کے دل میں کیا ہوگا؟ شح

حدیث کو دہرا لیں۔

مثال نمبر 4:

ایک بچے سے پانی کا گلاس گر کر ٹوٹ گیا۔اس کی امی نے کہا ''بیٹا جاؤ جھاڑو سے اس کو صاف کر دو۔'' تو اس بچے نے کہا ''میں کوئی نوکر ہوں جو یہ کام کروں۔'' امی نے کہا کہ '' نوکر آپ کی مدد کر دے گا لیکن اپنے گھر کا کام خود بھی کرتے ہیں۔'' لیکن اس بچے نے کہا کہ ''نہیں یہ گندا کام ہے۔اس طرح تو سب میرا مذاق اڑائیں گے۔''

اس کے دل میں کیا ہے؟ شح

- اگر دل میں شح ہو تو اس کا کیا نقصان ہوتا ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔

جی ! ایمان چلا جاتا ہے۔

- جس کا دل تنگ ہو تو اس کو ایک بہت بڑی چیز نہیں ملے گی جو بہت خوبصورت ہے۔ بڑے بڑے گھر ہیں اس میں۔ کیا چیز ہے وہ؟ جی ! جنت۔
- جنت کن لوگوں کے لیے ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔
- رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا (جو بھوکا تھا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی کون مہمانی کرے گا؟ ایک انصاری صحابی بولے میں کروں گا۔ چنانچہ وہ ان کو اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان کی خاطر تواضع کرو، بیوی نے کہا کہ گھر میں بچوں کے کھانے کے سوا اور کوئی چیز نہیں ہے، انہوں نے کہا جو کچھ بھی تمہارے پاس کھانے کو ہے اسے نکال لو اور چراغ جلا لو اور بچے اگر کھانا مانگتے ہیں تو انہیں سلا دو۔ بیوی نے اپنا کھانا نکالا اور اپنا چراغ جلا دیا اور اپنے بچوں کو (بھوکا) سلا دیا، پھر وہ دکھا تو یہ رہی تھیں جیسے چراغ درست کر رہی ہوں لیکن اس نے اسے بجھا دیا، اس کے بعد دونوں میاں بیوی مہمان پر ظاہر کرنے لگے کہ گویا وہ بھی ان کے ساتھ کھا رہے ہیں، لیکن ان دونوں نے (اپنے بچوں سمیت رات) فاقے سے گزار دی، صبح کے وقت جب وہ صحابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ نے فرمایا تم دونوں کے اس عمل پر رات کو اللہ تعالی ہنس پڑا یا یہ فرمایا کہ اسے پسند کیا۔ (صحیح بخاری 3798)
- تو ہمیں ہر وقت اپنے دل کو چیک کرتے رہنا ہے کہ اس میں 'شح' تو نہیں آ رہا۔

حدیث کو دہرا لیں۔

سبق نمبر 10　　حدیث 9

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔

بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

چونکہ بچے اس وقت تک متعدد احادیث پڑھ چکے ہیں اس لیے تمام احادیث کی دہرائی کا طریقہ کار ان کو بتانا ضروری ہے۔ بچوں کو کہیں کہ رات کو کتاب اپنے پاس رکھیں اور روزانہ سونے سے پہلے تمام احادیث کی دہرائی کرلیں۔

بچو! چلیں آج کی حدیث پڑھتے ہیں:

عَنْ اَبِی اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَّسُولِ اللّٰہِ ﷺ أَنَّہُ قَالَ: **مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ، وَ اَبْغَضَ لِلّٰہِ، وَاَعْطَی لِلّٰہِ، وَ مَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ** [رواه أبو داود، كتاب السنه: 4681]

سیّدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کی اور اللہ تعالیٰ کے لئے بغض رکھا اور جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے دیا اور اللہ تعالیٰ کے لئے روکا تو اس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا۔

چلیں بچو! اب حدیث کا مطلب دیکھتے ہیں۔

اَحَبَّ: حُبّ: یہ کیا ہوتا ہے؟ محبت یعنی جو اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتا ہے۔

اَبْغَضَ: بُغض کیا ہے؟ نفرت، جو اللہ تعالیٰ کے لیے نفرت کرتا ہے۔

اَعْطیٰ: اللہ تعالیٰ کے لیے دیتا ہے۔

مَنَعَ: اللہ تعالیٰ کے لیے منع کرتا/روکتا ہے۔

فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيْمَانَ: تو اس کا ایمان مکمل ہو جاتا ہے۔

حدیث پڑھ کر سنائیں۔ بچوں کو کہیں کہ وہ غور سے کان لگا کر سنیں اور سب یک زبان ہو کر سنائیں۔

ہم اللہ تعالیٰ کے لیے بہت سے کام کرتے ہیں۔ ہم نے ایک حدیث پڑھی تھی کہ جیسا کام ہم کریں گے اسی پر ہم اٹھائے جائیں گے۔ دو بیج دکھائے تھے ایک برا بیج اور ایک اچھا بیج۔ برا بیج ہو تو کیسا پودا ہوتا ہے؟ اور اچھا ہو تو پھر کیسا ہوتا ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔

اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کیسے ہوتی ہے؟ چلیں دیکھتے ہیں:

دو اساتذہ آپس میں مندرجہ ذیل مکالمہ کریں۔

A : مجھے آپ سے بہت پیار ہے، آپ مجھے بہت اچھی لگتی ہیں۔

B : کیوں؟ آپ کو مجھ سے کوئی چیز چاہیے کیا؟

A : اوں۔۔۔۔۔۔نہیں۔

B: وہ کھلونے تو نہیں چاہییں جو میرے پاس ہیں؟

A : نہیں، مجھے آپ سے کچھ بھی نہیں چاہیے۔ ہاں، اگر آپ مجھ سے کھیلیں گی تو مجھے بہت اچھا لگے گا لیکن مجھے کچھ نہیں چاہیے۔

B : یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

A : اس لیے کہ آپ مجھے بہت اچھی لگتی ہیں۔ میں نے حدیث پڑھی ہے آپ ﷺ نے کہا تھا کہ ''من احب للہ'' جو اللہ کی خاطر محبت کرے گا۔ ''فقد استکمل الایمان'' تو اس کا ایمان مکمل ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے کسی سے بھی محبت کے لیے کہا ہے، اس لیے نہیں کہ وہ پیارا ہے، اچھا ہے، اس کے پاس چیزیں یا کھلونے

ہیں۔ بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے لیے اچھے کام کرے، وہ جھوٹ نہ بولے۔ میں نے آپ کو دیکھا ہے، آپ جھوٹ نہیں بولتیں۔ اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگ بہت اچھے لگتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ آپ نماز پڑھتی ہیں اور میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ قرآن مجید بھی بہت اچھا پڑھتی ہیں۔ حدیث بھی بہت اچھی پڑھتی ہیں اور جو پڑھتی ہیں ویسے ہی عمل بھی کرتی ہیں۔ غلط کام نہیں کرتیں اور اگر میں صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر آپ سے پیار کروں گی تو میں بھی آپ جیسے اچھے کام کروں گی اور اس لیے آپ سے اللہ تعالیٰ کی محبت میں دوستی کروں گی۔

استاد اپنے ساتھی کی کوئی بھی خوبیاں بیان کرسکتی ہے جو بچوں کی اس وقت کی ضرورت ہوں۔

B: تو پھر مجھے بدلے میں آپ کے ساتھ کیا کرنا چاہیے؟ (بچوں سے پوچھیں)۔

A: جی دوست بنیں۔ کیسے بن سکتے ہیں؟ سلام کر کے۔ اس سے ہم محبت محسوس کریں گے۔

”من احب لله“ : جو اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرے گا۔ کس سے؟ (بچوں سے پوچھیں)۔ امی ابو، دوست، سب لوگوں سے۔ پتا ہے مجھے یہ استاذہ اچھی لگتی ہیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے لیے سارے کام کرتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر تمام کام کرتی ہیں۔ مجھے ان لوگوں کو اپنا دوست بنانا ہے جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی خاطر کام کرتے ہیں۔

ومن ابغض لله: اور نفرت بھی اللہ تعالیٰ کے لیے کرنی چاہیے۔

دونوں اساتذہ مندرذیل مکالمہ کریں۔

A: میں ایک بات بتاؤں ایک لڑکی مجھے بالکل اچھی نہیں لگتی، میں اس سے نفرت کرتی ہوں۔

B: کیوں آپ اس کو کیوں پسند نہیں کرتی ؟

A: بس وہ مجھے اچھی نہیں لگتی۔

B:اس کا نام کیا ہے؟

A: نام میں آپ کو نہیں بتاؤں گی۔

B: کیوں؟

A:اس لیے کہ یہاں پر لکھا ہے من ابغض لله ۔تو میں صرف اللہ تعالیٰ کے لیے اس سے نفرت کرتی ہوں ۔صرف اس لیے کہ وہ بہت گندے کام کرتی ہے۔ وہ نماز نہیں پڑھتی ،وہ جھوٹ بھی بول دیتی ہے، گالی بھی دیتی ہے ۔اگر میں آپ کو اس کا نام بتاؤں گی تو یہ تو شکایت ہو جائے گی ۔آپ بھی اس سے نفرت کریں گی ۔لوگ بھی اس سے نفرت کریں گے۔ میں اس سے تو نفرت نہیں کرتی نا، مجھے تو اس کے کام گندے لگتے ہیں ۔میں دل میں اس کے لیے دعا بھی کرتی ہوں ، میں اللہ تعالیٰ سے کہتی ہوں کہ ’’اے اللہ! تو نے اس کو بنایا ہے تو ہی اس کی مدد کرنا کہ وہ اپنے یہ گندے کام چھوڑ دے۔‘‘

B:اگر وہ اپنے یہ کام چھوڑ دے تو پھر آپ کیا کریں گی؟ (بچوں سے پوچھیں کیا کرنا چاہیے؟)۔

A:جی احب للہ ۔اگر وہ پھر سے اچھے کام کرنے لگے تو ابغض للہ چھوڑ کر احب للہ کرنا ہے۔

📄 بچو! اگر کوئی غلط کام کرے تو کیا سب کو جا کر بتائیں گے ؟ نہیں ! تو کیا کرنا چاہیے؟ اگر ہم اس کے سامنے اچھے کام کریں گے تو اس کا دل بھی اچھے کام کرنے کو چاہے گا اور وہ اپنے غلط کام چھوڑ دے گی۔

📄 و اعطیٰ للہ: یہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے لیے کیا دینا ہے؟ کس کو دینا ہے؟

بچوں کو بولنے دیں۔کیا کیا دے سکتے ہیں؟ بچوں کے جوابات دہرائیں ان کو بتائیں کہ اچھی باتیں سکھانا بھی اس میں آتا ہے۔اگر وہ کسی کو حدیث سنائیں تو یہ بھی اعطیٰ للہ میں آتا ہے۔

- منع کیسے کرنا ہے؟ وہ بھی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے؟ (بچوں سے پوچھیں)۔ مثلاً جھوٹ بولنے سے روکنا ہے تو کیسے روکیں گے؟ یوں کہیں گے کہ تم نے جھوٹ بولا ہے۔تم جھوٹ بولتے ہو۔کیوں بولتے ہو تم جھوٹ۔

استاد الزام لگانے والے انداز میں بول کر بتائے۔

نہیں ہم سب کے سامنے اسے نہیں بتائیں گے۔بلکہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو دوست بنائیں گے۔پھر اس کو ایک طرف لے جا کر کہیں کہ مجھے آپ سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے۔آپ اتنی اچھی ہیں اور اتنی ساری اچھی باتیں کرتی ہیں لیکن دیکھیں آپ جھوٹ بولتی ہیں نا تو یہ بات تو اچھی نہیں ہے۔آپ پلیز جھوٹ نہ بولا کریں تو آپ بہت اچھی ہو جائیں گی۔

- بچو! جب ہم نے منع للہ کرنا ہے تو بہت پیار سے کرنا ہے اور کسی کو بتانا بھی نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرنی ہے۔مثلاً اگر کوئی لڑائی کرے تو پیار سے بتانا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔

دو بچوں کو بلوا کر ان سے منع للہ کروالیں۔تاکہ ان کو طریقہ سمجھ میں آجائے۔ بچوں سے ڈسکس کرلیں کہ اگر غلط کام پر روکا نہیں تو دونوں کا ایمان ختم ہو جائے گا۔

- بچو! اب ہم نے ہر کام کے لیے محبت، نفرت، دینا اور روکنا صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔

حدیث دہرالیں۔ بچوں سے کہیں کہ چار انگلیاں کھڑی کرلیں اور ہر لفظ پر ایک انگلی نیچے کرلیں اور اسی طرح مکمل حدیث پڑھ لیں۔

جب ہم یہ چار کام کریں گے نا تو پھر ہم بہت خوش ہو جائیں گے۔ ہمارا دل پرسکون ہو جائے گا۔ یہ ایمان مکمل کرنے کی نشانی ہے۔

سبق نمبر 11 حدیث 10

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔

بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

بچوں سے پچھلی حدیث سن لیں۔کوشش کریں کہ کسی ایسے بچے سے سنیں جس نے پہلے کبھی نہ سنایا ہو۔پھر ان سے پوچھ لیں کس کس نے کس کس طرح سے اس پر عمل کیا۔بچوں سے نئی حدیث کہلوالیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ أَیُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: **الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا** [رواہ مسلم، کتاب الایمان:85]

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کا اپنے وقت پر پڑھنا۔

حدیث کو سمجھاتے ہوئے بچوں کی دلچسپی کے لیے بتائیں کہ یہ حدیث مختلف طریقے سے شروع ہو رہی ہے۔صحابی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں سَأَلْتُ ۔پھر بچوں کو سمجھائیں کہ سَأَلْتُ سوال کرنے کو کہتے ہیں۔اسی طرح باقی عربی الفاظ بھی ڈسکس کر کے سمجھائیں۔

جی تو بچو! عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔کیا سوال تھا ان کا؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔جی انہوں نے کہا کہ کون سا عمل بہترین ہے؟ یہ کیوں پوچھا تھا انہوں نے؟ کیونکہ ان کا دل چاہتا تھا کہ وہ بہترین عمل کریں۔کیوں کریں؟ بہترین عمل کر کے کہاں جا سکتے ہیں ہم؟ جی جنت میں۔تو وہ جنت میں جانا

چاہتے تھے۔

📄 تو رسول اللہ ﷺ نے کہا "**الصلوٰۃ لوقتھا**" ۔

بچوں سے یہ الفاظ دو سے تین مرتبہ کہلوا لیں۔

📄 **الصلوٰۃ** کیا ہوتا ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ نماز۔**لوقتھا** کا کیا مطلب ہے؟ وقت پر یعنی نماز کا اپنے وقت پر ادا کرنا۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو اسی وقت فوراً نماز پڑھنا۔

📄 بچو! دن میں کتنی نمازیں ہوتی ہیں؟ ان کے نام کیا ہیں؟ کتنی عمر میں نماز پڑھنا شروع کر دینی چاہیے؟ کتنے سال کی عمر سے نماز پڑھنا اتنا ضروری ہو جاتا ہے کہ نہ پڑھنے کی صورت میں رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق مارا بھی جا سکتا ہے؟

بچوں کو ان سوالات کے جواب دینے دیں۔ پھر ان کو بتائیں کہ 7-10 سال (یعنی چار سال کی مدت میں) تک آسانی ہے عادت ڈالنے کے لیے، پھر سختی ہو گی۔

📄 بچو! میں آپ کو دو بچوں کی کہانی سناتی ہوں اور آپ نے غور سے سن کر بتانا ہے کہ کون سا بچہ ٹھیک کر رہا ہے؟

1۔ ایک بچہ ہے اس نے یہ حدیث سنی۔ پھر یہ سوچا کہ اس کو ایسے ہی نماز پڑھنی ہے پھر وہ سو گیا۔ فجر کی اذان ہوئی **اللہ اکبر ، اللہ اکبر** ۔اس کی امی نے آ کر جگایا کہ جلدی سے اٹھ کر نماز پڑھ لو۔ اللہ تعالیٰ بلا رہا ہے۔**حی علی الصلوٰۃ ،حی علی الفلاح** ۔اس کو تو اتنے مزے کی نیند آ رہی ہے۔ اس نے کہا ابھی اٹھتا ہوں پانچ منٹ میں۔ پھر شیطان نے کان میں کہا: سو جاؤ۔ بہت اچھی نیند آ رہی ہے۔ تھوڑی دیر بعد امی آئیں کہ ابھی تک نماز نہیں پڑھی، اتنی دیر ہو گئی ہے۔ اب تو وہ جلدی سے اٹھا اور جلدی سے نماز پڑھی لیکن سورج تو نکل آیا تھا۔

اس کے بعد تو جیسے سب کچھ ہی الٹا ہونا شروع ہو گیا اس لیے کہ یہ بچہ وقت پر کام جو نہیں کرتا تھا۔قمیض پہنی یونیفارم کی تو بٹن ٹوٹا ہوا تھا۔اسکول کا بیگ رات کو چیک کر کے جگہ پر نہیں رکھا تھا، اب مل ہی نہیں رہا۔جلدی جلدی ناشتے کیے بغیر ہی باہر نکل گیا۔ بہت سردی لگی تو خیال آیا سویٹر ہی نہیں پہنا ۔وہ آکر پہنا ۔اسکول میں استاد نے کہا کہ کاپی نکالو۔دیکھا تو کاپی بیگ میں ہے ہی نہیں ۔پنسل نکالنی تھی تو وہ بھی غائب۔اب ظاہر ہے استاد تو ناراض ہوں گی۔

گھر آیا تو کون سی نماز کا وقت ہے؟ ظہر کا۔امی نے کہا جاؤ وضو کر کے، کپڑے تبدیل کر کے نماز پڑھو۔میں گرم گرم کھانا لگاتی ہوں ۔اس نے تو صاف انکار کر دیا کہا کہ سکول میں استاد نے کھڑا رکھا تھا اب تو میں تھک گیا ہوں پہلے کھانا کھاؤں گا۔کھانا بھی ہاتھ دھوئے بغیر ہی شروع کر دیا۔تھوڑی دیر بعد پیٹ میں درد شروع ہو گیا۔امی ناراض ہوئیں تو الٹا ان سے خفا کہ سب مجھے ہی ڈانٹتے ہیں۔پھر امی کے روکنے کے باوجود، آرام کرنے کی بجائے کھیلنے چلا گیا باہر۔اب کون سی نماز کا وقت ہو گیا؟ عصر کا۔ امی نے نماز کے لیے بلایا تو کہا تھوڑی دیر میں پڑھ لوں گا۔ ابھی تو اتنی اہم پریکٹس چل رہی ہے۔ عصر کی نماز پھر ضائع ہو گئی کھیل میں۔ امی سے پھر ڈانٹ پڑی۔ کچھ دیر میں ایک اور نماز کا وقت ہو گیا۔کون سی والی نماز؟ جی مغرب کا۔ابو نے کہا اب مغرب کی نماز تو پڑھ لو وقت پر۔اس نے کہا کہ میں تو بہت تھک گیا ہوں اور زور کی بھوک لگی ہے۔لیکن جناب ابو نے کہا کہ کھانا تو نماز پڑھنے کے بعد ہی ملے گا۔ نماز پڑھ کر اب امی سے پھر شکایت کی کہ کھانا ٹھنڈا ہے۔

خیر کھانے کے بعد جب ہوم ورک کرنے کی باری آئی تو ڈائری ہی سکول رہ گئی تھی۔ پھر ڈانٹ پڑی۔کسی نہ کسی طرح امی نے پڑھایا۔پھر کہا کہ اب نماز پڑھ کر، کپڑے تبدیل کر کے سو جائیں۔اس نے تو فوراً سے بستر پر چھلانگ لگائی اور سو گیا۔اب نماز

کے بغیر سویا تو کیا ہوا؟ رات کو برا خواب نظر آیا، ڈر کر امی کے پاس گیا تو ابو نے کہا آپ نے کوئی تو غلط کام کیا ہے؟ وہ سخت شرمندہ ہوا کہ وہ تو نماز کے بغیر ہی سویا تھا۔

بچو! جب سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا **''ای العمل افضل''** تو آپ ﷺ نے کیا کہا تھا؟ (بچوں سے پوچھیں پھر ان سے کہلوا لیں)۔ **''الصلوۃ لوقتھا''** نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔

اب دوسرے بچے کی کہانی سنائیں۔

2۔ ایک اور بچہ تھا اس نے بھی یہ حدیث سنی اور اس پر عمل کا ارادہ کیا۔ وہ سویا ہوا تھا کہ اس کی امی نے آ کر اس کو فجر کی نماز کے لیے جگایا۔ اس کو بہت اچھی نیند آ رہی تھی۔ وہ تھکا ہوا بھی تھا لیکن اس نے سوچا کہ میں نماز تو اپنے وقت پر پڑھوں گا، یہ تو اچھا کام ہے۔ پھر اس نے نماز پڑھی، امی کے پاس بیٹھ کر قرآن مجید کی تلاوت کی اور امی سے اس میں سے کچھ اچھی باتیں بھی سنیں تو ابو بہت خوش ہوئے۔ پھر اس نے یونیفارم پہنا، سویٹر بھی پہن لیا۔ بہت جلدی تیار ہو گیا تو اپنے بیگ کو بھی دوبارہ چیک کر لیا کہ سب کچھ ٹھیک ہے، کچھ رہ تو نہیں گیا۔ پھر خوشی خوشی سکول چلا گیا، اتنی جلدی سکول پہنچا، استاد اس سے بہت خوش ہوئیں اور کہا کہ آپ تو بہت اچھے بچے ہیں، ہمیشہ وقت پر آتے ہیں میں آپ کو کلاس کا مانیٹر بنا دیتی ہوں۔ آپ بچوں کی لائن (line) بنوایا کریں۔ پھر کلاس میں بھی ہر سوال کا جواب اس کو آتا تھا۔ پتا ہے اگر کبھی اس کی کوئی کاپی یا کچھ گھر میں رہ جائے تو استاد سے ڈانٹ بھی نہیں پڑتی اس لیے کہ استاد کو پتا ہے کہ وہ بہت اچھا بچہ ہے کبھی کبھار تو غلطی ہو ہی جاتی ہے۔

وہ بچہ جب گھر آیا تو اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔ امی نے پوچھا: کیسا گزرا دن؟ تو اس نے کہا کہ بہت اچھا، الحمد للہ۔ امی نے یاد دلایا کہ ظہر کی نماز کا وقت ہے۔ اس نے کہا امی آپ کھانا لگائیں میں کپڑے بدل کر نماز پڑھتا ہوں۔ پھر

کھانا کھائیں گے اور میں آپ کو بتاؤں گا کہ اسکول میں کیا ہوا۔ پھر اس نے نماز پڑھی۔ مزے سے کھانا کھایا۔ امی تو بہت ہی خوش تھیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ وقت پر نماز پڑھتے ہیں اور آرام سے کھانا کھاتے ہیں اس لیے کل میں آپ کا سب سے پسندیدہ کھانا بناؤں گی۔ پھر تھوڑا سا آرام کر کے اس نے باہر اپنے دوستوں کے ساتھ کھیلا۔ عصر کے وقت اس کے دوست نے کہا بھی کہ تھوڑی سی دیر اور کھیل لیتے ہیں لیکن اس نے تو کہا کہ مجھے تو وضو کر کے نماز پڑھنی ہے۔ اس نے سب بہن بھائیوں کو بھی بلایا کہ نماز پڑھ لیں۔

پھر آرام سے بیٹھ کر ہوم ورک کیا، پڑھائی کی۔ اتنے میں امی گرم گرم چپس لے آئیں ہاتھ دھو کر وہ کھائے۔ اور ساتھ ہی مغرب کا وقت ہو گیا۔ مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر اپنا بیگ تیار کیا۔ یونیفارم تیار کیا، جوتے بھی پالش کر کے رکھ دیے۔ امی نے کھانا رکھ دیا وہ کھایا تھوڑی سی باتیں کیں۔ اتنے میں عشاء کا وقت ہو گیا۔ نماز پڑھی۔ دعائیں پڑھیں۔ پھر سونے کا وقت ہو گیا تھا۔ برش کر کے، کپڑے بدل کر، بستر میں لیٹ گیا۔ اب کیسے نیند آئے گی؟ بہت اچھی ناں۔ اب تو فرشتے کھڑے ہوں گے پاس۔

- بچو! کون سا بچہ اچھا تھا؟ نمازیں تو دونوں پڑھ رہے تھے۔ فرق کیا تھا؟ وقت پر نماز پڑھنے کا۔ جس سے سب کام آسان ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد آتی ہے۔

آخر میں بچوں سے پھر حدیث کہلوا لیں۔ ان کو تلقین کریں کہ ہر کام وقت پر کرنا ہے۔ جو فوراً، جلدی سے اچھا کام کرے گا اس کو اجر بھی فوراً ملے گا۔

- بچو! یاد رکھنا ہے کہ نماز کے وقت اگر شیطان تنگ کرے تو کیا کہیں گے:

"الصلوٰۃ لوقتھا" ۔

سبق نمبر 12 حدیث 11

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔ مسکرا کر بچوں کو سلام کریں۔

پچھلی حدیث کو دہرالیں۔ بچوں سے پوچھیں کہ کس کس نے اس حدیث کے مطابق عمل کیا؟ ان کو نصیحت کریں کہ وہ احادیث کو دہرالیا کریں۔ ان کی دلچسپی کو بڑھانے کے لیے کسی سرپرائز ٹیسٹ کا نام بھی لیا جا سکتا ہے۔
اگلی حدیث پڑھائیں۔ حدیث کے مطلب کو سمجھاتے ہوئے پہلے ان الفاظ کو سمجھائیں جو کہ انہوں نے کسی نہ کسی حوالے سے سن رکھے ہوں۔ اس سے بچوں کو مشکل نہیں لگتا اور یاد رکھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

بچو! آج کی حدیث پڑھتے ہیں:

عَنْ أَبی أُمَامَةَ الْبَاهِلِيّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : **اقْرَءُوا الْقُرْآنَ ، فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ**

[رواه مسلم ، کتاب فضائل القران:804]

سیّدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قرآن کو پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے ساتھیوں کے لئے سفارشی بن کر آئے گا۔

چلیں اب اس حدیث کا مطلب دیکھ لیتے ہیں۔ کیا الفاظ ہیں حدیث کے؟

اقـرءوا القـرآن: 'اقرأ' کہاں پڑھا ہے؟ (بچوں سے پوچھیں)۔ جی جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کو جو پہلا لفظ کہا تھا وہ تھا ''اقرأ'' یعنی 'پڑھو'۔

کیا پڑھو؟ **اقرءوا القرآن:** قرآن پڑھو،

فانه کیونکہ یہ **يأتی** یہ آئے گا

- **یوم القیامۃ:** یہ کیا ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ قیامت کے دن۔

یعنی قرآن مجید کو پڑھا کرو کیونکہ یہ آئے گا قیامت کے دن۔ کیا کرنے آئے گا؟

شفاعت کرنے۔ اس لفظ کو ابھی دیکھتے ہیں

لاصحابۃ صحابی کیا ہوتا ہے؟ دوست / ساتھی

یعنی قرآن کو پڑھو یہ قیامت کے دن آپ کی کیا کرے گا؟ سفارش۔ یہ کیا ہوتا ہے؟

- اس کو سمجھنے کے لیے ہم دیکھتے ہیں کہ قیامت کے دن کیا ہوگا؟ سب لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوں گے اور فرشتے سب کے اعمال کی کتاب / اعمال نامہ لے کر آئیں گے۔ جی اس کتاب میں کیا ہوتا ہے؟ جب ہم کوئی اچھی بات کرتے ہیں / اچھا کام کرتے ہیں تو ہمارا دائیں ہاتھ والا فرشتہ لکھتا ہے اور جب ہم کوئی گندا کام کریں تو پھر کیا ہوتا ہے؟ جی ہمارا بائیں طرف والا فرشتہ لکھتا ہے۔ اب جب اللہ تعالیٰ وہ کتاب یعنی ہمارا اعمال نامہ قیامت کے دن دیکھے گا تو اس میں ہماری غلطیاں سامنے آئیں گی کیونکہ ہم سے کبھی نہ کبھی کوئی غلطی تو ہو ہی جاتی ہے۔

> بچوں کے نام لے کر کوئی نہ کوئی چھوٹی سی غلطی دہرائیں جو عام طور پر بچے کر دیتے ہیں، مثلاً احمد نے اتنے اچھے کام کیے مگر کوئی غلط لفظ بول دیا۔ عائشہ نے نماز پڑھی لیکن امی کی بات نہیں مانی وغیرہ وغیرہ۔

- اب جو بچے روزانہ قرآن مجید پڑھتے ہوں گے تو قرآن مجید اللہ تعالیٰ سے کہے گا کہ اس نے مجھے اپنا دوست بنایا ہوا تھا۔ یہ مجھے پڑھتا تھا۔ اس کو معاف کر دیں تو اللہ تعالیٰ اس کی سفارش سنے گا۔

- بچو! یہ جاننے کے بعد ہمیں کیا کرنا ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں) ہمیں قرآن مجید کیسے پڑھنا ہے؟

- اب اگر سارا دن ہم نے اپنے کام خوشی سے کیے۔ پھر جب قرآن مجید پڑھنے

کا وقت آیا اور ہمارے قرآن کے استاد بھی آ گئے۔ ہم نے تھوڑا سا پڑھا اور پھر ادھر ادھر دیکھنے لگے اور یہ سوچنے لگے کہ چھٹی کب ہو گی؟ اور اگر کسی دن قرآن کے استاد نہیں آئے تو ہم اتنے خوش ہوئے کہ اب تو خوب مزہ آئے گا، چھٹی ہو گی، خوب کھیلیں گے۔ تو قرآن مجید اللہ تعالیٰ کو کیا بتائے گا؟ کیا ہماری سفارش کرے گا؟

بچوں کو body language اور چہرے کے تاثرات سے اس بات کی شدت کو محسوس کرنے دیں۔

- بچو! کیا یہ اقرء وا القرآن ہے؟ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی سفارش کیوں سنے گا؟
- قرآن مجید ہمارے پاس تو ایک کتاب کی شکل میں کاغذ پر لکھا ہوا ہوتا ہے لیکن اصل میں یہ 'اللہ تعالیٰ' کے الفاظ ہیں۔ کسی انسان کے الفاظ نہیں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جس کو کہ ہم نے اپنا رب مانا ہے، کتنا پیار آتا ہے اللہ تعالیٰ پر۔
- بچو! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قرآن مجید کس کو دیا تھا؟ کیسے دیا تھا؟ کون لے کر آتا تھا؟ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام لے کر آتے تھے تو کیا کاغذ کے ٹکڑے لاتے تھے؟

بچوں کو موقع دیں کہ وہ ان سوالات کے جواب دے سکیں۔

- جبرائیل علیہ السلام تو رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا کلام سناتے تھے، جو آپ ﷺ کے دل پر نازل ہوتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ صحابہ کو بتا دیتے تھے۔ پھر صحابہ کرام نے بعد میں قرآن مجید کو کتاب کی شکل دی۔ اب ہم تک یہ اس حالت میں پہنچا۔
- رسول اللہ ﷺ کو تو پڑھنا بھی نہیں آتا تھا۔ جبرائیل علیہ السلام جو بھی آ کر سناتے تھے رسول اللہ ﷺ کے دل پر آتا تھا اور یاد ہو جاتا تھا۔ اس لیے جب ہم بھی قرآن مجید کو پڑھیں تو اس کو دل میں محسوس کرنا ہے۔

بچوں کو خوبصورت آواز میں قرآن مجید کا کوئی بھی حصہ مختصر سا سنوا دیں۔ اس سے پہلے ان کو خاموشی سے بیٹھ کر سننے اور محسوس کرنے کا ادب بتائیں۔

- بچو! آپ کو یہ تلاوت کیسی لگی؟ قاری/قاریہ نے کیسا پڑھا ؟ آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر ایسا پڑھا جائے تو قرآن مجید سفارش کرے گا؟
- اچھا بچو پتا ہے ''اقرأ'' میں ایک اور چیز بھی آتی ہے، جو بہت اہم ہے۔ وہ ہے قرآن مجید کو سمجھنا اور سمجھنے کے بعد اس کے مطابق کام کرنا۔ پھر اس کے بعد اس کو دوسروں کو بھی بتانا۔
- اب جو بچے قرآن مجید کو پڑھیں گے، سمجھیں گے، عمل کریں گے اور پھر دوسروں کو بھی بتائیں گے، ان کو ہر وقت یہ فکر ہوگی کہ وہ یہ سب کام پہلے خود کریں اور اللہ تعالیٰ کی بات سب تک پہنچائیں تو پھر قرآن مجید ان کی سفارش کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی سفارش کو سنے گا۔

بچوں سے ایک pie chart بنوا لیں ایک دن کا۔ پھر اس میں ان کو بتائیں کہ دن کا زیادہ تر حصہ ہم کن کاموں میں لگاتے ہیں؟ مثلاً یہ درمیان کا حصہ یہ سارا ہم سکول میں ہوتے ہیں ۔ یہ سارا وقت تو سونے میں گزر جاتا ہے، اس سارے وقت میں تو ہم کھانا کھاتے ہیں، آرام کرتے ہیں، کھیلتے ہیں، کام کرتے ہیں، پڑھائی کرتے ہیں، ٹی وی، گیمز اور کمپیوٹر کرتے ہیں۔ پھر اگر ہم قرآن کے لیے زیادہ وقت نہیں نکال رہے ہیں تو کیا قرآن ہماری سفارش کرے گا؟ پھر بچوں سے حدیث پڑھوا لیں۔

- بچو! اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ قیامت کے دن قرآن مجید ہمارا دوست بن کر آئے اور ہماری سفارش کرے اللہ تعالیٰ سے تو پھر ہم کوئی وقت ضائع نہ کریں اور جب بھی موقع ملے یہ سوچیں کہ اب ہم قرآن مجید پڑھ لیں۔

بچوں سے ان کی دن کی روٹین میں مختلف اوقات پر قرآن مجید پڑھنے کے مواقع / عملی پہلو ڈسکس کر لیں۔ مثلاً اسکول جاتے ہوئے گاڑی میں ، بریک کے وقت، کلاس میں (ان اوقات میں زبانی یاد سورتیں بھی دہرائی جاسکتی ہیں)، رات کو سونے سے پہلے پڑھنا، پھر جتنا وقت ٹی وی کو دیا اس سے ڈبل قرآن مجید کو دینا ہے، پھر ہی قرآن ہماری سفارش کرے گا۔

سبق نمبر 13 حدیث 12

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔

بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

پچھلے سبق کی دہرائی کریں اور بچوں سے حدیث سنیں۔ پھر دو اساتذہ آپس میں مندرجہ ذیل مکالمہ کا تبادلہ کریں۔

A: میں آج بہت اداس ہوں۔ میں نے سوچا تھا میں آج صدقہ کروں گی لیکن جب میں نے پرس کھول کر دیکھا تو اس میں پیسے ہی نہیں ہیں۔ اب میں صدقہ کیسے کروں؟

B: تو کوئی بات نہیں صرف پیسوں کا ہی صدقہ تھوڑی ہوتا ہے کسی کو آپ مسکرا کر دیکھتے ہیں تو وہ بھی صدقہ ہوتا ہے۔

A: اچھا مسکراتی تو میں ہوں تو وہ میرا صدقہ ہو جاتا ہے؟ لیکن میرا دل چاہتا ہے کہ میں بہت سارا صدقہ کروں اور بھی اچھے کام کروں۔

B: اگر کسی کو کوئی کام نہیں آتا اور ہم سکھا دیں تو وہ بھی صدقہ ہوتا ہے۔

A: یہ تو بہت اچھی بات ہو جائے گی ہم جو بھی اچھا کام کریں وہ صدقہ ہو گا؟

B: جی! میں نے صدقہ کے حوالے سے ایک حدیث کتاب ''قال رسول اللہ ﷺ'' میں پڑھی تھی۔

A: اچھا تو پھر پلیز ہمیں بھی سکھا دیں۔

B: جی ضرور (حدیث پڑھیں)

A: مجھے تو صرف صدقہ کا لفظ سمجھ میں آیا ہے۔ آپ پلیز اس کو بورڈ پر لکھ دیں گی؟

B: جی میں ابھی لکھتی ہوں اور آپ بچوں کے ساتھ اس کو پڑھتی جائیں۔

پہلے ساتھ ساتھ بورڈ کے الفاظ پڑھتے جائیں۔ پھر بچوں سے حدیث کہلوالیں۔

عَنْ أَنَسِ بنِ مالكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قالَ: **مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا، فَاَكَلَ مِنْہُ اِنْسانٌ اَوْدَابَّةٌ اِلَّا كان لَہُ بِہٖ صَدَقَةٌ** [رواہ البخاری ، کتاب الادب:6012]

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو مسلمان درخت لگاتا ہے پھر اس سے انسان یا جاندار (جانور) کھا جائیں تو وہ اس کے لئے صدقہ ہے۔

بچوں کے ساتھ الفاظ کو ڈسکس کریں۔ پہلے ان سے پوچھیں کہ ان کو کن الفاظ کا مطلب آتا ہے؟ پھر ان کو باقی الفاظ کے مطلب بھی بتا دیں۔

- اس حدیث کا مطلب ہے کہ اگر کوئی مسلمان درخت لگائے گا اور اس سے کوئی انسان یا جانور کھائے گا تو وہ اس کی طرف سے صدقہ ہوگا۔

بچوں سے پوچھ لیں کہ انہوں نے کبھی پودا لگایا ہے؟

- جب بھی ہم کسی بھی گملے یا زمین میں کوئی پودا لگاتے ہیں، تو پہلے مٹی کو کھود کر نرم کرتے ہیں پھر بیج بوتے ہیں، پھر پانی دیتے ہیں۔ پھر ہر روز پانی دینے کے ساتھ ساتھ چیک بھی کرتے ہیں کہ کچھ نکلا کہ نہیں۔ ہمیں فکر ہوتی ہے کہیں خراب نہ ہو جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس میں سے چھوٹا سا پودا نکالتا ہے۔ کچھ میں سے بہت سے پھل اور پھول نکلنا شروع ہو جاتے ہیں۔

مختلف پھلوں اور پھولوں کے نام لیں۔ پھر دو تین اقسام کے موسمی پھل لیں اور ان کو بچوں کے سامنے کھا کر حدیث کے مفہوم کے ساتھ ملائیں کہ یہ صدقہ کیسے ہے۔

📄 بچو! یہ صدقہ کیوں اور کیسے ہوتا ہے؟ یہ جو پھل میں کھا رہی ہوں، یہ کس نے لگائے، کہاں سے آئے؟ ان کی اتنی اچھی خوشبو ہے، اتنا اچھا ذائقہ ہے۔
میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہی ہوں۔ لیکن لگانے والے کو تو کچھ پتا نہیں ہے۔ اس نے اگر اچھی نیت سے لگایا ہوگا تو اس کو ثواب ملے گا۔ پھر جو بھی اس کے باغ کے لگے ہوئے پھل کھائے گا، تو اس کو ثواب ملے گا۔

📄 جب ہم اس طرح کا صدقہ کرتے ہیں تو ہم خود غرض نہیں ہوتے۔ ہمارے لگائے ہوئے درخت سے جو بھی پھل کھائے گا، اس کا ثواب ہمیں ملتا ہے۔

📄 اسی طرح سے جب ہم کسی ایسے پارک میں جھولا جھولتے ہیں جہاں پر پھول ہی پھول ہوں، تو ہمارا دل کتنا خوش ہوتا ہے۔ مالی ان پھولوں کی دیکھ بھال کرتا ہے، یہ اس کے لیے صدقہ بنے گا۔

📄 رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے مطابق جس جس کو اس سے فائدہ ہوگا تو اس کے لیے ثواب لکھ دیا جائے گا۔ اگر ایک بکری بھی آجائے میں میں کرتی ہوئی اور مزے سے کھا جائے تو صدقہ کس کے لیے ہوگا؟ لگانے والے کے لیے۔ اسی لیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ صدقہ ہے تاکہ ہم ان کو زیادہ سے زیادہ لگائیں۔

📄 اچھا گرمیوں میں اگر ہم کسی سایہ دار درخت کی چھاؤں میں بیٹھ کر کسی کا انتظار کریں تو ہمیں کتنا سکون ملتا ہے نا۔ اسکول میں تھکے ہوئے درخت کے نیچے بیٹھ کر ابو کا انتظار کر رہے ہیں۔ شکر ہے اللہ تعالیٰ کا دھوپ نہیں آرہی لیکن ثواب کس کو ہو رہا ہے؟ لگانے والے کو۔

📄 بچو اس طرح کے صدقہ کا ایک خاص نام ہے۔ اس کو 'صدقہ جاریہ' کہتے ہیں۔ یعنی جب مر بھی جائیں اس کے بعد بھی جو بھی اس سے فائدہ اٹھائے گا، ثواب ملتا

جائے گا ۔ایک درخت کے پھل سے طوطا ، مینا ،کوا وغیرہ کھاتے ہیں پھر وہ پھل درخت سے ٹوٹ کر گر جاتا ہے تو چیونٹیاں اور کیڑے وغیرہ کھاتے ہیں ۔ لگانے والے کوثواب ملتا رہتا ہے۔

بچوں کو ایکٹیویٹی دیں کہ وہ گھر جا کر کہیں بھی گملہ میں، زمین میں، گھر میں یا گھر سے باہر کہیں ایک پودا لگائیں اور ساتھ یہ حدیث پڑھتے جائیں۔

- بچو! کچھ لوگ کسی باغ میں یا لوگوں کے گھروں میں پتھر مار کر کچے پھل توڑتے ہیں۔ یہ کیسی عادت ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔
- بچو! ہمیں ایک بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ ہم کہیں سے بغیر پوچھے پتھر مار کر کبھی پھل نہیں توڑنا، پوچھ کر لے لیں۔

حدیث کی دہرائی کے لیے بچوں سے کہیں کہ سب مل کر اونچی آواز میں پڑھیں

سبق نمبر 14 حدیث 13

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔

بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

بچوں سے پچھلی حدیث کے بارے میں پوچھ لیں۔صدقہ میں کیا کیا؟ ہم صدقہ کرتے کیوں ہیں؟ کس کے لیے کرنا ہے صدقہ؟ کیا کیا دے سکتے ہیں صدقہ میں؟ کیسے دیں گے صدقہ؟ چھپ کر یا سب کو بتا کر کہ میں نے صدقہ دینا ہے؟ بچوں کو بتائیں کہ اگر پتا چلے کہ کسی دوست کو کچھ ضرورت ہے تو سب سے چھپا کر چپکے سے دے دیں لیکن بچے اپنی امی سے اجازت ضرور لے لیں۔سب باتیں بچوں سے ڈسکس کریں۔

اچھا بچو! ویسے تو ہمیں صدقہ چھپا کر دینا چاہیے لیکن ایک صدقہ ہے جو کہ ہم بتا کر دے سکتے ہیں۔وہ کون سا ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔

رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے کہ ہم زکوۃ بتا کر دے سکتے ہیں، یعنی ہم یہ ذکر کر سکتے ہیں کہ میں نے زکوۃ دے دی۔ یہ نہ بتائیں کہ کتنی دی۔ زکوۃ کا ذکر کرنے سے ہو سکتا ہے کہ کوئی بھولا ہوا ہو تو اس کو یاد آجائے گا کہ اس نے زکوۃ نہیں دی ہے۔

اچھا ہم صدقہ کس کس کو دے سکتے ہیں؟ (بچوں کر بولنے دیں)۔

آج جو ہم حدیث یاد کریں گے اس میں ہمیں پتا چلے گا کہ جب بھی کسی انسان کو صدقہ دینا ہو تو بہترین صدقہ کون سا ہوتا ہے جس میں دہرا ثواب ملتا ہے؟

بچوں کو حدیث کہلوا کر پہلے لفظ بہ لفظ مطلب سمجھا دیں۔پھر با معنی مطلب بتائیں۔

بچو! چلیں آج ہم اگلی حدیث یاد کرتے ہیں۔

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : **الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ ، وَ عَلَى ذِي الْقَرَابَةِ اثْنَتَانِ: صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ** [رواه ابن ماجه، كتاب الزكاة:1844]

سیّدنا سلمان بن عامر الضبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مسکین پر صدقہ کرنے (کا اجر) ایک صدقے کا ہے اور رشتہ دار پر (صدقہ کا اجر) دوگنا ہے ایک صدقہ کا اور ایک صلہ رحمی کا۔

- اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں کہ اگر ہم مسکین کو صدقہ دیں گے تو وہ ایک صدقہ لکھا جائے گا اور اگر ہم اپنے رشتے دار کو صدقہ دیں گے تو وہ دہرا لکھا جائے گا اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وجہ بھی بتائی کہ کیوں؟ ایک تو یہ صدقہ ہے اور دوسرا یہ ''صلہ رحمی'' ہے۔
- اب یہ صلہ رحمی کیا ہوتی ہے؟ (بچوں سے پوچھیں پھر انہیں واضح کریں)۔
- صلہ رحمی یہ ہوتی ہے کہ رشتہ داروں کے ساتھ ہر صورت میں اچھی طرح پیش آنا یعنی کوئی آپ سے اچھی طرح پیش آئے، نہ آئے، آپ اس سے اچھا ہی سلوک کریں۔

اب بچوں کو تین چار قسم کی مختلف situation دیں جس میں رشتہ داری میں دیے جانے والے صدقہ کو واضح کیا جائے۔ دوسرا رشتہ داروں میں بھی کون درجہ بہ درجہ اہم ہے، مثالوں کے ذریعہ وضاحت کریں۔

Situation 1: (دو اساتذہ ایکٹنگ کرلیں)

A۔ یہ میری بہن ہے۔ مجھے بالکل اچھی نہیں لگتی میرے سارے کھلونے توڑ دیتی ہے میری ہر چیز خراب کر دیتی ہے۔ بہت تنگ کرتی ہے۔ پتا ہے ابھی بھی مجھ سے کہہ رہی

تھی کہ مجھے اپنی کتاب دے دو۔اس کے پاس اپنی بہت سی کتابیں ہیں پھر بھی مجھ سے مانگ رہی ہے۔

B۔پلیز مجھے اپنی کتاب دے دیں باجی۔

A:جی نہیں میں تمہیں بالکل نہیں دوں گی ۔ ہرگز بھی شیئرنہیں کروں گی۔میری ایک دوست نے بھی مجھ سے ایسی ہی کتاب مانگی ہے، میں اس کو دے دوں گی ۔ مجھے ثواب بھی ملے گا۔

B۔ثواب ملے گا؟ کتنا ملے گا؟ ایک کے برابراور اگر بہن کودے دیا تو پھر؟ دہرا۔

اچھااب آگے دیکھیں بڑی بہن ٹھیک کررہی ہے؟

A:اچھا چلوایک شرط پر میں تمہیں کتاب دے سکتی ہوں اگرتم میری سب باتیں مانواور میرے کام بھی کرو۔

بچو! کیاایسا کرنا ٹھیک ہے؟نہیں۔صدقہ تو ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر دیتے ہیں تو پھر اگروہ خراب کربھی دے،ثواب تو پھر بھی ہمیں ملے گا۔

:Situation 2

میری اپنی کزن سے بہت دوستی ہے مجھے وہ بہت اچھی لگتی ہے۔میں نے اس کے لیے کچھ اسٹکر رکھے ہوئے ہیں تاکہ وہ آئے تو میں اس کودوں۔میرا بھائی مجھ سے مانگ رہاہے۔میں اس کو کیوں دوں اس نے اپنے تو استعمال کرلیے ہیں اب چاہتا ہے کہ یہ بھی میں اس کو دے دوں۔جی نہیں یہ تو میں اپنی کزن کوہی دوں گی اور کیونکہ وہ میری رشتہ دار بھی ہے تو مجھے ثواب بھی دہرا ملے گا۔

بچو! کزنزاور بہن بھائیوں میں سے کس کودینے پر دہرا ثواب ہے؟ بہن بھائیوں کو۔کیونکہ وہ زیادہ قریبی رشتہ ہے۔

:Situation No 3

بہت مزے سے لیٹے ہوئے ٹی وی دیکھ رہے ہیں۔اچھا لگ رہاہے۔اتنے میں امی

نے پانی مانگا۔اوہ!اب اٹھنا پڑے گا،امی خود ہی لے لیتیں۔

بچو!ثواب ملے گا کہ نہیں؟(بچوں سے ڈسکس کریں)

📄 اچھا اصل میں ہوتا کیا ہے؟ ہمارا جو دل ہوتا ہے نا اس میں ''شح'' آ جاتا ہے۔دل تنگ ہونے لگتا ہے کہ دینا نہیں ہے۔اگر اس نے نہیں دیا تو مجھے بھی نہیں دینا۔لیکن ''شح'' آ جائے تو کیا ہوتا ہے؟ایمان کم ہو جاتا ہے۔اور ایمان نہ ہو تو کہاں نہیں جا سکتے؟جی جنت میں۔

📄 اگر صدقہ کریں تو پھر ایمان بھی زیادہ ہوتا ہے اور جنت میں بھی جاسکیں گے۔

ان شاء اللہ!

حدیث دو سے تین مرتبہ پھر کہلوا لیں۔چند بچوں سے بے شک دیکھ کر پڑھوا لیں۔

سبق نمبر 15 حدیث 14

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔

بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

پچھلے سبق کی دہرائی کریں اور بچوں سے حدیث سنیں۔ بچوں سے حدیث کہلوا لیں۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ:

اَلتُّؤَدَةُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا فِیْ عَمَلِ الآخِرَةِ

[راوه أبو داود ، كتاب الادب: 4810]

سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا "ہر چیز میں آہستگی ہے سوائے آخرت کے عمل میں"۔

جی اب دیکھ لیتے ہیں کہ اس میں الفاظ کا کیا مطلب ہے؟

کل شیء: ہر چیز **الا** : مگر **عمل الاخرة**: آخرت کا عمل

دیکھا بچو! حدیث پڑھنا کتنا آسان ہے۔ اب صرف ایک لفظ مشکل رہ گیا ہے۔ یہ بات ہماری سمجھ میں آرہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا تھا، یہ جو چیز ہے جو ہر کام میں آپ کریں گے مگر آخرت کے کام میں نہیں کرنا۔ اس کا پھر کیا مطلب ہے؟ کون سی چیز ہے جو ہر چیز میں کر سکتے ہیں لیکن آخرت میں نہیں کریں گے؟ (بچوں سے پوچھیں)۔

ہر کام کو آرام سے، آہستہ کرنا۔ لیکن اگر یہ پتہ چل جائے کہ یہ آخرت کے لیے ہے۔ پھر کیا کرنا ہے؟ تیزی سے۔

📄 رسول اللہ ﷺ نے حج کے موقع پر ایک بات بتائی۔عرفات کے میدان میں جب جاتے ہیں تو عصر سے مغرب تک کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنا ہوتی ہیں۔دعائیں مانگتے مانگتے جونہی مغرب کی اذان ہوتی ہے تو تھوڑی دیر کے بعد سب نے ذرا آگے ایک جگہ جانا ہوتا ہے جس کا نام مزدلفہ ہے۔وہاں چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں جہاں سے جمرات کو مارنے کے لیے کنکریاں اٹھاتے ہیں۔(مفہوم صحیح مسلم:1282)

تو رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ میدان عرفات میں لوگوں نے جونہی اذان کی آواز سنی فوراً مزدلفہ کی طرف جانے لگے۔بہت تھکے ہوئے تھے۔آرام کرنا چاہتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔انہوں نے اس کو آگے کر کے لوگوں کو روکا اور لوگوں کو بتایا کہ اس کام میں جلدی نہیں کرنا۔آرام سے چلو۔پھر لوگوں نے آرام سے چلنا شروع کر دیا۔ (مفہوم صحیح بخاری:1671)

سیّدنا عبداللہ بن عباس نے بیان کیا کہ عرفہ کے دن (میدان عرفات سے) وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیچھے سخت شور (اونٹ ہانکنے کا) اور اونٹوں کی مار دھاڑ کی آواز سنی تو آپ نے ان کی طرف اپنے کوڑے سے اشارہ کیا اور فرمایا لوگو! آہستگی اور وقار کو اپنے اوپر لازم کر لو (اونٹوں کو) تیز دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے۔(صحیح بخاری:1671)

📄 اب کیا کریں؟ آج جو حدیث ہم نے پڑھی تو وہاں لوگوں سے کہا جا رہا ہے جلدی کرو اور یہ دوسری حدیث کہہ رہی ہے جلدی نہ کرو؟ (بچوں سے پوچھیں اور ڈسکس کریں)۔

📄 بچو! ہمیں کیسے پتا چلے گا یا ہم کیسے یہ فیصلہ کریں گے کہ کون سا کام ہمیں آہستہ کرنا ہے اور کون سا جلدی۔جو کام اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں وہ تو جلدی کرنے ہیں اور جو پسند نہیں ہیں وہ آہستہ کریں تا کہ وہ کام کم ہو اور ہم اپنے آپ کو روک سکیں۔

بچوں کو عملی مثالوں کے ذریعے واضح کریں کہ کون سے کام تیزی سے کیے جائیں اور کون سے کام آہستہ۔

1۔ مجھے بہت زیادہ بھوک لگی ہوئی تھی۔ میں نے دیکھا میرا پسندیدہ برگر رکھا ہوا تھا میں نے سوچا کہ میرا بھائی آجائے گا اور مجھے شیئر کرنا پڑے گا اس لیے میں نے جلدی جلدی کھالیا۔ یہ کام جلدی کرنا چاہیے کہ آہستہ؟ (بچوں سے پوچھیں)۔ کیوں آہستہ؟ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کو ایسے کاموں میں آہستگی پسند ہے۔

2۔ میری امی نے مجھے قرآن مجید ختم کرنے پر پیسے دیے تو شیطان نے میرے دل میں وسوسہ ڈالا کہ تم ان پیسوں سے ڈھیر ساری چیزیں لے لینا۔ میں نے جلدی سے وہ پیسے اٹھا کر صدقہ باکس میں ڈال دیے۔ (بچوں سے پوچھیں) کیا یہ صحیح تھا؟ یہ کام جلدی کرنا تھا یا آہستہ؟ جلدی کرنا تھا اس لیے کہ کہیں شیطان غلط کاموں کی طرف نہ لگا دے۔

3۔ میری دوست آرہی ہے مجھے اس کو بہت ضروری بات بتانی ہے مجھے جلدی بھی ہے جونہی وہ آئی میں نے اس کو جلدی جلدی سب کچھ بتا دیا۔ بہت تیزی سے بولی جن میں کچھ الفاظ سمجھ بھی نہ آئے۔ (بچوں سے پوچھیں) یہ صحیح ہے؟ بات کو آرام سے ٹھہر ٹھہر کر کرنا چاہیے کہ دوسرے کو سمجھ میں آجائے۔

📄 اس سے تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں ہر کام یہ خیال رکھنا چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ نے وہ کام جلدی کیا تھا یا آرام سے۔

4۔ امی نے کہا قرآن مجید پڑھ لو۔ میں نے بیٹھ کر جلدی جلدی پڑھ لیا۔ کیا یہ ٹھیک ہے؟ کیونکہ میں تو زیادہ سے زیادہ پڑھنا چاہتی ہوں تاکہ آخرت کے لیے جمع ہو۔ (بچوں سے پوچھیں)۔ جب امی کہیں قرآن پڑھ لو تو جلدی سے بات سننی ہے، لیکن سکون سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید ٹھہر ٹھہر کر

پڑھو۔[سورۃ المزمل، آیت نمبر:4]

5 ۔ کلاس کا وقت ختم ہو رہا ہے۔ہم نے جلدی جلدی چیزیں پھینکیں تیزی سے بھاگ کر لائن میں کھڑے ہو گئے۔غلط کیا ہے یا صحیح ؟ جی ! استاد نے جو کام دیا، وہ کر کے پھر آرام سے لائنیں بنانی چاہئیں۔

بچوں سے حدیث پڑھوالیں تین سے چار مرتبہ۔

سبق نمبر 16　حدیث 15

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔

بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

بچوں سے چند مزید مثالوں کے ذریعے پوچھیں کہ کون سا کام جلد اور آہستہ کرنا چاہیے؟ بچوں سے آج کی حدیث دو تین مرتبہ کہلوا لیں۔ پھر حدیث کا لفظی ترجمہ بتائیں۔

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ : **مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ** [رواہ الترمذی، کتاب الزھد:2317]

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کے اسلام کا حسن یہ ہے کہ وہ لایعنی باتوں کو چھوڑ دے۔

'حسن' کیا ہوتا ہے؟ خوبصورت۔ **اسلام :** اسلام ہمارا دین ہے۔ **المرء :** کیا ہوتا ہے؟ آدمی۔ **تَرْكُهُ :** چھوڑ دے

ما لا یعنیه : جو بے کار چیزیں ہوں۔

رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث سے ہمیں کیا معلوم ہوتا ہے کہ اگر آدمی تمام بے کار باتوں کو چھوڑ دے تو اس کا اسلام کیسا ہو جائے گا؟ خوبصورت۔ بچو! کس کس کو خوبصورت اسلام چاہیے؟

ہم کیا پڑھنے سے مسلمان بن جاتے ہیں؟ (بچوں سے پوچھیں)۔ پڑھ کر سنائیں؟

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اگر کوئی یہ کلمہ پڑھے اور مسلمان ہو جائے لیکن 'لا یعنی' بے کار کام کرے گا تو خوبصورت نہیں ہوگا۔

- یہ حدیث سنتے ہوئے مجھے رسول اللہ ﷺ کا خیال آیا اور میں نے یہ سوچا کہ آپ ﷺ کا اسلام سب سے خوبصورت تھا۔

بچوں کو دو سیرت کی کہانیاں سنائیں اور انہیں بتائیں کہ ہم دیکھیں گے کس طرح سے اسلام خوبصورت ہوسکتا ہے۔

- ہم یہی دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ اور صحابہ ہر اس کام پر توجہ دیتے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو اور ہر اس کام کو چھوڑ دیتے جس میں وقت، مال ضائع ہو۔ اسی لیے وہ بات بات پر لڑتے بھی نہ تھے۔

- اسلام کون سا اچھا ہوتا ہے؟ جس میں سب لوگ اچھے کام کریں۔ بچو! اگر ہم سیرت میں دیکھیں تو رسول اللہ ﷺ کا اسلام بہت خوبصورت تھا اس میں وہ کوئی غلط کام نہیں کرتے تھے۔

بچوں سے ڈسکس کریں کہ صہیب رضی اللہ عنہ کو دنیا اور آخرت میں کیا فائدہ ہوا؟
بچوں سے چند عملی مثالیں بھی ڈسکس کرلیں کہ کیا کام لا یعنی ہیں اور ان سے کیسے بچنا ہے۔ حدیث پڑھوالیں۔

سبق نمبر 17 حدیث 16

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔

بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

پچھلی کلاس کی دہرائی۔ بچو کسی کو یاد ہے پچھلی حدیث جو ہم نے یاد کی تھی؟ کون سنائے گا پوری حدیث؟ اچھا میں اس سے سنوں گی جو خاموشی سے اپنی جگہ بیٹھا ہوگا اور اس نے ہاتھ کھڑا کیا ہوگا۔ اسلام کا حسن کس چیز میں ہے؟ لایعنی کام کیا ہوتے ہیں؟

چلیں بچو اب آج کی حدیث یاد کرتے ہیں۔ یہ حدیث ایک صحابی نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔

عَنِ النُّعْمَانِ بنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُ عنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ رواه ابو داود، كتاب الوتر:1479]

سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا، دعا عبادت ہی ہے۔

بچوں سے حدیث کہلوائیں۔ تین سے چار مرتبہ سند کے ساتھ دہرائیں۔

بچو! اس کا مطلب کیا ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں پھر مطلب سمجھائیں)

بچوں کو حدیث کا مطلب سمجھاتے وقت وہ الفاظ جو اردو میں بھی استعمال ہوتے ہیں ان کو بتائیں تاکہ ان کو حدیث کو یاد کرنے میں سہولت ہو۔

بچو! دعا کیا ہوتی ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں) جی! دعا کا مطلب ہوتا ہے کسی کو پکارنا/بلانا اور جب ہم "الدعا" کہتے ہیں تو اس کا مطلب ہوتا ہے "اللہ تعالیٰ کو پکارنا"۔

العبادہ کا کیا مطلب ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں) ۔جی! عبادت کرنا۔

بچوں سے حدیث دوبارہ کہلوائیں۔

بچو! ہم نے اس حدیث کا مطلب دیکھ لیا کہ ایک صحابی نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ دعا کرنا عبادت ہے۔

اچھا یہ حدیث کہاں اور کس کتاب میں ہے؟ جی! سنن ابوداؤد میں۔

بچوں کو ان کی روزمرہ زندگی سے کچھ مثالیں دیں جبکہ ان کو مختلف لوگوں سے کچھ نہ کچھ مانگنا پڑتا ہے۔ مثالیں بچوں کی روزانہ کی زندگی میں سے کہیں سے بھی لی جاسکتی ہیں ان کی عمر کے مطابق۔

چلیں ہم دیکھتے ہیں کہ ہم کون کون سی چیزیں کس کس سے مانگتے ہیں اور ہمیں کیا کچھ ملتا ہے؟

مثال نمبر 1:

ایک دن میں اپنی امی کے ساتھ مارکیٹ گئی۔ وہاں میں نے ایک بہت پیارا سا کھلونا دیکھا۔ میں نے فوراً اپنی امی سے کہا مجھے تو یہ لینا ہے۔ اچھا امی کیا کہیں گی؟ لے دیں گی؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ جی وہ کہیں گی:

- یہ تو مہنگا ہے۔
- یہ بھی کہہ سکتی ہیں کہ تم تو ہر وقت چیزیں مانگتی رہتی ہو۔
- تمہارے پاس تو اتنے کھلونے ہیں مگر تم خراب کر دیتی ہو اور نہیں ملے گا۔

کبھی کبھی جب امی ہم سے بہت خوش ہوتی ہیں تو لے بھی دیتی ہیں۔

مثال نمبر 2:

کبھی ہمارا دل چاہتا ہے کہ ہمارے پاس ڈھیر سارے پیسے ہوں ہمارا پرس تو بالکل خالی ہے۔ہم ابو کے پاس جا کر کچھ پیسے مانگتے ہیں۔کیا ابو ہر دفعہ مانگنے پر پیسے دے دیتے ہیں؟(بچوں کو بولنے دیں)۔کبھی تو دے دیتے ہیں لیکن ہر مرتبہ نہیں دیتے۔

مثال نمبر 3:

مجھے کتابیں پڑھنے کا بہت شوق ہے اور میرا دل چاہتا ہے کہ میں ہر روز اچھی اچھی کتابیں لوں۔میں ہر ایک سے کہتی رہتی ہوں کہ مجھے کتابیں دیا کریں۔کبھی تو وہ لے دیتے ہیں اور کبھی کے کہتے ہیں؟(بچوں کو بولنے دیں)۔کتابیں بھی لے کر نہیں دیتے ؟ کتابیں پڑھنا تو اچھی بات ہے پھر بھی نہیں لے کر دیتے؟ کیوں؟(بچوں کو بولنے دیں)۔جی!وہ کہتے ہیں کہ تم نے جو کتابیں پہلے لے رکھی ہیں ان کو پڑھ لو۔

ان سب مثالوں کو بیان کرتے وقت مثال کے مطابق اشیاء ساتھ رکھیں تا کہ بچے ہر مثال کو حقیقی طور پر محسوس کرسکیں۔

مثال نمبر 4:

مجھے بہت سخت بھوک لگ رہی ہے اور میں نے امی کو بتایا۔امی کہتی ہیں ”کیا کھانا ہے“؟(بچوں سے پوچھیں)۔

بچوں کو صحت مند غذا کی مثالیں دیں۔

مجھے روٹی سالن دے دیں۔ایک نوالہ لیا اور بس اچھا نہیں لگ رہا۔اچھا امی دودھ دے دیں۔ایک گھونٹ لیا اور کہا اس سے تو بد بو آ رہی ہے مجھے پھل ہی دے دیں۔

جی بچو! کیا کہیں گی امی؟(بچوں کو بولنے دیں)۔ناراض ہوں گی۔

مثال نمبر 5:

اگر کبھی ہم بیمار ہو جائیں اور ڈاکٹر کے پاس جائیں اور کہیں کہ ہمیں کوئی ایسی دوا دیں

جس سے ہم جلدی سے ٹھیک ہو جائیں۔ ڈاکٹر ہمیں دوا دے دیتا ہے۔ امی ہمیں دوا کھلا دیتی ہیں۔ لیکن کیا ہم ہمیشہ ہی جلدی ٹھیک ہو جاتے ہیں؟ بہت مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ دوا کھانے کے باوجود ہم فوراً ٹھیک نہیں ہوتے۔ ہم نے تو ڈاکٹر سے کہا تھا کہ ایسی دوا دو جس سے ہم فوراً ٹھیک ہو جائیں۔

مثال نمبر 6:

ہمارے امتحان ہیں اور ہم استاد سے بار بار کہیں کہ ٹیچر ہمیں پورے نمبر دے دیں۔ ہم نے کچھ بھی نہ پڑھا ہو پھر بھی دے دیں گی پورے نمبر؟ نہیں! خواہ ہم بار بار بھی کہیں پھر بھی نہیں دیں گی۔

مثالیں بچوں کی عمر اور حالات کے مطابق تبدیل بھی کی جا سکتی ہیں۔

- بچو! ہم نے دیکھا کہ دنیا میں چاہے کوئی بھی ہو بار بار مانگنے سے ہمیں وہ نہیں دیتے چاہے ان کے پاس بہت زیادہ بھی ہو۔

کون ہے جو نہ صرف ہمیں دیتا ہے بلکہ مانگنے کو پسند بھی کرتا ہے؟ جی! اللہ تعالیٰ۔ اسی لیے حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کیا سکھایا ہے۔

حدیث کو دہرا لیں۔

- جو بھی چاہیے ہو، وہ اللہ تعالیٰ سے مانگا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگیں وہ دے سکتا ہے۔ کیوں؟ (بچوں کو بولنے دیں)
  - وہ سب کی سننے والا ہے۔
  - ہر چیز کا مالک ہے۔
  - سب پر کنٹرول بھی اسی کا ہے۔
- بچو! اگر کوئی دعا نہ مانگے تو اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے، بہت زیادہ ناراض۔
- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔ (الترمذی 3373)

اللہ تعالیٰ کے پاس ساری چیزیں ہیں، اس نے ان کو بنایا ہے، وہ ہمیں دے سکتا ہے لیکن ہم مانگتے ہی نہیں ہیں۔ اپنے ابو، امی اور دوستوں سے مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ سے مانگنے کا وقت ہی نہیں ملتا۔ دعا مانگنے کا دل ہی نہیں چاہتا ان کا۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ تو بغیر مانگے ہی اتنا کچھ دے رہا ہے۔

جب ہم دعا مانگتے ہیں تو ہوتا کیا ہے؟

1۔ آپ نے دعا مانگی اور اللہ تعالیٰ نے فوراً دے دی۔

بچوں کو مختلف چیزوں کے نام لے کر کہیں مثلاً میرا آئس کریم کھانے کو جی چاہ رہا ہے، پارک میں کھیلنے جانا ہے۔

2۔ کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا مانگی، لیکن ہوا کیا؟ کچھ بھی نہیں ہوا۔ کچھ نہیں ملا۔

بچو! کس کس کے ساتھ ایسا ہوا ہے۔

استاد اپنا بھی ہاتھ کھڑا کرے کہ میرے ساتھ بھی ایسا ہوا ہے۔

تو پھر کیا فائدہ ہوا دعا مانگنے کا۔ وہ کام تو ہوا ہی نہیں۔

ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے کہ جب ہم دعا مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے ضرور سنتا ہے۔ پھر ہمیں کیوں نہیں ملا؟ جب ہم دعا مانگتے ہیں تو تین کام ہو سکتے ہیں:

1۔ جو بھی ہم نے مانگا فوراً مل گیا۔ بچو! کبھی آپ کے ساتھ ایسا ہوا؟ (بچوں سے مثالیں لیں)۔

2۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگتے جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ ہمیں تھوڑی دیر میں کہیں چوٹ لگنے والی تھی یا ہمیں ڈانٹ پڑنے والی تھی یا ہمارے ساتھ کوئی بری بات ہونے والی تھی تو اللہ تعالیٰ اس دعا کو ایسے قبول کرتا ہے کہ وہ چیز تو نہیں ملتی لیکن اللہ تعالیٰ اس بری چیز کو ختم کر دیتا ہے۔

3۔ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ وہ چیز تو نہیں دیتا جو ہم نے مانگی لیکن اس کے بدلے آخرت میں دے دیتا ہے اور جب وہ لوگ جنت میں جائیں گے۔تو اتنا زیادہ مزہ آئے گا کہ زیادہ اچھی چیزیں ملیں گی۔

تو بچو!اب ہم نے خوب خوب دعائیں مانگنی ہیں۔چھوٹی بڑی ہر چیز کے لیے اور اللہ تعالیٰ سے ناراض نہیں ہونا۔یہ نہیں کہنا کہ کیا فائدہ دعا مانگنے کا اللہ تعالیٰ مجھے دیتا ہی نہیں۔کیوں دعائیں مانگنی ہیں؟

حدیث دہرالیں۔

دعا عبادت ہے اور عبادت سے تو ثواب ملتا ہے۔اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جو بھی کام کرتے،دعائیں مانگتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کی مختلف دعائیں بچوں کے ساتھ دہرالیں۔

ایک مرتبہ جنگ بدر میں جب مسلمان بہت تھوڑے تھے اور کافر بہت زیادہ۔کافر بہت خوش تھے کہ ہم مسلمانوں کو ابھی ختم کر دیں گے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تیار تھے کہ ہمیں اللہ کی خاطر ان کافروں کا مقابلہ کرنا ہے۔رسول اللہ ﷺ اپنے خیمے میں رو رو کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگ رہے تھے۔(مفہوم صحیح بخاری:2915)

بچوں کو رسول اللہ ﷺ کی دعا میں تڑپ اور شدت گریہ کا احساس دلائیں

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد فرشتوں کے ذریعے کی اور کافر ہار گئے۔

دعا کے کون سے مواقع ہیں؟ (بچوں کو جواب دینے دیں اور ان کے جوابات کی وضاحت کر دیں)۔

دعا کے تمام مواقع کا ذکر کریں اور حدیث کو بچوں کے ساتھ دہرالیں۔

اور کون سا خاص وقت ہوتا ہے دعا کا؟جی!

- سجدے میں۔ (مسلم: 479،482)
- اذان اور اقامت کے درمیان۔ (ابوداؤد: 521)
- رات کے آخری پہر میں۔ (مسلم: 758)
- افطاری سے پہلے۔ (ابن ماجہ: 1753)
- جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی میں۔ (بخاری: 935)

🗎 ہم ان اوقات میں یہ سوچتے رہتے ہیں کہ ہم نے کھیلنا ہے۔ ہمیں کوئی دعا یاد نہیں ہوتی

🗎 اب ہم نے یاد رکھنا ہے؟ ان اوقات میں آرام سے دعا مانگتے جانا ہے۔

🗎 اور کون خوش ہوگا؟ کون دعا سن رہا ہوگا؟ جی! اللہ تعالیٰ۔

آخر میں پھر حدیث دہرالیں۔

اب ہم نے اس حدیث کو یاد کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ سے خوب خوب دعائیں مانگنی ہیں۔

سبق نمبر 18 حدیث 17

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔

بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

بچوں سے پچھلی حدیث سُنیں۔ اُن کے درمیان یاد کرنے کا شوق پیدا کرنے لیے ایک مقابلہ کروا لیں کہ کون سا بچہ سب سے اچھی حدیث سنا سکتا ہے۔ باقی بچوں سے فیصلہ کروائیں۔

بچوں کو ایک مرتبہ یاد دہانی کروائیں کہ صحابہ رسول ﷺ کی مجلس میں کس طرح سے سیدھے اور خاموش بیٹھ کر غور سے بات سُنا کرتے تھے۔ اِس طرح سے بات زیادہ سمجھ میں آتی اور دل میں اترتی ہے۔

اس کے بعد استاد آج کے سبق کے حوالے سے دو بچوں کے کردار کو کلاس کے سامنے رکھے اور اس پر بات کرے۔ بچوں کے لیے اس کو دلچسپ بنانے کے لیے استاد خود ہی باری باری دو مختلف بچوں کا روپ اپنا لے۔ وہ ایسا محض اپنا سکارف تبدیل کر کے بھی کر سکتی ہے۔

بچو! آج میں آپ کو دو بچوں کے بارے میں بتاؤں گی کہ وہ ہر کام کیسے کرتے ہیں۔ آپ غور سے دیکھ کر بعد میں چند سوالوں کے جواب دیں گے۔

پہلا بچہ: ”مجھ سے لوگ مانگتے بہت ہیں، کبھی بہن بھائی، کبھی دوست۔ کبھی میں ابو کے ساتھ گاڑی میں جاؤں تو لوگ مانگنے آ جاتے ہیں۔ کبھی گھر میں گھنٹی بجا کر کہتے ہیں ہمیں کچھ دے دو اللہ کے لیے۔ پتا ہے جب میرے آس پاس کوئی نہیں ہوتا تو میں فوراً کہہ دیتی ہوں جی نہیں یہ میرے پیسے ہیں ان سے میں نے اپنی چیزیں لینی ہیں اور میں نے اپنی چیزیں کسی کے ساتھ شیئر نہیں کرنی۔ خبردار جو مجھ سے کچھ مانگا تو

جاؤ، ہٹو یہاں سے۔ میں تو بہن بھائیوں سے بھی غصہ سے کہہ دیتی ہوں کہ نہیں دیتی میں کچھ بھی۔ لیکن جب امی یا استاد یا کوئی بھی بڑا مجھے دیکھ رہا ہو تو پھر میں بہت آرام سے بات کرتی ہوں۔ میں کہتی ہوں سوری میرے پاس نہیں ہے۔ کبھی کبھی دے بھی دیتی ہوں حالانکہ میرا دل نہیں چاہ رہا ہوتا دینے کو۔ نہ کوئی کھلونا دینے کو دل کرتا ہے۔ اگر کوئی دیکھے نہ تو میں تو کچھ بھی نہ دوں، پنسل وغیرہ بھی شیئر نہ کروں اور اگر مجھے کوئی دیکھ رہا ہو تو میں کہتی ہوں لے لو مجھے ثواب ملے گا۔ اگر کبھی کوئی میرے ساتھ لڑائی کرے، کوئی مجھے دھکا دے، کسی کا ہاتھ لگ جائے جیسے اسکول میں لائن بناتے وقت تو میں زور سے واپس مارتی ہوں۔ مجھے مارا کیسے کسی نے۔ اگر میری کوئی دوست کہہ دے کہ معاف کر دو تو میں کہتی ہوں: میں کیوں معاف کروں تا کہ یہ دوبارہ کرے۔ میں تو اسے خوب مزہ چکھاؤں گی''۔

> یہ ساری بات بتاتے ہوئے خوب تاثرات دیں کہ بچے اس کردار کو سمجھ پائیں۔

- جی دوسرا بچہ آنے والا ہے دیکھیں وہ کیا کہتا ہے؟ آ رہا ہے وہ تھوڑا انتظار کریں۔

> استاد بچوں کی نظروں سے تھوڑا اوجھل ہو کر اپنا سکارف تبدیل کر لے۔

دوسرا بچہ: ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرے بیگ میں پیسے ہیں۔ میری امی مجھے جو بھی پیسے دیتی ہے، کبھی عیدی بھی ملتی ہے کبھی مجھے کوئی اور بھی پیسے دے دیتا ہے۔ تو میں بچا کر رکھتی ہوں اور میرا دل چاہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے لیے بہت سے اچھے کام کروں اور میں ایسا ہی کرتی ہوں۔ مجھ سے کسی کو کوئی مدد چاہیے ہو تو میں مدد کر دیتی ہوں۔ کسی کو کوئی چیز چاہیے ہو تو میں شیئر کر لیتی ہوں۔ کبھی اسکول میں اگر کوئی چیز نہ لائے مثلاً پنسل، ربڑ۔ تو میں فوراً اس کی مدد کر دیتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کو پتا ہے یہ کام کتنا ضروری ہے۔ جب میں مارکیٹ جاتی ہوں تو بیگ میں تھوڑے سے پیسے رکھ لیتی

ہوں جب ابو کہتے ہیں کہ آئس کریم کھالو تو میں سوچتی ہوں کہ کتنے لوگ ہوں گے جن کا دل چاہتا ہوگا کہ ان کے پاس بھی یہ سب کچھ ہو۔ اگر میں مارکیٹ میں کھا رہی ہوں تو میں اپنے پیسوں میں سے بچا کر کسی کے لیے لے لیتی ہوں۔ کوئی مانگنے کے لیے آجائے کبھی چھوٹے بچے آجاتے ہیں انہوں نے کچھ پہنا بھی نہیں ہوتا۔ انہیں سردی / گرمی لگ رہی ہوتی ہے تو میں سوچتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ نے مجھے کتنی چیزیں دی ہیں جو ان کے پاس نہیں ہیں تو میں امی ابو سے پوچھ کر ان کی مدد کر دیتی ہوں ۔اس سے اللہ تعالیٰ کتنا خوش ہوگا۔ کئی مرتبہ میں کھانے کی کوئی چیز رکھ لیتی ہوں گاڑی میں مثلاً اچھا سا لنچ ۔ میں سوچتی ہوں اللہ تعالیٰ کو کتنا اچھا لگے گا کہ میں سب کی مدد کروں اور خیال رکھوں ۔ پتا ہے جب اسکول میں لائن بنانے میں کسی کا دھکا لگ جاتا ہے اس وقت کتنا غصہ آتا ہے نا۔ دو، تین دفعہ روکنے کے بعد بچے کو دھکا دینے کو دل چاہتا ہے لیکن پھر میں سوچتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کہا ہے

اور کسی برائی کا بدلہ اس کی مثل ایک برائی ہے پھر جو معاف کر دے اور اصلاح کر لے تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے۔ [الشوریٰ:40]

مجھے تو وہاں گھر لینا ہے اس لیے مجھے معاف کرنا ہے ۔ میرا چھوٹا بھائی ہے وہ اکثر میری چیزیں توڑ دیتا ہے، خراب کر دیتا ہے۔ ایک مرتبہ میں ہوم ورک کر رہی تھی اس نے میری کاپی پر لائنیں بنا دیں اب میری استاد ناراض ہوں گی ۔ میرا دل چاہ رہا تھا میں اس کو کھینچ کے تھپڑ لگاؤں ۔لیکن پھر میں نے کہا نہیں یہ چھوٹا ہے میں اس کو سمجھا دوں گی اور اپنی چیزیں سنبھال کر رکھوں گی "۔

یہ ساری بات بتاتے ہوئے خوب تاثرات دیں کہ بچے اس کردار کو سمجھ پائیں

جی تو آپ نے دیکھا دونوں بچوں کو ۔تو اب دیکھتے ہیں کہ یہ دونوں بچے کیا کرتے ہیں؟

بچوں سے ڈسکس کریں کہ کون سا بچہ اچھا تھا اور کیا اچھے کام کرتا تھا؟ ان میں سے کون اللہ کے لیے کام کرتا تھا اور کون اپنے لیے؟ بچوں کے جوابات کو دہرا دیں۔ بچوں سے پوچھیں۔ یہ پوچھیں کہ وہ کس جیسا بننا چاہتے ہیں اور اس کے لیے کیا کرنا ہوگا؟ آج کی حدیث پڑھا لیں۔

بچو! آج کی حدیث سنتے اور یاد کرتے ہیں۔

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: **مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَ مَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ** [رواه مسلم، كتاب البر و الصلة:2588]

سیّدنا ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، صدقہ مال کو کم نہیں کرتا، اور جو معاف کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔

بچوں کو پوری حدیث پڑھوا کر اس کا آخری حصہ یاد کرائیں: **وما تواضع احد للہ الا رفعه اللہ**

چلیں بچو! اب دیکھتے ہیں کہ اس میں کون سی ایسی بات ہے جو ہم بھی کریں گے تو دوسرے بچے کی طرح ہوں گے جو معاف بھی کرتا تھا، صدقہ بھی کرتا تھا، مدد بھی کرتا تھا۔ چلیں ہم اس کا مطلب دیکھ لیتے ہیں۔

اس حدیث میں کون کون سے لفظ آپ کو آتے ہیں؟ لفظ **اللہ** آتا ہے۔ **احد** کا کیا مطلب ہے؟ ایک۔ **للہ** کا کیا مطلب ہے؟ اللہ کے لیے۔

اور دو لفظ اہم ہیں: ایک ہے **رفعه** اور ایک ہے **تواضع**۔ **رفعه** کا کیا مطلب

ہے؟ اونچا کرنا/اوپر کرنا۔

غور سے دیکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہا؟ سیّدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا بات سنی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جس کے اندر ایک خوبی ہوگی۔ کون سی؟ تواضع، تو اللہ تعالیٰ اسے بہت بڑی جگہ دے گا۔ دنیا میں بھی وہ بہت آگے ہوگا اور جنت میں بھی بہت اوپر ہوگا۔ اب جس میں یہ خوبی ہوگی وہ دوسرے بچے والے کام کرے گا۔ آپ پوری حدیث پڑھیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کیا کہا ہے؟ جو معاف کریں گے، صدقہ دیں گے، جن کے اندر تواضع ہوگا وہ بلند ہوں گے۔

تواضع کیا ہوتا ہے؟ یہ کہ ہمارے پاس بہت سی چیزیں ہوں، بہت سے پیسے ہوں لیکن ہمارا جو دل ہے یہ ہر وقت چاہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے لیے کام کروں۔ اللہ تعالیٰ نے اتنا کچھ بنایا ہے میں کیا چیز ہوں۔ جس کے اندر تواضع ہوگا وہ سب کو معاف کر دے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر کتنا تواضع تھا، یہ اس واقعہ سے آپ کو معلوم ہوگا۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے آرام کر رہے تھے وہاں سے ایک کافر گزرا۔ اس کے اندر تواضع نہیں تھا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھایا اور کہا ''تمھیں میری اس تلوار سے کون بچائے گا''؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر تو تواضع تھا وہ تو بہت پیار سے بات کرتے تھے دشمن کے لیے بھی اچھا سوچتے تھے، صدقہ کتنا زیادہ کرتے تھے، معاف کرتے تھے لوگوں کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھ کر کہا ''اللہ''۔ یہ سن کر کافر کے ہاتھ سے تلوار گر گئی اور وہ کانپنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تواضع نہ ہوتا تو وہ کیا کرتے؟ مار دیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تلوار اٹھالی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اتنا کہا ''اب تمھیں مجھ سے کون بچائے گا''؟ وہ معافی مانگنے لگ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف کر دیا۔

(مفہوم صحیح بخاری 2910)

آخر میں پھر بچوں سے حدیث کہلوالیں۔

سبق نمبر 19 حدیث 18

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔

بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

پچھلے سبق کی دہرائی کریں۔ بچوں سے پوچھ لیں اگر کسی کو حدیث یاد ہے تو سنا دیں۔ کچھ بچوں سے سن لیں۔ بچوں کو بتائیں کہ پڑھنے میں کنجوسی نہیں کرنی۔ اچھی طرح سے منہ کھول کر زور سے پڑھنا ہے۔

عَنْ حَوَّاءَ بِنْتِ السَّكَنِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ [رواه النسائی، کتاب الزکاۃ:2565]

سیّدۃ حواء بنت سکن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، سائل کو (کچھ نہ کچھ دے کر ہی) واپس کرو خواہ وہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو ایسے شخص کے بارے میں بتانا چاہا جو بہت برا تھا تو صحابہ نے کہا کہ بتائیں۔ بچو! صحابہ نے کیوں پوچھا؟ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں)۔ تاکہ ان کو پتا چل جائے اور وہ اس جیسے برے کام نہ کریں۔ اس پر آپ ﷺ نے بتایا کہ سب سے برا آدمی وہ ہے جس سے کوئی اللہ کا نام لے کر جب مانگے تو وہ اسے نہ دے۔ (سنن ترمذی 1652)

بچو! میرے پاس بہت زیادہ پیسے ہوں۔ مجھے کوئی چیز لینی ہے لیکن کوئی مانگنے آجائے۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے اتنے پیسے دیے اور مانگنے والے کو بھی بھیج دیا۔ وہ کہیں اور بھی تو جا سکتا تھا، میرے پاس ہی کیوں آیا؟

اللہ تعالیٰ میرا امتحان لے رہے تھے۔ تھوڑا سا بھی دے دوں تو ثواب ملے گا۔ اس

لیے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے کہا کہ کوئی مانگے تو اس کو دو خواہ تھوڑی سی چیز ہو۔

اگر نہ ہو تو کیا کریں؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔مسکرا کر سوری کہہ دیں۔اگلی مرتبہ دے دیں گے۔اس کو اچھی بات بھی بتا سکتے ہیں۔

بچوں کے ساتھ چند situations کر لیں۔

:Situation 1

میرے بھائی نے مجھ سے بہت لڑائی کی اور امی سے میری شکایت بھی کی۔اب میں مزے سے انار کھا رہی تھی۔اس کا بہت دل چاہا کہ وہ بھی کھائے۔فریج میں دیکھا تو انار ختم تھے۔اس نے کہا پلیز مجھے بھی دے دو۔اب کیا کریں؟اس نے تو لڑائی بھی کی تھی۔دل تو نہیں چاہ رہا دینے کا لیکن یہ حدیث یاد رکھیں گے۔

حدیث دہرا لیں۔

اگر ہم اس کو دیں گے تو اللہ تعالیٰ خوش ہو گا۔

:Situation 2

امی کے ساتھ بازار گئے۔برگر لیے،چپس لیے اور گاڑی میں آ کر بیٹھ گئے۔کھانے لگے تو ایک بچہ نے کھڑکی پر کھٹکھٹایا۔وہ بھوکا تھا۔اس کو کیا کہیں؟ (بچوں سے پوچھیں)۔ آدھا دے سکتے ہیں۔پہلے سے چپس لے کر رکھ لیں۔پانی بھی دے سکتے ہیں۔

:Situation 3

اس بچے کو تو دے دیا اس نے جا کر اور بچوں کو بتا دیا۔3 بچے اور آ گئے اب کیا کریں؟ ہمیں بھی تو کھانا ہے؟ (بچوں سے جواب لیں)۔پیسے دے دیں۔اچھے الفاظ میں معذرت کر لیں۔اچھی بات بتا دیں۔

:Situation 4

گھر میں کام کرنے والی ماسی نے اپنے بیٹے کو اسکول میں داخل کروانا ہے اس کے پاس

پیسے نہیں ہیں ۔ مجھے تو کھلونے لینے تھے اب کیا کریں ؟ (بچوں سے پوچھیں)۔ہم خاموش ہو جائیں۔ بعد میں مانگ لیں ۔اپنے پیسے بھی دے سکتے ہیں۔

Situation 5:

اسکول سے آ کر کھیل رہے تھے۔اتنے میں دادی نے پانی مانگا۔اب کیا کریں؟ ہمیں تو پتا بھی نہیں چلتا۔ اتنے زیادہ مگن ہو کر کھیل رہے ہیں۔ (بچوں سے ڈسکس کریں)۔دھیان رکھیں کہ اگر کوئی آواز دے تو فوراً جواب دیں۔

حدیث دہرالیں۔

سبق نمبر 20 حدیث 19

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔

بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

پچھلے سبق کی دہرائی کریں اور بچوں سے حدیث سنیں۔ بچوں کو دو سے تین مرتبہ حدیث کہلوالیں۔ کیونکہ حدیث تھوڑی سی لمبی اور مشکل ہے تو بچوں سے کہیں کہ اگر وہ یاد کرلیں تو بہت اچھی بات ہے لیکن پڑھنی تو ضرور آنی چاہیے۔

بچو! آج ہم اگلی حدیث یاد کریں گے۔ یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سیّدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنی تھی۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : **مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِه**

[رواه الترمذی، کتاب الزهد: 2376]

سیّدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، دو بھوکے بھیڑیئے اگر بکریوں میں چھوڑ دیے جائیں تو وہ اتنا فساد (اور خرابی) نہ کریں گے جس قدر مال وجاہ کی حرص آدمی کے دین کو خراب کرتی ہے۔

بچو! ذرا آنکھیں بند کرلیں اور یہ تصور کریں کہ آپ بہت بڑے سرسبز میدان میں ہیں جہاں پر درخت لگے ہوئے ہیں بہت خوبصورت باغ ہے۔ ہر طرف بہت سی بکریاں چر رہی ہیں۔ اچانک وہاں پر دو بھیڑیے آجائیں۔

استاد اپنی بھی آنکھیں بند رکھے اور بچوں کو بھی آنکھیں بند کر کے تصور کرائے۔ ان سے ساتھ ساتھ پوچھتی رہے کہ ان کو کیسا محسوس ہو رہا ہے۔

اب کیا ہوا؟ کیا کر رہے ہیں بھیڑیے؟ انہوں نے بکریوں پر حملہ کر دیا ہے، اب بکریاں ادھر سے ادھر بھاگ رہی ہیں۔ بھیڑیے ان کو مار رہے ہیں۔

- بچو! اب کیسا لگ رہا ہے؟ پہلے وہاں آرام سے بکریاں تھیں پھر ایک دم بھیڑیے آ گئے۔ اب نہیں اچھا لگ رہا نا؟ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں)۔

- اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے ایک بات بتائی ہے۔ آپ ﷺ نے سمجھایا کہ جس طرح یہ بھیڑیے بکریوں کے اندر چھوڑ دیے جائیں تو جو خرابی وہ کرتے ہیں، اس سے زیادہ خرابی کسی بھی آدمی کے دین کو ہوتی ہے اگر وہ لالچی ہو جائے۔ جس طرح بکریوں کو دو بھیڑیے مار کر ختم کر رہے تھے، اسی طرح اگر ایک انسان میں لالچ ہو گا، تو اس کے اچھے کام خراب ہو جائیں گے۔ وہ دوسروں کا مال بھی چھیننے کی خواہش کرے گا خواہ وہ مال زیادتی کر کے لینا پڑے۔

یہ بتاتے وقت استاد افسوس کا اظہار کرے۔

- ہم ان چیزوں کی فہرست بناتے ہیں جو ہمارا لینے کو بہت دل چاہتا ہے، جن کے لیے ہم لالچی ہوتے ہیں۔

استاد بورڈ پر بچوں سے پوچھ کر ہر اس چیز کا نام لکھے جو بچوں کو بہت پسند ہوتی ہیں۔

مثلاً:

1۔ کھلونے: کتنا دل چاہتا ہے کہ ڈھیر سارے کھلونے لے لیں۔ اگر کوئی کہہ دے کہ اور لے لو تو مزہ ہی آ جاتا ہے۔ اور جب مارکیٹ میں ایک خرید کر جا رہے ہوتے ہیں

تو مڑ مڑ کر دیکھتے ہیں کہ اگلی مرتبہ کون سا لینا ہے۔

2۔ جوتے: لڑکیوں کو تو بہت پسند ہوتے ہیں اور دل چاہتا ہے کہ ہمارے پاس بہت سے جوتے ہوں۔

3۔ چاکلیٹ: اگر کبھی کوئی بھائی یا بہن مانگے تو ہم کہتے ہیں کہ اپنا کھاؤ یا بہت تھوڑا سا دے دیتے ہیں۔

مزید مثالیں: کپڑے، جیولری، سٹیشنری، کتابیں، آئس کریم وغیرہ۔ ان کو اس انداز میں پیش کریں جیسے بچے ان کے لیے لالچ کرتے ہیں۔

ان سب چیزوں میں سے شیئر کرنے کو کس کا دل چاہتا ہے؟ ہم تو بالکل بھی شیئر نہیں کرنا چاہتے بلکہ یہ دل چاہتا ہے کہ سب کچھ ہمیں ہی مل جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان سب چیزوں میں ہمارے لیے امتحان رکھ دیا گیا ہے۔ جب بڑے ہوتے ہیں تو دل چاہتا ہے کہ بڑا سا گھر ہو، ڈھیر ساری گاڑیاں ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور حدیث میں کہا تھا کہ ابن آدم کا پیٹ تو مٹی ہی بھرے گی۔ (صحیح البخاری:6436) اس کا کیا مطلب ہے؟(بچوں کو جواب دینے دیں)۔ یعنی وہ دنیا میں اور اور چیزیں لیتا جائے گا، جمع کرتا جائے گا لیکن جب وہ مرے گا اس کے اوپر مٹی آجائے گی تو پھر ہی اس کا لالچ ختم ہوگا۔

تو اب کیا کرنا ہے؟ یہ چیزیں ہمیں اچھی بھی لگتی ہیں، لینے کو بھی دل چاہتا ہے۔ بس ہمیں لالچی نہیں ہونا۔ یہ نہ ہو کہ کوئی چیز ہم اتنی زیادہ لے لیں اور پھر کسی سے شیئر بھی نہ کریں۔ ہم نے سارے اچھے کام کیے، نماز پڑھی، قرآن مجید پڑھا، امی ابو کی بات مانی لیکن بہت زیادہ چیزیں لے کر جمع کر لیں اور ان کو ضائع کرتے رہے۔ (افسوس کا اظہار)۔ یہ ایسا ہی نقصان ہے جیسے بھیڑیوں نے آکر بکریوں کو ختم کر دیا۔ اسی طرح لالچ ان سب اچھے کاموں کو ضائع کر دے گا۔

- ایسے انسان کو کوئی اچھا بھی نہیں سمجھے گا اگر وہ شیئر نہ کرے۔ وہ لالچی شمار ہوگا۔

- ایسا انسان ایک اور کام بھی کرتا ہے۔ (بچوں کو سوچنے کا موقع دیں)۔ اگر وہ کسی کے گھر جائے تو وہاں کھلونے اور چیزیں دیکھ کر اپنی امی ابو کو کہنے لگتا ہے کہ "اس کے پاس تو اتنی ساری چیزیں ہیں ہمارے پاس تو یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں"۔ بچو! یہ بھی لالچ ہے۔

بچوں سے چند بار حدیث کہلوالیں اور دہرائی کرائیں کہ لالچ کا کیا نقصان ہے۔ بچوں سے آنکھیں بند کر کے پھر تصور کرائیں۔

- بچو! آنکھیں بند کر کے ذرا تصور کریں کہ ہم بازار میں ہیں اور سب ہماری پسند کی چیزیں وہاں موجود ہیں تو ہم نے لالچ کے بغیر کچھ چیزیں لینی ہیں۔ چیزیں جمع کرنے کی بجائے ہم دوسروں کو بھی دیں گے اور خود بھی استعمال کریں گے۔

سبق نمبر 21 حدیث 20

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔

بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

پچھلے سبق کی دہرائی کریں اور بچوں سے حدیث سنیں۔ بچوں سے تین چار مرتبہ حدیث کہلوا لیں۔ ہم کیا کریں کہ ہمیں ایسا لالچ نہ ہو جو ہماری نیکیوں کو کھا جائے؟

بچو! آج کی حدیث یاد کرتے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : **قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ، وَ رُزِقَ كَفَافًا، وَ قَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ** [رواہ مسلم، کتاب الزکاۃ:1054]

سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، فلاح پا گیا جو اسلام لایا، اور جسے بقدر ضرورت رزق دیا گیا اور جو اسے اللہ تعالیٰ نے دیا اس پر اس نے قناعت کی۔

آج کی حدیث میں بہت اہم بات ہمیں معلوم ہو رہی ہے کہ کامیاب ترین انسان کون ہوتا ہے؟ بچو! ''افلح'' کسے کہتے ہیں؟ مثلاً جب ہم کلاس میں دسویں پوزیشن لیں تو بس اچھا کیا۔ پھر اگلی مرتبہ اور محنت کی اور چھٹی پوزیشن آ گئی۔ پھر اور اچھا پڑھا اور دوسری پوزیشن پر آ گئے اور ذرا سا اور پڑھ لو تو اول نمبر پر آ گئے۔ یہ ہے سب سے بڑی کامیابی۔

جو مسلمان اول پوزیشن پر ہوتا ہے نا، وہ اس دنیا میں بہترین کام کرتا ہے اور اس کا بہترین بدلہ پاتا ہے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس جائے گا وہاں بھی بہترین درجہ ملے۔

📄 یہ بہترین درجہ پانے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں تین چیزیں بتائی ہیں۔

بورڈ پر لکھی ہوئی حدیث میں تینوں الفاظ کے نیچے لائن لگا دیں۔

یعنی یہ تین کام جو اس حدیث میں بتائے گئے ہیں ان کو سمجھ لیں اور ویسے کام کر لیں تو کون سی پوزیشن ہوگی ہماری؟ اول۔'فلاح' والا کام ہوگا؟ کس کس کو کرنا ہے یہ؟ اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا ہے اور جنت لینی ہے؟

📄 پہلا کام جو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا وہ کیا ہے؟ سب سے پہلا کام اسلام لانا ہے۔بچو! اس کا کیا مطلب ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔اس کا ایک فارمولا ہے اور وہ یہ ہے کہ "ہر وہ کام کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور وہ کام نہیں کرنا جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے"۔جو بھی یہ کرے گا اس نے فلاح کے لیے پہلا کام کر دیا۔اسلام لانے کا مطلب ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی ہر بات ماننا ہے۔

بچوں کو مثالیں دیں۔

1- امی نے کھانے کے لیے بلایا لیکن جو کچھ انہوں نے بنایا وہ تو ہمیں پسند ہی نہیں۔اب کیا کریں گے؟ ہم سوچیں گے اگر ہم نے کھا لیا تو کون خوش ہوگا؟ اللہ تعالیٰ۔کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ امی ابو کی بات مانو۔جو بھی اسلام لائے گا وہ یہ کام کرے گا۔

2 - بیگ رکھنے لگے اسکول میں کسی بچے نے دھکا دے دیا ہم گر گئے تو کیا دل چاہتا ہے؟ اس کو جا کر ماریں یا شکایت لگائیں۔لیکن ہم نے تو فلاح لینی ہے تو کیا کریں گے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے، جو اسلام لانے والا شخص کرتا ہے؟ معاف کر دیں گے ،صبر کر لیں گے اور سوچیں کہ غلطی سے ہو گیا ہوگا۔

📄 اب دوسری بات جو اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے بتائی۔ جو اسلام لائے گا اور اللہ تعالیٰ کو رب مانے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو بہت سی چیزیں بھی دے گا۔ جب چیزیں آ گئیں تو کیا کرنا ہوگا ''کفافاً''۔ یہ کیا ہوتا ہے؟ (بچوں سے پوچھیں)۔ اس سے ملتا جلتا لفظ اردو میں کیا ہے؟ جی 'کافی'۔ امی کہتی ہیں نا ''یہ کافی ہے''۔ تو رسول اللہ ﷺ کے قول کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جو دے وہ کہے کہ یہ میرے لیے کافی ہے مجھے ڈھیر نہیں چاہیے۔

بچوں سے ان کی پسندیدہ چیزوں کے بارے میں پوچھیں کہ کیا دل چاہتا ہے ڈھیر ساری چیزیں ہوں یا بس کافی؟ مثال کے طور پر ان کی پسندیدہ اشیاء کے نام لیں۔ مثلاً کھلونے، کھانا وغیرہ

رسول اللہ ﷺ کے قول کے مطابق جو بھی اس کو اللہ تعالیٰ دے وہ کافی ہو اتنی زیادہ چیزیں نہ ہوں کہ وہ لالچی ہو جائے۔ وہ کہے الحمدللہ!

تو فلاح کے لیے کتنے ٹیسٹ پاس ہو گئے؟ دو۔

📄 تیسری چیز جو اس حدیث میں ہے اس کو کہتے ہیں ''قناعت''۔ یہ کیا ہوتی ہے؟ جب دل خوش ہو جاتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس کچھ ہے ہی نہیں۔ اس کو کوئی بتائے بھی کہ میرے پاس تو اتنے زیادہ کھلونے ہیں، بڑا گھر ہے تو جس کے دل میں قناعت ہوگی وہ کہے گا کوئی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو دیا، مجھے بھی تو دیا ہے، میں تو قناعت کروں گا۔ ہوسکتا ہے کہ اگر میرے پاس زیادہ چیزیں ہوں تو میں ان کو ہی دیکھتا رہوں اور اللہ تعالیٰ کی بات ماننے کو دل ہی نہ کرے۔

📄 تو جس کے پاس یہ تین چیزیں نہیں ہوں گی وہ فلاح پائے گا؟ نہیں۔ جس کے پاس یہ تین چیزیں ہوتی ہیں وہ ہر جگہ، ہر وقت خوش رہتا ہے۔

کس کس نے پہلی پوزیشن لینی ہے؟ تو چلیں ہم اس حدیث کو یاد کرتے ہیں اور پھر اس پر عمل بھی کریں گے۔

سبق نمبر 22 حدیث 21

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔

بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

پچھلے سبق کی دہرائی کریں اور بچوں سے حدیث سنیں۔ حدیث کہلوا لیں۔ تین سے چار مرتبہ کہلوانے کے بعد دو یا تین بچوں سے دیکھ کر پڑھوا لیں۔

بچو! آج ہم اگلی حدیث یاد کریں گے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا** [رواه البخاری: کتاب الجهاد و السير:2996]

سیّدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو (اس کا ثواب) اسی طرح لکھا جاتا ہے جیسا کہ وہ تندرستی کی حالت میں یا گھر میں عمل کرتا تھا۔

الفاظ دیکھ لیتے ہیں:

'**مرض**' یہ کیا ہوتا ہے؟ بیماری **عبد**: بندہ **سافر**: سفر کرنا اگر کوئی بندہ بیمار ہو یا سفر میں ہو اس کے لیے لکھ دیا جاتا ہے مانند جیسا وہ '**یعمل**' یہ کیا ہے؟ 'ی' ہٹا دیں۔ 'عمل' تو اس کے لیے لکھ دیا جاتا ہے عمل "**صحیحًا**" یہ کیا ہے؟

صحیح: ٹھیک

مقیم: گھر میں ہو / بالکل ٹھیک ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں ہمیں سمجھایا گیا ہے کہ اگر کوئی بندہ بیمار ہو یا

سفر میں ہوتو اس کے لیے اتنا ہی عمل لکھ دیا جاتا ہے جو عام طور پر کرتا ہے۔

عمل کیا ہوتا ہے؟ کوئی عمل بتائیں؟ (بچوں سے پوچھیں)۔ نماز، قرآن مجید پڑھنا، دعائیں، ذکر، امی ابو کی بات ماننا، صفائی کرنا۔ اسی طرح اور بھی بہت سارے اچھے عمل ہیں۔

ہم یہ سارے اچھے کام کرتے ہیں۔ ان کو کرنا بہت ضروری بات ہے۔ لیکن اس حدیث میں کیا بات پتا چل رہی ہے؟ یہ کہ ان کاموں کو ہر وقت کرنا، ہر جگہ کرنا بہت ضروری ہے۔ اس کو کہتے ہیں استقامت۔ رسول اللہ ﷺ استقامت سے خود بھی کام کرتے تھے اور باقی سب سے بھی کرواتے تھے۔ مثلاً جب رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا کہ پانچ نمازیں پڑھنی ہیں تو کیا پھر کبھی نماز چھوڑی؟ نہیں۔ بارش میں، کسی کے آنے پر، ہر وقت پڑھی۔ اس کو کہتے ہیں استقامت۔ بلکہ رسول اللہ ﷺ نے میدان جنگ میں بھی نماز پڑھی۔ جب بیمار ہوئے تو پھر؟ جی تب بھی پڑھی۔ اس کو کہتے ہیں استقامت۔

قرآن مجید تو رسول اللہ ﷺ کے دل پہ نازل ہوا تھا۔ آپ ﷺ کو تو اتنے کام کرنے ہوتے تھے۔ مکہ کے لوگ بھی اتنا تنگ کرتے تھے تو پھر قرآن مجید کی تلاوت کبھی چھوڑی؟ نہیں۔ کبھی کبھی صحابہ اپنے گھر پر کھانے کے لیے بھی بلاتے تھے۔ تو کبھی ایسے کیا ہوا کہ آج تو اتنا مزہ آ رہا ہے تو آج قرآن مجید نہیں پڑھتے؟ نہیں نا۔ کبھی کھانے کو بھی نہیں ہوتا تھا اتنی بھوک لگتی تھی تو تب شاید چھوڑ دیا ہو قرآن مجید پڑھنا؟ نہیں۔ تو اس کو کیا کہتے ہیں؟ استقامت۔ ہر وقت ہر حال میں کام کرنا۔

دعائیں پڑھنے کے بارے میں کیا خیال ہے؟ کبھی بھول بھی جاتے ہوں گے؟ رات کو سونے سے پہلے سخت نیند آئی یا سواری پر بیٹھے تو بھول گئے؟ کسی کو ملے فوراً باتیں شروع کر دیں سلام چھوڑ دیا؟ ہوا ہوگا ایسے؟ نہیں۔

📄 اچھا ایک اور کام بھی رسول اللہ ﷺ کو بہت پسند تھا۔آپ ﷺ فوت ہونے والے تھے سر مبارک سیّدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں تھا۔کمزوری کی وجہ سے مسواک اٹھائی نہیں جا رہی تھی لیکن اس کو دیکھ رہے تھے۔چونکہ استقامت تھی نا جو کام کرتے تھے ہمیشہ کرتے تھے۔تو سیّدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سمجھ آ گئی انہوں نے مسواک چبا کر آپ ﷺ کو دی تو آپ ﷺ نے استعمال کی۔(مفہوم صحیح بخاری 4449)

📄 تو رسول اللہ ﷺ کے ہر کام میں استقامت تھی وہ کوئی کام چھوڑتے نہیں تھے۔تو ہم بھی جب کوئی کام کریں۔مثلاً نماز،قرآن مجید کی تلاوت تو استقامت سے کریں۔اسی طرح ہماری عادت پختہ ہو جاتی ہے۔ایک تو ہمیں ثواب بہت زیادہ ملتا ہے۔اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے کہ یہ تو ہر کام استقامت سے کرتے ہیں۔یہ نہیں کہ کلاس میں تو بس اچھی نماز پڑھی اور گھر میں چھوڑ دی۔کلاس میں سکارف لیا اسکول اور گھر میں نہیں لیا۔ دوست نے آنا تھا تو صفائی کر لی ویسے کی ہی نہیں۔کیا یہ کام استقامت والے ہوں گے؟ ثواب ملے گا؟ نہیں نا۔

📄 تو آج کی حدیث سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنے گھر میں رہتے ہوئے استقامت کے ساتھ کام کرے گا۔

بچوں کے ساتھ مثالیں دوبارہ دہرالیں مثلاً نماز پڑھنا،روزانہ قرآن مجید کی تلاوت کرنا،دوست سے ملنا،سکول جانا،کمرے کی صفائی کرنا وغیرہ۔

📄 تو استقامت کے ساتھ اچھے عمل کرتے ہوئے اس کے ساتھ دو مسئلے ہو سکتے ہیں۔ایک تو یہ کہ وہ بیمار ہو جائے یا پھر وہ سفر پر جا رہا ہے۔

📄 اگر بیمار ہو جائے،بخار ہو گیا،قے آ گئی،چکر آ رہے تھے اور اچھے کام رہ گئے۔قرآن مجید نہیں پڑھ سکے،صفائی نہیں کر سکے۔اگر استقامت کے ساتھ پہلے یہ کام

کرتے رہے ہیں تو ثواب مل جائے گا۔

- اگر ہمیشہ بھاگ کر امی ابو کی بات مانتے تھے لیکن کبھی بیماری کی وجہ سے نہ کر سکے تو ثواب ملے گا۔

- بچو! کس کس کو ثواب چاہیے؟ اس کے لیے کرنا کیا ہوگا؟ کس چیز میں استقامت؟ روزانہ نمازیں پڑھیں کہ استقامت آئے۔ بھول جائیں تو فوراً یاد آنے پر پڑھ لیں قرآن مجید کا بھی وقت مقرر رکھیں، استاد آئے یا نہ آئے۔

حدیث دہرا لیں ۔سب بچوں کو پڑھوائیں ۔خاموشی سے ادھر ادھر نہ دیکھیں۔اچھی طرح بیٹھ کر پڑھیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اتنی مشکلات اٹھا کر ہم تک بات پہنچائی۔بچوں کو تنبیہ کریں کہ سب نے پڑھنا ہے جو نہیں پڑھے گا اسے سامنے آکر سب بچوں کو پڑھانا پڑے گا۔

سبق نمبر 23　حدیث 22

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔

بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

پچھلے سبق کی دہرائی کریں اور بچوں سے حدیث سنیں۔ کن کن کاموں میں ہمیں استقامت اختیار کرنا ہے؟ اس کا ہمیں بیماری یا سفر میں کیا فائدہ ہوگا؟ بچوں کو تنبیہ کریں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بات ہو رہی ہو، حدیث پڑھی جا رہی ہو تو خاموشی سے بیٹھ کر سنا جائے۔ ہاتھوں میں کسی چیز سے کھیلنا یا ہلنا جلنا حدیث سننے کے آداب کے منافی ہے۔ ہمیں صحابہ کرام کی طرح بیٹھنا ہے۔ اس طرح سے بات سمجھ میں آتی ہے اور عمل بھی کر سکتے ہیں۔ پھر بچوں سے حدیث کہلوا لیں۔

عَنْ أَبِی مُوسَىٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: **مَثَلُ الْبَیْتِ الَّذِی یُذْکَرُ اللّٰہُ فِیہِ، وَالْبَیتِ الَّذِی لَا یُذْکَرُ اللّٰہُ فِیہِ، مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ** [رواہ مسلم، کتاب الصلاۃ:779]

سیّدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے اور جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا جاتا وہ زندہ اور مردہ کی مثل ہے۔

بچو! حدیث کے اختتام پر کبھی ''رواہ البخاری'' ''رواہ مسلم'' یا ''رواہ الترمذی'' آتا ہے۔ تو یہ کیا ہے؟ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں)۔ جی! یہ حدیث کی کتابیں ہیں جو بہت بڑے محدّثین نے لکھی ہیں۔

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے دو گھروں کی مثال دی:

1۔ ”الذی یذکر اللہ فیہ :جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے

2۔ ”والذی لا یذکر اللہ فیہ :اور وہ جس میں اللہ کا ذکر نہ کیا جائے۔

یعنی دو گھر ہیں، ایک وہ گھر جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اور ایک گھر جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا جائے تو ان گھروں کی مثال ایسی ہے:

1۔ الحی: زندہ

2۔ ا لمیت:مردہ

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ذکر کے بارے میں بتایا۔ایک گھر جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے وہ ایسے ہے جیسے زندہ اور جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا جائے وہ مردہ کی طرح ہے۔

مثال کے لیے دو stick figures بنالیں اور بچوں سے پوچھیں انہوں نے کبھی کسی مرے ہوئے شخص کو دیکھا ہے؟ بچوں کو زندہ اور مردہ شخص کا موازنہ کرائیں کہ ان میں کیا فرق ہوتا ہے؟

زندہ شخص بہت سے کام کر سکتا ہے۔مثلاً کھانا پینا، باتیں کرنا، بھاگنا دوڑنا وغیرہ۔اس کے مقابلے میں مردہ شخص یہ سب کچھ نہیں کر سکے گا اس کی زندگی تو ختم ہو گئی۔اس کے آس پاس سب لوگ بھی اداس ہوتے ہیں۔

ہمارا دل کیا چاہتا ہے کہ ہم زندہ رہیں یا ایک مردہ کی طرح ہوں؟ (بچوں سے پوچھیں)

اس حدیث سے ہمیں کیا معلوم ہوتا ہے؟ وہ گھر جس میں روزانہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے، وہ ’الحی‘ ہے یا ’المیت‘؟ جی ’الحی‘ یعنی زندہ۔

بورڈ پر دو گھر بنائیں۔ایک میں ذکر کی وجہ سے زندہ ہونے کے آثار ہیں اور ایک گھر ذکر نہ ہونے سے مردہ کی مانند ہے۔

زندہ گھر والے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔سب ایک دوسرے کو یاد دلاتے رہتے ہیں کہ نماز پڑھنی ہے، قرآن مجید پڑھنا ہے، دعائیں بھی پڑھنی ہیں۔سب کام کر کے ایک دوسرے کو حدیث بھی سناتے ہیں۔ہر کام کا آغاز دعاؤں سے کرتے ہیں۔

مردہ گھر میں لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی نہیں کرتے ،نماز بھی نہیں پڑھتے۔ابو،امی اور باقی بڑے لوگ تو شاید کبھی پڑھ لیں لیکن بچے بالکل نہیں پڑھتے۔فلمیں وغیرہ خوب شوق سے دیکھ لیتے ہیں۔games وغیرہ کھیلتے رہتے ہیں۔

استاد زندہ گھر کا ذکر کرتے وقت جوش اور خوشی کا اظہار کرے۔ اسی طرح مردہ گھر کی بات کے وقت افسوس کا اظہار کرے۔

رسول اللہ ﷺ نے کیوں کہا ہے کہ یہ گھر مردہ یا زندہ ہے؟(بچوں کو جواب دینے کا موقع دیں)۔مردہ شخص نہ اپنے آپ کو فائدہ دے سکتا ہے اور نہ اپنے اردگرد لوگوں کو۔جبکہ زندہ شخص ہر طرف خیر بانٹتا ہے اور خود بھی خیر ہی سمیٹتا ہے۔

لیکن کبھی کبھی ہمیں ایسا گھر بہت اچھا لگتا ہے۔جس میں کوئی اچھا کام کرنے کا نہیں کہتا جب ہماری امی ہمیں کہہ رہی ہوں کہ نماز پڑھو، قرآن مجید کی تلاوت کرو، اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد رکھو، تو ہم کہتے ہیں کہ وہ گھر کتنا اچھا ہے ان کے امی ابو تو انہیں کچھ بھی نہیں کہتے۔جو ان کا دل چاہتا ہے وہ کرتے ہیں۔

بچو! ہمارے ابو اور امی کیوں ہمیں یہ سب کام کرنے کو کہتے ہیں؟(بچوں سے پوچھیں) تاکہ ہمارا گھر زندہ ہو۔

بچوں کے درمیان ایک مقابلہ کروالیں۔لڑکوں اور لڑکیوں سے باری باری پوچھیں کہ ہم ذکر کیسے کریں گے؟ انہیں کہیں کوئی مثال دہرائی نہ جائے۔

سبق نمبر 24 حدیث 23

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔

بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

پچھلے سبق کی دہرائی کریں اور بچوں سے حدیث سنیں۔ کلاس کے آغاز میں بچوں کے اچھے ڈسپلن پر ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ بچوں کو بتائیں کہ اچھے آداب (good manners) اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں۔ جیسے ہمیں بھی وہی لوگ اچھے لگتے ہیں جو جھوٹ نہ بولیں، لڑائی نہ کریں، اچھے کام کریں۔ ہمیں بھی اپنے اندر اچھے آداب واخلاق پیدا کرنے ہیں۔

آج کی حدیث :

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ: **لَا يَنْتَجِي اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ فَإِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ**

[رواه أبو داود، كتاب الادب:4851]

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، دو آدمی اپنے (تیسرے) ساتھی کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں اس لئے کہ ایسا کرنا اس (تیسرے آدمی) کو غمگین کر دے گا۔

آج کی حدیث کا مطلب دیکھیں:

لا: نہیں ینتجی اثنان: سرگوشی کرتے دو لوگ الثالث: تیسرا ساتھی

رسول اللہ ﷺ کے فرمان کا مطلب ہے کہ دو لوگ جب کسی اور کے ساتھ بیٹھے ہوں تو ایک کام نہ کریں کیونکہ یہ وہ کام ہے جو اس تیسرے ساتھی کو اداس / دکھی کر دے گا۔

استاد ایک بچے کو بلا کر اس کے کان میں سرگوشی کرے۔اس سرگوشی کا انداز ایسا ہو کہ کسی کی طرف دیکھ کر کان میں بولے لیکن اچھی بات بتا دے مثلاً صدقہ کرنا، لوگوں کی مدد کرنا وغیرہ۔

بچو! یہ کیا ہو رہا ہے؟ آپ کا کیا خیال ہے کہ میں نے ان کے کان میں کیا کہا؟ (عام طور پر بچے سمجھیں گے کہ کسی کے خلاف بات کی)۔چلیں ان سے پوچھتے ہیں کہ میں نے ان کے کان میں کیا کہا؟

اس کا مطلب ہے کہ ضروری نہیں کوئی کسی کے کان میں بات کر رہا ہو تو بری بات ہی ہو۔

استاد ایک اور بچے کو بلائے اور اس کو دوسری طرف کھڑا کر کے پھر سے پہلے بچے کے کان میں کچھ کہے۔ پھر دوسرے بچے سے پوچھیں کیسا لگا؟ وہ بچہ یقیناً کہے گا اچھا نہیں لگا۔اس سے وجہ دیافت کریں۔مثلاً بچہ کہہ سکتا ہے: 1) آپ نے اس کے کان میں بات کی، میرے کان میں کیوں نہیں کی۔2)میرے خلاف بات کی۔3) کوئی بات آپ مجھ سے چھپانا چاہتے ہیں۔

بچو! رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں اسی بات سے منع فرمایا ہے کہ اگر تین لوگ کہیں موجود ہوں تو ان میں سے دو آپس میں سرگوشی نہ کریں اس سے تیسرا دکھی ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جو منافقین تھے (جو اوپر سے ظاہر کرتے تھے کہ ہم مسلمان ہیں اور اندر سے نہیں تھے) وہ سرگوشیاں کرتے تھے۔ جب وہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کے ساتھ ہوتے تو کہتے ”آپ بالکل صحیح بات کرتے ہیں“، لیکن جونہی الگ ہوتے تو آپس میں سرگوشی شروع کر دیتے اور اس میں مسلمانوں کے خلاف پلاننگ

کرتے۔

اچھا تو بچو! پھر سرگوشی کرنی چاہیے کہ نہیں؟ نہیں۔ لیکن ابھی تو میں نے جو سرگوشی اس بچے کے کان میں کی تھی اس میں تو اچھی بات کہی، صدقہ کرنے کی بات کی۔ پھر کیا ہوگا؟

> بورڈ پر دو کالم بنا کر بچوں کو بتائیں کہ ایک اچھی سرگوشی ہوتی ہے اور ایک بری۔
> بری سرگوشی: غیبت، چغلی، گالی وغیرہ
> اچھی سرگوشی: مدد کرنے، صدقہ دینے، ذکر اذکار کرنے، تحفہ دینے وغیرہ کے بارے میں

اچھی سرگوشی:

وہ ہوتی ہے جس میں آپ کوئی اچھی بات کرنے یا کسی کی مدد کے لیے دوسرے شخص کو بتاتے ہیں اور آپ نہیں چاہتے کہ یہ بات سب کو پتا چلے اور آپ کا ثواب ضائع ہو۔ مثلاً

1۔ ایک دن سکول میں لنچ کرنے لگے سب نے لنچ کھولا تو ایک دوست کا لنچ گر گیا۔ اس کو سخت بھوک لگی تھی۔ آپ نے دیکھ کر چپکے سے دوسرے دوست کے کان میں کہا کہ آؤ اس سے اپنا لنچ شیئر کر لیتے ہیں۔ آپ نے اونچا اس لیے نہیں کہا کہ دوسرے دوست مذاق اڑائیں گے۔ تو یہ کون سی سرگوشی ہوگی؟ اچھی سرگوشی۔

2۔ ایک دن امی کسی آنٹی کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں، باہر کوئی مانگنے والا آیا۔ آپ نے چپکے سے امی سے کہا کہ اس کو کچھ صدقہ کروں؟ امی نے اجازت دے دی۔ یہ کون سی سرگوشی تھی؟ جی اچھی۔

3۔ اسکول میں استاد نے کہا سر نیچے کر کے بالکل خاموشی سے بیٹھ جائیں۔ آپ

نے اپنے دوست کے کان میں کہا چلو درود شریف پڑھ لیتے ہیں۔ دل ہی دل میں سبحان اللہ پڑھ کر جنت میں درخت لگا لیتے ہیں۔ یہ کون سی سرگوشی ہے؟ اچھی سرگوشی۔

4۔ ہم نے اپنی دوست کو تحفہ دینا ہے۔ پوری کلاس کو تو نہیں دے سکتے تو چپکے سے اس کے کان میں بتایا۔

بری سرگوشی:

وہ ہوتی ہے جس میں آپ کوئی بری بات کرنے یا کسی کو تنگ کرنے کے لیے دوسرے شخص کو بتاتے ہیں اور آپ نہیں چاہتے کہ یہ بات سب کو پتا چلے۔ مثلاً

1۔ غیبت کرنا۔ یہ کیا ہوتا ہے؟ جی سامنے تو اچھے طریقے سے بات کی اور اس کے جاتے ہی اس کی برائی شروع کر دی۔ کبھی کبھی اس کو سرگوشی کے انداز میں بھی کیا جاتا ہے۔ یہ کون سی سرگوشی ہوگی؟ بری سرگوشی۔

بچوں کو بتائیں کہ بری سرگوشی برے اخلاق میں آتی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس کو پسند نہیں کیا۔ اس سے میزان ہلکا ہو جائے گا۔

2۔ گالی دینا: بہن/بھائی سے لڑائی ہوئی۔ سب کو شکایت لگائی۔ کسی نے اسے کچھ نہیں کہا تو چپکے سے گالی دے دی۔ تو یہ کیا ہے؟ بری سرگوشی۔

3۔ اسکول میں استاد کے بارے میں غلط بات کرنا یا پھر کلاس میں اگر استاد پڑھاتے ہوئے کسی غلط کام پر تنبیہ کرے، سب بچے کہیں کہ نہیں کریں گے لیکن ایک بچہ اپنے دوست کے کان میں کہے: کریں گے۔ تو یہ کون سی سرگوشی ہے؟ بری سرگوشی۔ اس سے میزان نیچے چلا جاتا ہے۔

حدیث کہلوا لیں اور اس کا مطلب دہرا دیں۔

🗎 بچو! اپنے لیے تو ہم نے یہ بات یاد رکھنا ہے کہ سرگوشی نہیں کرنی لیکن اگر کوئی

سبق نمبر 25　حدیث 24

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔

بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

پچھلے سبق کی دہرائی کریں اور بچوں سے حدیث سنیں۔ ہم کس کام کے لیے سرگوشی کر سکتے ہیں اور کب نہیں کرنی؟ بچوں سے آج کی حدیث کہلوائیں۔ حدیث کی کلاس میں بیٹھنے کے آداب دہرا لیں۔ خاموشی سے، بغیر ہلے بیٹھنا ہے۔

آج کی حدیث:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: **الْبَرَكَةُ مَعَ أَكَابِرِكُمْ** [رواه ابن حبان ، کتاب البر و الاحسان:559]

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا،**
برکت تمہارے بزرگوں کے ساتھ ہے۔

چلیں اب اس حدیث کا مطلب سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں:

- **البرکة** کا کیا مطلب ہے؟ برکت
- **مع**: ساتھ
- **اکابرکم**: بزرگ بڑے لوگ

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس حدیث میں بتایا ہے کہ برکت بڑے لوگوں کے ساتھ ہے۔ تو اس کا مطلب ہے کہ ہم نے بڑے لوگوں کی عزت کرنی ہے اس سے ہمیں برکت ملے گی۔

📄 برکت کیا ہوتی ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ یہ کہ ہمارے سب کام اچھے ہوں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا میں بھی بہت فائدہ دیں اور آخرت میں بھی ملے۔ ہمیں کوئی بھی کام کر کے وہ فائدہ حاصل ہو جو ہم نے کبھی سوچا بھی نہ ہو۔

📄 بچو! یہ بڑا کون ہوتا ہے، جس کی عزت کے لیے ہمیں کہا گیا ہے؟ (ان سے جواب لے کر دہرالیں)

> اکثر بچوں کے ذہن میں صرف ان بزرگوں کے لیے یہ سوچ آتی ہیں جن کو معاشرہ بھی عزت دیتا ہے۔

📄 چلیں ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سی جگہوں پر ہمارے بزرگ کون ہو سکتے ہیں؟

گھر: والدین، دادادادی، نانانانی اور دیگر رشتہ دار، ملازمین، بہن بھائی وغیرہ۔

اسکول: پرنسپل، اساتذہ، چوکیدار، آیا جی، دیگر ملازمین، بڑی کلاسوں کے بچے وغیرہ۔

بازار: دکاندار، خریدار وغیرہ۔

📄 اس سے ہمیں ایک بات سمجھ میں آئی کہ ایک تو لوگ عمر میں بڑے ہوتے ہیں لیکن جن لوگ کو زیادہ علم ہو تو وہ بھی بڑے ہوتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے جب لوگ ملنے کے لیے آتے تو رسول اللہ ﷺ پسند فرماتے کہ ان میں سے بڑا پہلے بات بتائے۔ اسی طرح جب جماعت میں نماز ہوتی تو رسول اللہ ﷺ اس شخص کا امام بننا پسند فرماتے جس کو قرآن مجید زیادہ آتا، جس کو حدیث کا علم زیادہ ہوتا، (صحیح مسلم 673)

📄 رسول اللہ ﷺ (نماز کی صف برابر کرتے ہوئے کہتے) اور چاہئے کہ تم میں سے جو عقلمند اور سمجھدار ہوں وہ قریب ہوں پھر جوان کے قریب ہوں پھر جوان کے قریب ہوں (صحیح مسلم 432)

📄 اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم

نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے۔ (ترمذی1919)

کبھی کبھی ہم اپنے بڑے بہن بھائیوں یا کزن سے کیسے بات کرتے ہیں؟ لڑائی والی، تو پھر عزت کیسے ہوگی؟ فرشتے عزت کریں گے؟

بچو! عزت کرنے میں کیا کیا آئے گا؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ مثلاً جب بڑا بات کر رہا ہو اور ہمیں برکت چاہیے تو ہم آرام سے بات سنیں گے، اور اپنی باری کا انتظار کریں گے۔ جہاں ضرورت ہو وہاں مدد کریں گے۔ کسی بڑے کو، نظر انداز نہیں کریں گے۔

Situations

ہر مثال کو ڈسکس کرنے کے ساتھ ساتھ حدیث کو دہرا لیں۔

1۔ ہم نے یہ حدیث پڑھی ہے اور ہم نے سوچا کہ اب ہمیں امی کی عزت کرنی ہے۔ اور امی تھکی ہوئی ہیں۔ تو کیسے عزت کریں گے؟ (بچوں سے پوچھیں)

- ان کو آرام کرنے دیں گے۔
- شور نہیں مچائیں گے۔
- اپنا سکول کا کام خود کر لیں گے۔
- اپنے کھلونے خود سمیٹ لیں گے۔

2 ۔ چھٹی کے دن یہ فیصلہ کیا ہے کہ سب بڑوں کی عزت کرنی ہے تا کہ برکت ملے۔ بچو! کیا کریں گے؟

- امی ا کی مدد کریں گے۔
- دادی کی بات مانیں گے۔
- بڑے بھائی یا بہن سے ضد نہیں کریں گے۔

3 ۔ اگر کسی پر بہت غصہ آیا ہوا ہے اور دل چاہ ہے کہ بس کچھ کر دوں۔ اتنے میں

کزن آ گیا اور وہ بڑا بھی ہے، تنگ بھی کر رہا ہے، کیا کریں گے؟

- نظر انداز کر دیں گے۔
- کسی کو بتا کر مدد لے لیں گے۔
- اس کو یہ حدیث سنائیں گے اور بتائیں گے کہ اس وجہ سے میں آپ سے لڑ نہیں رہا۔

4 ۔ دودھ نہیں پیا تو امی نے اتنا زیادہ ڈانٹ دیا۔ اب تو بہت غصہ آیا، لیکن کیا کریں؟

- یاد رکھیں کہ اس میں اپنا قصور ہے۔
- خاموش رہیں اور ادب سے امی کے سامنے کھڑے ہوں۔
- جو کام امی کرنے کو کہیں اس کو کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔

حدیث کہلوا لیں اور دہرا دیں۔

سبق نمبر 26 حدیث 25

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔

بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

پچھلے سبق کی دہرائی کریں اور بچوں سے حدیث سنیں۔ بچوں سے حدیث کہلوالیں. بچوں سے پوچھ لیں کہ حدیث پڑھتے ہوئے کون کون سے کام نہیں کیے جاتے؟ اور کس طرح سے بیٹھ کر حدیث پڑھی جاتی ہے؟

آج کی حدیث:

عَنْ جَرِيْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ، يُحْرَمِ الْخَيْرَ** [رواه مسلم، كتاب البر:2592]

سیّدنا جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو نرمی سے محروم ہے وہ خیر سے محروم ہے۔

حدیث کے الفاظ بچوں کے ساتھ ڈسکس کرلیں۔ بچوں سے پوچھیں کہ کون کون سے الفاظ ان کو جانے پہچانے لگتے ہیں؟

"یحرم": کی اگر 'ی' ہٹا کر "حرام" کردیں، حرام کیا ہوتا ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ حرام وہ چیز ہوتی ہے جو نہیں کرنی ہوتی۔ اسی طرح محروم لفظ بھی اردو میں استعمال ہوتا ہے۔

'الرفق' کیا ہے؟ جی! نرم (soft) ہونا۔

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا کہ جو کوئی محروم کیا گیا نرمی سے، وہ خیر سے محروم کیا گیا۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ کوئی بھی کام اس کے ساتھ اچھا نہ ہوگا۔ اس کو لگے گا کہ

لوگ مجھے تنگ کرتے ہیں، میرے ساتھ کوئی کھیلتا نہیں، شیئر نہیں کرتا، میرے سارے کام بھی غلط ہو رہے ہیں۔ لیکن وہ یہ نہ سوچے گا کہ یہ اس وجہ سے ہے کہ مجھ میں نرمی نہیں۔ تو اس کا مطلب ہے کہ جو بھی نرمی نہ کرے گا اس کے ساتھ بھی کوئی نرمی نہیں کرے گا۔

بچوں کو مختلف سخت اور نرم چیزیں دکھائیں اور بتائیں کہ نرم چیزیں اچھی ہوتی ہیں کیونکہ ان کو آسانی سے موڑا جا سکتا ہے۔

- بچو! یہ لکڑی دیکھیں، کتنی سخت ہے۔ چلیں اس کو موڑتے ہیں، کیا یہ نرم ہے؟ مڑ رہی ہے؟ اب اس کاغذ کو دیکھیں، اس کو موڑیں۔ یہ مڑتا جا رہا ہے نا۔ سخت چیز تو ٹوٹ جاتی ہے مڑتی نہیں۔
- اسی طرح سے درخت بھی ہوتے ہیں، کچھ تیز آندھی سے ٹوٹ کر گر جاتے ہیں اور کچھ ہلتے رہتے ہیں، جھومتے رہتے ہیں جب آندھی ختم ہو جاتی ہے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے ہیں۔
- اسی طرح جو مسلمان ہوتا ہے وہ نرمی سے کام لیتا ہے سخت نہیں ہوتا۔ اچھے کام کرے گا، غلط بات نہیں کرے گا، نرم رہے گا۔ اور یہی نرمی اس کو فائدہ دے گی۔ جو سخت ہو گا وہ غصے میں سب سے لڑے گا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں رسول اللہ ﷺ سے کہا ''اور اگر آپ بد خلق سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے چھٹ جاتے'' (آل عمران 159)

یعنی رسول اللہ ﷺ بہت نرم دل تھے۔

- عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا 'السام علیکم' (آپ پر موت ہو)۔ آپ ﷺ نے فرمایا 'وعلیکم'۔ لیکن سیّدة

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ''السام علیکم ولعنکم اللہ وغضب علیکم''۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ٹھہرو عائشہ! نرم خوئی اختیار کرو اور سختی اور بد کلامی سے پرہیز کرو۔'' انہوں نے کہا'' کیا آپ نے سنا نہیں کہ یہودی کیا کہہ رہے تھے؟'' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم نے نہیں سنا میں نے انہیں کیا جواب دیا، میں نے ان کی بات ان پر لوٹا دی اور میری ان کے بارے میں دعا قبول کی گئی اور ان کی میرے بارے میں قبول نہیں کی گئی۔''

(رواہ البخاری، کتاب الدعوات:6401)

رسول اللہ ﷺ نے آرام سے، نرمی سے جواب دے دیا حالانکہ اس شخص نے آپ ﷺ کو کتنی سخت بات کی۔

- ایک آدمی نے نبی ﷺ کی موجودگی میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا نبی ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خاموشی پر تعجب اور تبسم فرماتے رہے لیکن جب وہ آدمی حد سے ہی آگے بڑھ گیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی کسی بات کا جواب دیا اس پر نبی ﷺ ناراضگی میں وہاں سے کھڑے ہوگئے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پیچھے سے جا کر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ جب تک وہ مجھے برا بھلا کہتا رہا آپ بیٹھے رہے اور جب میں نے اس کی کسی بات کا جواب دیا تو آپ غصے میں آ کر کھڑے ہوگئے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ ایک فرشتہ تھا جو تمہاری طرف سے اسے جواب دے رہا تھا اور جب تم نے اسے جواب دیا تو درمیان میں شیطان آ گیا اس لئے میں شیطان کی موجودگی میں نہ بیٹھ سکا۔ (مسند احمد:9624)

- تو ہم نے بھی نرمی سے کام لینا ہے خواہ کوئی ہمارے ساتھ کیسے ہی بات کرے۔

بچوں سے حدیث کہلوالیں۔ان سے پوچھیں کہ کون کون نرم بننا چاہتا ہے؟ بچوں کو situations دکھا کر مزید واضح کریں۔دو اساتذہ آپس میں یہ situations کر سکتی ہیں۔

1۔امی بچے سے کہہ رہی ہے کہ کمرہ صاف کرلو، بہت گندا ہو رہا ہے۔ بچہ جواب میں ضد اور غصہ کرتا ہے کہ ہر دفعہ میں ہی کیوں کروں؟ میں نے نہیں کرنا۔ بچو! اس کو کیا کرنا چاہیے؟

2۔میرا بھائی کمرے میں آنا چاہ رہا ہے میں نے اسے منع کر دیا ''خبردار میرے کمرے کے اندر آئے۔تم چلے جاؤ یہاں سے۔'' وہ پلیز پلیز کہہ رہا ہے لیکن میں کہہ رہا ہوں بس چلے جاؤ یہاں سے۔ بچو! کیا ایسا کرنا چاہیے؟ ایسا کرنے سے کیا ہوگا؟

3۔میری بہن ہر وقت مجھ سے لڑتی ہے اور جب میرے پاس کوئی مزے کی کھانے کی چیز ہو تو وہ مجھ سے مانگتی ہے۔ میں کیوں دوں؟ بالکل بھی نہیں دینا۔ بچو! کیا جب بہن یا بھائی تنگ کرے تو اس سے شیئر کرنے کو دل چاہتا ہے؟ لیکن ہم نے اس وقت کیا کرنا ہے کہ ہمارا دل سخت نہ ہو جائے۔

4۔ماسی سے پانی مانگا اور پھر بجائے شکریہ کرنے کے غصہ کیا کہ دیر سے لائی اور پھر گرم بھی ہے۔ کپڑے مانگے تو بھی غصہ کیا۔

بچو! یہ کیا رویہ ہے؟ نرمی کا ہے؟ پھر کیا کریں؟

حدیث کہلوا لیں۔ سب بچے پڑھیں گے۔ جس کا منہ ہل نہیں رہا ہو گا وہ سامنے آکر پڑھے گا۔

سبق 27 دہرائی

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔ بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

حدیث کی دہرائی کے لیے مندرجہ ذیل انداز پر چند کلاسیں لی جاسکتی ہیں تاکہ بچوں کی دہرائی ہو جائے۔

بچوں کو حدیث یاد کرنے کی ترغیب دلائیں۔ ان کو بتائیں کہ ہم ایک حدیث کا مقابلہ کریں گے جس میں بچوں سے حدیثیں سنی جائیں گی۔

حدیث کی دہرائی کے لیے 3 سے 5 احادیث ایک کاغذ پر چھپوا کر بچوں میں تقسیم کر دیں۔ اب چھوٹے گروپس میں بچے اپنی اپنی استاد کے ساتھ حدیث دہرا سکتے ہیں۔

اس کے لیے اساتذہ مختلف طریقہ کار اختیار کر سکتی ہیں۔ مثلاً

- ☆ بچوں کو دو سے تین مرتبہ حدیث کہلوائیں۔
- ☆ پھر باری باری بچوں سے سنیں۔
- ☆ بچوں کو دو دو کے گروپ میں تقسیم کر کے انہیں کہیں کہ ایک دوسرے کو سنائیں۔
- ☆ استاد بھی تمام گروپس میں سے ایک ایک بچے کو بلا کر سن سکتی ہے۔
- ☆ استاد اپنے گروپ میں ایک مقابلہ کروائے۔ حدیث کے راوی کا نام لے کر بچوں سے کہیں کہ حدیث مکمل کریں۔
- ☆ بیچ میں سے ایک دو الفاظ بول کر بھی بچوں سے حدیث کے بارے میں پوچھا جا سکتا ہے۔
- ☆ اس کے علاوہ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ آج کی حدیث میں سے مثلاً (رواہ

البخاری یا رواہ ابن ماجہ)والی حدیث سنائیں۔

☆ ان چھوٹے چھوٹے گروپس کا بھی آپس میں مقابلہ کروایا جا سکتا ہے مثلاً کون سا گروپ یہ والی حدیث سنائے گا۔

☆ بچوں کو اچھا سنانے پر شاباش دیں۔اگر کسی کو زبانی یاد کرنے میں مشکل پیش آ رہی ہو تو فی الحال دیکھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔

سبق نمبر 28 حدیث ذوالحجہ

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔

بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

بچوں سے حدیث سنیں۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ :**اَفْضَلُ اَیَّامِ الدُّنْیَا الْعَشْرُ یَعْنِی عَشْرَ ذِی الْحِجَّۃِ** (صحیح الترغیب والترھیب 1150)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا کے افضل ترین ایام عشرہ ذوالحجہ ہیں۔

بچو! اس حدیث کے تین اہم الفاظ کون سے ہیں؟

افضل ایام الدنیا

بچوں سے یہ تین الفاظ کہلوالیں۔

ان کا کیا مطلب ہے؟ آپ اندازا لگا سکتے ہیں؟

افضل : بہترین ایام: دن الدنیا : دنیا

دنیا کے بہترین دن کون سے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے کیا بتایا؟ کتنے ہیں؟

العشر یعنی 10۔

بچوں میں شوق پیدا کرنے کے لیے ان سے پوچھیں کہ کس کو عربی میں گنتی آتی ہے؟ جس بچے کو پوری آتی ہو اس کو بلا کر سن لیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس حدیث میں بتایا کہ دنیا میں 10 بہترین دن ہیں اور

کے جو اپنی جان و مال خطرہ میں ڈال کر نکلا اور واپس آیا تو ساتھ کچھ بھی نہ لایا۔

(صحیح بخاری969)

تو آپ دیکھیں کہ ہم ان دنوں میں کونسے کام کر سکتے ہیں؟

1۔ذکر۔

بچوں سے پوچھیں کس کو بہت اچھی تکبیر پڑھنی آتی ہے؟ وہ سب بچوں کو پڑھائے۔ اس طرح دو سے تین مرتبہ تکبیر کہلوا لیں۔ان کو بتائیں کہ ان دنوں میں کیوں پڑھی جائے گی؟

رسول اللہ ﷺ نے ان دس دنوں میں تکبیرات پڑھنے کو کہا۔(مستخرج ابی عوانہ3024)

ایک مرتبہ تکبیر پڑھوالیں۔

اچھا اب ذرا تصّور کریں کہ آپ سکول میں ہیں۔بریک میں سب بچے کھیل رہے ہیں ۔آپ ایک جگہ کھڑے ہو جائیں اور کیا پڑھیں؟تکبیر۔ جب باقی بچے پوچھیں کہ کیوں پڑھ رہے ہو تو آپ کیا کہیں گے؟ کہ ذی الحجہ ہے اور کون سے دن ہیں ؟**افضل ایام الدنیا**۔ہم نے ان میں ہر وقت تکبیر پڑھنی ہے۔

بچوں کو کھڑا کرا کر آنکھیں بند کروا کر یہ تصّور کروایا جا سکتا ہے۔پھر بٹھا کر بھی ایک مرتبہ تکبیر کہلوا لیں ۔بچوں سے تمام دن کے مختلف اوقات ڈسکس کر لیں جب تکبیرات پڑھی جاسکتی ہیں۔

بچو! گھر میں کب اور کہاں پڑھیں گے؟ سکول کی تیاری کرتے وقت،ناشتے کے لیے جاتے وقت ،بستر پر لیٹ کر۔اسکول میں فارغ اوقات میں،گاڑی میں آتے جاتے وقت۔

2۔حج:

اس ماہ میں حج ہوتا ہے اور یہاں بھی ہم اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہیں۔

3۔روزہ:

یوں تو پورے نو دن کے روزے رکھے جا سکتے ہیں۔(سنن ابی داؤد 2437)
لیکن رسول اللہ ﷺ نے ایک خاص دن یعنی 9 ذی الحجہ کے روزے کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔(صحیح مسلم 1162) ہم خود بھی رکھ سکتے ہیں اور اپنے گھر میں بھی سب کو یاد دلا سکتے ہیں۔

- پتا ہے 9 ذی الحجہ کو تمام حاجی میدان عرفات میں جمع ہوتے ہیں۔میدان عرفات مکہ کے پاس بہت بڑا سا میدان ہے۔9 ذی الحج کو جو لوگ بھی حج کے لیے گئے ہوئے ہیں وہ عصر اور مغرب کی نماز کے درمیان وہاں دعائیں کر رہے ہوں گے۔جن جن لوگوں نے بھی دعاؤں کا کہا ہے ان کے لیے بھی اپنے لیے بھی۔اور اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں قبول کرتے ہیں۔

- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عرفہ کے دن سے زیادہ کسی دن اپنے بندوں کو دوزخ سے آزاد نہیں کرتا اور اللہ اپنے بندوں کے قریب ہوتا ہے، پھر فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ یہ سارے بندے کس ارادہ سے آئے ہیں؟''(صحیح مسلم 1348)

- تو اس دن ہم اللہ تعالیٰ سے استغفار بھی کریں گے۔معافی مانگیں گے، سب غلط کاموں کی معافی مانگیں گے۔بچو! کون کون اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا چاہ رہا ہے؟ کیسے کہیں گے؟ استغفر اللہ!

4۔قربانی:

- بچو! قربانی کس کس چیز سے ہوتی ہے؟ اور سب سے پہلے قربانی کس نے کی

تھی؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے سیّدنا اسماعیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے قربان کرنے کا ارادہ کیا تھا۔اسماعیل علیہ السلام اس وقت چھوٹے بچے تھے۔

بچوں میں سے کسی سات یا آٹھ سال کے بچے کو باہر بلا لیں اور پھر ان کو موازنہ کر کے بتائیں کہ اس وقت حضرت اسماعیلؑ کتنے بڑے تھے۔

- بچو! یہ ایک بہت بڑا امتحان تھا سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کے لیے،لیکن ان کے بیٹے سیّدنا اسماعیل علیہ السلام نے اطمینان سے اپنے والد کو اجازت دے دی۔شیطان کو بھی انھوں نے پتھر مار کر بھگا دیا۔اللہ تعالیٰ نے تو صرف ان کا امتحان لینے کے لیے ایسا کہا تھا۔اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس وقت ایک مینڈھا بھیج دیا جب ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کی قربانی کرنے لگے۔ (مسند احمد: 2707)
- تو عیدالاضحیٰ پر جس کے پاس پیسے ہوں وہ قربانی کرے۔اللہ تعالیٰ خوش ہوگا اس قربانی سے۔اور کون کون سے کاموں سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے؟(بچوں کے بولنے دیں)۔
- بچو! اگر کسی سے لڑے،روئے،نماز چھوڑی،چیخے چلائے،غلط باتیں کیں،ذکر نہیں کیا تو یہ دن ضائع ہو جائیں گے۔

بچوں کے ساتھ مختلف نیک اعمال دہرا لیں۔مثلاً قرآن مجید کی تلاوت، نمازوں کی پابندی ، والدین کی بات ماننا، رسول اللہ ﷺ کی طرح دعائیں پڑھنا وغیرہ۔

- بچو! ہم ان دنوں میں بھی اچھے کام کریں گے اور بعد میں بھی ان اچھے کاموں کو کرتے رہیں گے۔اب ہم سب کو یاد رکھنا ہے کہ یہ ''**افضل ایام الدنیا**'' ہیں اور بہت اچھے کام کرنے ہیں۔

سبق نمبر 29 محرم حدیث

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔

بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

پچھلے سبق کی دہرائی کریں اور بچوں سے حدیث سنیں۔اس سبق کو محرم الحرام کی اہمیت واضح کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

بچو! آپ میں سے کون مجھے کوئی حدیث سنائے گا؟ جس کو یاد ہیں وہ آنکھیں بند کر کے سنائے اور جس کو یاد نہیں وہ دیکھ کر سنائے۔

اب ہم آج کی حدیث پڑھیں گے۔اس کے لیے آپ سب کو خاموشی سے بیٹھنا ہوگا کیونکہ حدیث پڑھنے کا یہی ادب ہے۔جب ہم حدیث پڑھیں گے تو بغیر ملے پڑھیں، ملنے سے ہمیں بات سمجھ نہیں آتی۔

چلیں اب ہم آج کی حدیث پڑھتے ہیں:

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : **اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ** (رواه مسلم1163)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رمضان کے بعد سب سے افضل روزے محرم کے ہیں

بچوں کو چند بار حدیث کی دہرائی کرا لیں۔

بچو! ذرا غور سے اس حدیث کو دیکھیں کہ اس میں کون کون سے الفاظ کا مطلب آپ کو معلوم ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔

محرم اللہ ایام رمضان

افضل: بہت اچھا شھر : مہینہ

یعنی رمضان کے بعد سب سے افضل مہینہ محرم کا ہے۔

- بچو! کس کو اسلامی مہینوں کے نام آتے ہیں؟ (بچوں سے سنیں)۔ پہلا مہینہ کون سا ہے؟ آخری مہینہ کا کیا نام ہے؟
- ذی الحجہ میں ہم کیا کرتے ہیں؟ حج اور قربانی۔ پھر یہ ختم ہوتا ہے تو کون سا مہینہ آتا ہے؟ محرم۔
- آج ہم اس ماہ کے بارے میں پڑھیں گے کہ اس کو رمضان کے بعد سب سے اہم ماہ کہا گیا ہے۔
- محرم میں اللہ تعالیٰ نے کچھ چیزیں حرام کردیں۔ عرب کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بہت زیادہ لڑتے تھے۔ کسی بھی چھوٹی سی بات پر لڑائی ہوتی اور پھر سالہا سال تک ان کی لڑائیاں جاری رہتی تھیں۔ اس طرح لڑنے کی وجہ سے کوئی اچھا کام نہیں کرتے تھے۔ ان کو معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو چار مہینے دیے تھے جن میں لڑنا جھگڑنا حرام ہے ان میں ایک مہینہ محرم کا تھا۔ محرم کا مہینہ آتے ہی وہ لڑائی چھوڑ دیتے تھے۔
- ہمیں بھی اس ماہ میں تمام لوگوں کا خیال رکھنا ہے۔ کسی سے لڑنا جھگڑنا نہیں۔ کس کس طرح سے خیال رکھنا ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔

> لڑکے اور لڑکیوں سے باری باری پوچھیں کہ کیسے خیال رکھا جائے؟ بچوں کی بتائی ہوئی چیزوں کو مزید واضح کریں۔

مثلاً

- والدین کا خیال کیسے رکھنا ہے؟ کیا کرنا ہے؟

- اساتذہ کی عزت کیسے کرنی ہے؟
- رشتہ داروں کی عزت کیسے کرنی ہے؟
- پڑوسیوں کی عزت کیسے کرنی ہے؟
- نوکروں کی عزت کیسے کرنی ہے؟
- بوڑھے لوگوں کی عزت کیسے کرنی ہے؟
- غریب لوگوں کی عزت کیسے کرنی ہے؟
- دوکان والوں کی عزت کیسے کرنی ہے؟

کیا اس ماہ میں چیزوں کا بھی کوئی خاص خیال رکھنا ہوگا؟ کیسے کریں گے؟ بیگ کو صاف رکھیں گے۔ کتابوں کو خراب نہیں کریں گے۔ (بچوں سے مزید مثالیں لیں)۔

- کھانے کی عزت کیسے کرنی ہے؟

ایک اور کام محرم میں بالکل نہیں کرنا۔ لڑائی، جھگڑا، دھکے دینا، گالی گلوچ وغیرہ۔

بچو! جس طرح ہم رمضان میں روزہ رکھتے ہیں۔ اسی طرح اس ماہ میں بھی روزہ رکھنے کی اہمیت ہے۔

نبی ﷺ مدینہ میں تشریف لائے۔ تو آپ نے یہودیوں کو دیکھا کہ وہ عاشوراء کے دن (دس محرم کو) روزہ رکھتے ہیں۔ آپ نے ان سے اس کا سبب معلوم فرمایا تو انہوں نے بتایا کہ یہ ایک اچھا دن ہے۔ اسی دن اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن (فرعون) سے نجات دلائی تھی۔ اس لیے موسی علیہ السلام نے اس دن کا روزہ رکھا تھا۔ آپ نے فرمایا پھر موسی علیہ السلام کے ہم تم سے زیادہ مستحق ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس دن روزہ رکھا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی اس کا حکم دیا۔ (صحیح بخاری 2004)

بچوں کو فرعون کے بارے میں مختصر بتایا جا سکتا ہے کہ وہ ظالم بادشاہ اپنے آپ کو خدا کہتا تھا، بنی اسرائیل کو بہت تنگ کرتا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل وہاں سے نکلے اور سمندر کے قریب پہنچے۔ پھر اس کو پار کر گئے اور فرعون ڈوب گیا۔ فرعون جب ڈوبا تھا تو وہ 10 محرم کا دن تھا۔

یہودی ایک دن کا روزہ رکھتے ہیں ہمیں ان جیسا نہیں کرنا ہمیں دو دن روزہ رکھنا ہے۔ 9 اور 10 محرم کو۔

حدیث دوبارہ کہلوالیں۔ تیزی سے نہیں پڑھنا آرام سے پڑھیں۔ استاد آرام سے پڑھ کر سنا دے، بچوں سے کہیں کہ وہ استاد کی آواز سے آواز ملا کر پڑھیں، نہ آگے نہ پیچھے۔ پھر بالکل ویسا ہی سنائیں جیسا استاد نے پڑھا تھا۔